باب اوّل — اسلامیات

قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)

(الف) ترجمہ قرآنِ مجید

☆ جماعت ششم کے لیے ترجمہ قرآنِ مجید کا مقرر کردہ نصاب درج ذیل ہے۔

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل سے سُوْرَۃُ النَّاس

☆ قرآن مجید کی روشنی میں درج ذیل انبیائے کرام علیہم السلام کا تعارف

حضرت آدم علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 11 تا 27)

حضرت نوح علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 59 تا 64 / سُوْرَۃُ هُوْد، آیت 25 تا 49 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 105 تا 122)

حضرت ہود علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 65 تا 72 / سُوْرَۃُ هُوْد، آیت 50 تا 60 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 123 تا 140)

حضرت صالح علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 73 تا 79 / سُوْرَۃُ هُوْد، آیت 61 تا 68 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 141 تا 159)

حضرت لوط علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 80 تا 84 / سُوْرَۃُ هُوْد، آیت 77 تا 83 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 160 تا 175)

حضرت شعیب علیہ السلام (سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 85 تا 93 / سُوْرَۃُ هُوْد، آیت 84 تا 95 / سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء، آیت 176 تا 191)

نوٹ: ترجمہ قرآن مجید کی تعلیم کے لیے الگ سے پیریڈ مختص کیے گئے ہیں۔ اس مضمون کا امتحان الگ سے ہوگا، جس کے لیے کل نمبر پچاس (50) مقرر کیے گئے ہیں۔

(ب) حفظِ قرآنِ مجید

سُوْرَۃُ الزِّلْزَال مَدَنِیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ
یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ
جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۝ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۝
اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝

سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ
الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِیْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ۝ نَارٌ حَامِیَةٌ ۝

سُوْرَۃُ التَّكَاثُر مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ
تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ
عَنِ النَّعِیْمِ ۝

سُوْرَۃُ الْعَصْر مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃ مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۝ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا
لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- ''اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ'' سے بعد والی آیت ہے: (Final Term 25)

(a) كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (b) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (c) حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (d) لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ

2- ''وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ'' یہ آیت ہے: (Final Term 25)

(a) سورۃ الھمزۃ کی (b) سورۃ القارعۃ کی (c) سورۃ الزلزال کی (d) سورۃ العٰدیٰت کی

3- ''اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' آیت ہے: (Final Term 25)

(a) سورۃ العصر کی (b) سورۃ الھمزۃ کی (c) سورۃ القارعۃ (d) سورۃ الزلزال کی

4- ''وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ'' کے بعد آیت ہے: (Final Term 25)

(a) وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ (b) یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ (c) كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ (d) نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ

(ج) حفظ و ترجمہ

حضرت آدم علیہ السلام کی دُعا: رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ (سورۃ الاعراف: 23)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔

رحمت اور ہدایت کے حصول کی دُعا: رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (سورۃ الکہف: 10)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہنمائی مہیا فرما۔

کلماتِ طیبات (چھے کلمے)

پہلا کلمہ طیب: لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (حضرت) محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک (حضرت) محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے جو سب سے بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال اور بزرگی والا ہے، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا أَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے۔ ہر اس گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جسے میں نہیں جانتا (اے اللہ!) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو جان بوجھ کر تیرا شریک بناؤں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسے میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے (یعنی ہر طرح کے کفر و شرک سے) توبہ کی اور بے زار ہوا کفر، شرک، جھوٹ، غیبت، بدعت اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور بہتان باندھنے سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (حضرت) محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

(د) حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَلَا تَحَاسَدُوْا

ترجمہ: آپس میں حسد نہ کرو۔ (صحیح بخاری: 6064، بحار الانوار ج73، ص38)

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہے۔ (صحیح بخاری: 6168، وسائل الشیعہ ج16، ص183)

لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ

ترجمہ: گن گن کر صدقہ نہ کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ (سنن نسائی: 2550)

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ (صحیح بخاری: 14، بحار الانوار ج37، ص86)

إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ

ترجمہ: سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (صحیح بخاری: 6094)

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: پانچ نمازوں کی مثال اس لبالب جاری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ہو، وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔
(صحیح مسلم: 1523، الوافی ج7، تہذیب الاحکام ج2)

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوْكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ

ترجمہ: ایک شخص نے پوچھا اللہ کے رسول! لوگوں میں سے (میری طرف سے) حسنِ معاشرت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھاری ماں، پھر تمھارا باپ، پھر جو تمھارا زیادہ قریبی (رشتہ دار) ہو، (پھر جو اس کے بعد) تمھارا زیادہ قریبی ہو۔ (صحیح مسلم: 6501، بحار الانوار ج71، ص49)

معروضی سوالات

سابقہ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حدیث مبارک "وَلَا تَحَاسَدُوْا" کی تعلیمات کے مطابق ہمیں بچنا چاہیے: (Final Term 25)
(a) ریاکاری سے (b) حسد سے (c) دھوکے سے (d) بخل سے

2- حدیث مبارک کے مطابق ہمیں مومن بننے کے لیے سب سے زیادہ محبت کرنا ہوگی: (Final Term 25)
(a) اپنے آپ سے (b) اپنے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (c) اپنی اولاد سے (d) اپنے والدین سے

(ہ) دعائیں (زبانی)

صبح و شام کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔ (سنن ابوداؤد: 5088)

مرض سے بچنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ

ترجمہ: اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور تمام بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(سنن ابوداؤد: 1554)

مریض کی عیادت کی دعا:

أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

ترجمہ: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما دے، شفا عطا فرما دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کہیں شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔
(صحیح بخاری: 5675)

اسمائے حسنٰی

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ	اَلْجَبَّارُ
بڑا مہربان	نہایت رحم فرمانے والا	سب سے بڑا بادشاہ	(ہر عیب سے) پاک ذات	(ہر نقص سے) سالم ذات	امن بخشنے والا	(سب کا) نگہبان	بہت غلبہ والا	بڑی طاقت والا

سابقہ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) دعا کا معنی و مفہوم لکھیں۔ (Final Term 25)

جواب: دعا کا معنی ہے مانگنا، طلب کرنا یا عبادت کرنا۔ اصطلاح میں دعا اس عمل کو کہتے ہیں جس میں کوئی بھی مسلمان عبادت کے بعد ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے حاجات طلب کرتا ہے۔

(b) مرض سے بچنے کی دعا مع ترجمہ تحریر کریں۔ (Final Term 25)

جواب: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ

ترجمہ: اے اللہ! میں برص، پاگل پن، کوڑھ اور تمام بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(c) مریض کی عیادت کے لیے ہمیں کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ (Final Term 25)

جواب: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

باب دوم

ایمانیات وعبادات

الف: ایمانیات

(الف) توحید کی اہمیت اور اثرات

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

الف۔ اللہ تعالیٰ کو ذات، صفات اور اختیارات میں یکتا ماننا ہے:

(i) عقیدۂ آخرت (ii) عقیدۂ رسالت
(iii) عقیدۂ توحید (iv) عقیدۂ تقدیر

ب۔ تمام اسلامی عقائد کی بنیاد ہے:

(i) عقیدۂ توحید (ii) عقیدۂ شفاعت
(iii) عقیدۂ علم غیب (iv) عقیدۂ آخرت

ج۔ قرآن مجید کے مطابق سب سے بڑا گناہ ہے: (Final Term 25)

(i) بدعہدی (ii) خیانت (iii) شرک (iv) فضول خرچی

د۔ ہر چیز کا حقیقی مالک ہے:

(i) مقرب فرشتہ (ii) اللہ تعالیٰ (iii) حاکم وقت (iv) انسان

ہ۔ عقیدۂ توحید کو ماننے سے انسان کا دل ہو جاتا ہے:

(i) خوف زدہ (ii) بے چین (iii) پُرخطر (iv) پُرسکون

جوابات: (الف) عقیدۂ توحید (ب) عقیدۂ توحید (ج) شرک (د) اللہ تعالیٰ (ہ) پُرسکون

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔"
ب۔ عقیدۂ توحید تمام اسلامی عقائد کی بنیاد ہے۔
ج۔ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔
د۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور عقیدۂ توحید پر دیا گیا ہے۔
ہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا اختیارات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا کو بنانے والا اور اسے چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا مسلمان ہونے کی پہلی شرط ہے۔

ب۔ عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی ذات، صفات اور اختیارات میں مطلق یعنی یکتا ہے۔

ج۔ عقیدۂ توحید کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "(اے نبی خاتم النبیین ﷺ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔" (سورۃ الاخلاص: 01)

د۔ عقیدۂ توحید کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! تم اگر یہ اقرار کر لو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔" (مسند احمد: 23151)

ہ۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور کس عقیدے پر دیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور عقیدۂ توحید پر دیا گیا ہے۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ عقیدۂ توحید کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید تمام اسلامی عقائد کی بنیاد ہے۔ اس عقیدہ پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اس عقیدہ کی تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور عقیدۂ توحید پر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات یا اختیارات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے۔

عقیدۂ توحید کی وضاحت کچھ یوں ہے: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حقیقی مالک ہے۔ ہر چیز اسی نے پیدا کی ہے۔ زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بہت زیادہ مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ وہی سب کو رزق دیتا ہے۔ اسلام میں عقیدۂ توحید کی اتنی اہمیت ہے کہ جو اس عقیدہ کو نہ مانے وہ کسی صورت جنت میں نہیں جا سکتا۔

ب۔ عملی زندگی پر عقیدۂ توحید کے اثرات تحریر کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید پر صدق دل سے ایمان لانے سے انسان کا دل پُرسکون ہو جاتا ہے۔ اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا ہے، جب اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا تو دنیا اور آخرت کے کام سدھر جائیں گے۔

ایسے شخص کو ہر در پر جھکنا نہیں پڑتا اور نہ ہی اپنی مرادیں پوری کرنے کے لیے ناجائز کام کرنے پڑتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ اور رسول خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کے مطابق کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص اپنی تمام ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری سے ادا کرتا ہے، کیوں کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ یہ شخص مالی معاملات میں بھی کسی کا حق نہیں مارتا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتا۔

معروضی سوالات

سالانہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" آیت میں وضاحت کی گئی ہے: (First Term 24)

(a) عقیدۂ توحید کی (b) عقیدۂ رسالت کی
(c) عقیدۂ بالملائکہ کی (d) عقیدۂ آخرت کی

2- اللہ تعالیٰ کا فرمان "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں" وضاحت کرتا ہے۔ (First Term 24)

(a) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی (b) اللہ تعالیٰ کی رحمت کی
(c) اللہ تعالیٰ کی محبت کی (d) اللہ تعالیٰ کی عظمت کی

3- ایک توحید پرست شخص اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے: (First Term 23)

(a) مصیبت میں (b) خوشی میں (c) بیماری میں (d) ہر حال میں

4- عقیدۂ توحید سے انسان میں احساس پیدا ہوتا ہے: (First Term 23)

(a) روزی کمانے کا (b) بہادری کا
(c) مال کی حفاظت کا (d) خاندان کی حفاظت کا

5- اگر کوئی شخص نیکی کے کاموں میں تو بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہو لیکن اس کا ایک خدا پر ایمان نہیں تو ایسا شخص منکر ہے: (First Term 22)

(a) عقیدۂ توحید کا (b) عقیدۂ آخرت کا (c) عقیدۂ ملائکہ کا (d) عقیدۂ رسالت کا

6- اپنی مرادیں پوری کرنے کے لیے ہر در پر جھکنے والا شخص منکر ہے: (First Term 23)

(a) توحید کا (b) رسالت کا (c) آخرت کا (d) فرشتوں کا

7- پچھلی قوموں کی تباہی کے تناظر میں قرآن مجید میں سب سے زیادہ مذمت کی گئی ہے: (First Term 24)

(a) ظلم کی (b) ریاکاری کی (c) جھوٹ کی (d) شرک کی

8- عقیدۂ توحید پر ایمان لانے والا اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا ہے:

(a) خوش دلی سے (b) بے دلی سے
(c) دیانت داری سے (d) معاملہ فہمی سے

9- مسلمان ہونے کی پہلی شرط ہے: (Final Term 25)

(a) اللہ تعالیٰ پر ایمان (b) فرشتوں پر ایمان
(c) آسمانی کتب پر ایمان (d) آخرت پر ایمان

10- اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا کہلاتا ہے: (Final Term 25)

(a) شرک (b) کفر (c) نفاق (d) فسق

11- اللہ تعالیٰ کو "وحدہ لا شریك" ماننا کہلاتا ہے: (Final Term 25)

(a) عقیدۂ توحید (b) عقیدۂ رسالت
(c) عقیدۂ آخرت (d) عقیدۂ تقدیر

سالانہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) توحید کا لفظی معنی کیا ہے؟ (First Term 24)

جواب: توحید کا لفظی معنی ہے "یکتا، ایک ہونا"

(b) توحید کی وضاحت چار جملوں میں کریں۔ (First Term 24)

جواب: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حقیقی مالک ہے۔ ہر چیز اُسی نے پیدا کی ہے۔ زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہی سب کو رزق دیتا ہے۔ اتنی بڑی کائنات کی تخلیق خالق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

2-(a) عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟ (First Term 24)

جواب: عقیدۂ توحید تمام عقائد کی بنیاد ہے۔ عقیدۂ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں وہ اپنی ذات وصفات اور اختیارات میں مطلق یعنی یکتا ہے۔ اس عقیدے پر ایمان لانے کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں۔ اسی سے مانگیں اور اسی کے نازل کردہ دین پر عمل کریں۔

(b) قرآن مجید کی رو سے عقیدۂ توحید کی وضاحت کریں دو آیات مبارکہ کا حوالہ دیں۔ (First Term 24)

جواب: عقیدۂ توحید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ترجمہ: (اے نبی) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

(c) عملی زندگی کے حوالے سے عقیدۂ توحید ہم پر کیا اثرات مرتب کرے گا؟ (First Term 24)

جواب: عملی زندگی کے حوالے سے عقیدۂ توحید پر ایمان ہم پر یہ اثرات مرتب کرے گا کہ عقیدۂ توحید پر صدق دل سے ایمان لانے سے انسان کو کامل یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا تو دنیا اور آخرت کے تمام کام سنور جائیں گے۔ ایسے شخص کو ہر در پر جھکنا نہیں پڑتا۔ اسے اپنی مرادیں پوری کرنے کے لیے ناجائز کام نہیں کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ اور رسول خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کے مطابق کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ اپنی تمام ذمہ داریوں کو پوری دیانت داری سے ادا کرتا ہے۔ کیوں کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے اور اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ یہ شخص مالی معاملات میں بھی کسی کا حق نہیں مارتا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتا۔

(ب) نبوت ورسالت

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ سب سے پہلے نبی ہیں:

(i) حضرت آدم علیہ السلام (ii) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(iii) حضرت موسیٰ علیہ السلام (iv) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ب۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اس عقیدہ کو کہتے ہیں:

(i) عقیدۂ تقدیر (ii) عقیدۂ آخرت
(iii) عقیدۂ ختم نبوت (iv) عقیدۂ توحید

ج۔ رسالت کا معنی ہے:

(i) پیغام پہنچانا (ii) روکنا (iii) دعوت کرنا (iv) وحی نازل کرنا

د۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھیجے گئے:

(i) اہل عرب کی طرف (ii) کچھ قوموں کی طرف
(iii) اہل عراق کی طرف (iv) ہر قوم کی طرف

ہ۔ روز محشر جن کی سفارش پر حساب کتاب کا آغاز ہوگا:

(i) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ii) حضرت داؤد علیہ السلام
(iii) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

جوابات: (الف) حضرت آدم علیہ السلام (ب) عقیدۂ ختم نبوت (ج) پیغام پہنچانا (د) ہر قوم کی طرف (ہ) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ تمام رسول اللہ تعالیٰ کے انتہائی پسندیدہ انسان تھے۔
ب۔ رسالت سے مراد "پیغام پہنچانا" ہے۔
ج۔ رسول اس ہستی کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔
د۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے معراج کے موقع پر تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

د۔ "خاتم النبیین" سے مراد آخری نبی ہے۔

3۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ رسالت سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسالت سے مراد "پیغام پہنچانا" ہے۔

ب۔ مقام محمود سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقام محمود کا معنی ہے ساری انسانیت میں سب سے بڑھ کر تعریف کا مقام۔ مقام محمود کا سب سے مستند مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ساری انسانیت کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا۔

ج۔ تمام نبیوں میں مشترک کوئی دو صفات تحریر کریں۔

جواب: (i) تمام نبی اللہ تعالیٰ کے ایک اور چنے ہوئے بندے تھے۔
(ii) تمام کے تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

د۔ حوض کوثر سے کیا مراد ہے؟

جواب: حوض کوثر سے مراد جنت کی نہر ہے۔ قیامت کے دن کی شدید ترین گرمی میں اللہ تعالیٰ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو حوض کوثر عطا فرمائے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اس حوض سے جس کو چاہیں گے پانی پلائیں گے۔

ہ۔ ختم نبوت کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: نہیں ہیں محمد (خاتم النبیین ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (سورۃ الاحزاب 40)

4۔ تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ عقیدۂ رسالت کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: رسالت سے مراد "پیغام پہنچانا" ہے۔ رسول کا معنی "پیغام پہنچانے والا"۔ رسول اس پاکیزہ ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے چنا ہو۔ رسول زندگی کے تمام معاملات میں انسان کی رہنمائی فرماتے تھے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام توحید کا پیغام لے کر آئے۔ ہر نبی کی دعوت یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آخری رسول حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ پر ختم ہو گیا۔ تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت اور رسالت پر ایمان لانا عقیدۂ رسالت کا لازمی حصہ ہے۔

ب۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: یوں تو سارے انبیاء کرام علیہم السلام ہی قابل احترام ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو سب نبیوں میں عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو معراج عطا فرمائی۔ معراج کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

روز محشر اللہ تعالیٰ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جو عظیم مراتب عطا فرمائیں گے وہ یہ ہیں:

1- مقام محمود: سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر (79) میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو مقام محمود عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مقام محمود کا معنی ہے ساری انسانیت میں سب سے بڑھ کر تعریف کا مقام۔ مقام محمود کا سب سے مستند مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ساری انسانیت کی شفاعت کا منصب عطا کیا جائے گا۔

2- شفاعت کبریٰ: قیامت کے دن ساری دنیا کے انسان اس دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے پریشان ہوں گے اور حساب کتاب شروع ہونے کے منتظر ہوں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سفارش پر حساب کتاب کا آغاز فرمائے گا۔ اس سفارش کو احادیث مبارکہ میں شفاعت کبریٰ کا نام دیا گیا ہے۔

3- حوض کوثر: قیامت کے دن کی شدید ترین گرمی میں اللہ تعالیٰ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو حوض کوثر عطا فرمائے گا۔ اس میں جنت سے پانی آئیں گے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اس حوض سے جس کو چاہیں گے پانی پلائیں گے۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- رسول کا معنی ہے
(a) **پیغام پہنچانے والا** (b) خبر دینے والا
(c) اصلاح کرنے والا (d) ہدایت دینے والا

2- رسول انسان کی رہنمائی کرتے تھے
(a) زندگی کے کچھ معاملات میں (b) زندگی کے مشکل معاملات میں
(c) زندگی کے اہم معاملات میں (d) **زندگی کے تمام معاملات میں**

3- تمام انبیاء علیہم السلام پیغام لے کر آئے
(a) **توحید کا** (b) رسالت کا
(c) آخرت کا (d) ختم نبوت کا

4- حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اس سے مراد ہے (First Term 24)
(a) شفاعت رسول (b) حرمت رسول
(c) **ختم نبوت** (d) آغاز نبوت

5- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کم و بیش نبی بھیجے
(a) ایک لاکھ دس ہزار (b) ایک لاکھ چودہ ہزار
(c) ایک لاکھ بیس ہزار (d) **ایک لاکھ چوبیس ہزار**

6- رسول اللہ ﷺ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی (First Term 24)
(a) صلح حدیبیہ کے موقع پر (b) ہجرت مدینہ کے موقع پر
(c) فتح مکہ کے موقع پر (d) **معراج کے موقع پر**

7- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو عظیم مراتب عطا فرمائیں گے
(a) دو (b) **تین** (c) چار (d) پانچ

8- قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو انسانیت کی شفاعت کے لیے جو منصب دیا جائے گا وہ ہے (First Term 24)
(a) امامت انبیاء علیہم السلام (b) ساقی زمزم
(c) **مقام محمود** (d) سدرۃ المنتہیٰ

9- انبیاء کرام علیہم السلام کی مشترک صفت ہے (First Term 24)
(a) مقام محمود عطا ہونا (b) **گناہوں سے پاک ہونا**
(c) حوض کوثر کا ملنا (d) جامع کتاب کا دیا جانا

10- نبی کریم ﷺ کے فرمان "لَا نَبِيَّ بَعْدِي" سے ہمارا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے (Final Term 23)
(a) عقیدۂ توحید (b) عقیدۂ آخرت
(c) عقیدۂ تقدیر (d) **عقیدۂ ختم نبوت**

11- عقیدۂ رسالت ہم سے تقاضا کرتا ہے (Final Term 23)
(a) **نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کا**
(b) صرف عبادات کی پابندی کا
(c) دنیاوی معاملات سے کنارہ کشی کا (d) کسی بھی رہنما کی پیروی کا

12- آیت کریمہ "نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" سے عقیدہ واضح ہوتا ہے (Final Term 23)
(a) عقیدۂ توحید (b) عقیدۂ آخرت
(c) **عقیدۂ ختم نبوت** (d) عقیدۂ تقدیر

مختصر جوابات والے سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) رسول کسے کہتے ہیں؟ (First Term 24) (Final Term 23)

جواب: رسول اس پاکیزہ ہستی کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے چنا ہو۔ رسول زندگی کے تمام معاملات میں انسانوں کی رہنمائی فرماتے تھے۔

(b) ختم نبوت پر کوئی ایک حدیث طیبہ کا ترجمہ لکھیں۔ (First Term 24)

جواب: ترجمہ: "میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

(c) دین اسلام انسانی زندگی کی رہنمائی کے لیے کافی ہے۔ وضاحت کریں۔ (First Term 24)

جواب: ہمارے نبی ﷺ پر جو پیغام نازل کیا گیا ہے وہ نہ صرف جامع اور مکمل ہے، بلکہ ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر قوم کی رہنمائی کے لیے کافی ہے۔ قرآن مجید اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی حیات طیبہ پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے کافی ہے۔

2-(a) عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔ (First Term 24)

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آخری نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ پر ختم ہو گیا۔ تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت اور رسالت پر ایمان لانا عقیدۂ رسالت کہلاتا ہے۔

(b) ثابت کریں کہ انبیاء کرام علیہم السلام ایک جیسی خصوصیات کے مالک ہوتے ہیں۔ (First Term 24)

جواب: تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ایک اور چنے ہوئے بندے تھے۔ وہ گناہوں سے پاک تھے۔ تمام رسولوں پر ایمان لانا اور ان کا احترام کرنا لازم ہے۔ نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ خاص منصب اور مرتبہ ہے۔ یہ مرتبہ اپنی ذاتی محنت و کوشش سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(c) عقیدۂ ختم نبوت سے ہمیں عملی زندگی میں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟ چار نکات لکھیں۔ (First Term 24)

جواب: عقیدۂ ختم نبوت سے ہمیں عملی زندگی میں درج ذیل رہنمائی ملتی ہے
i- نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو جھوٹا اور کذاب سمجھیں گے۔
ii- اب ہدایت صرف رسول کریم ﷺ کی ہی ہو گی۔
iii- دونوں جہان میں کامیابی نبی کریم ﷺ کی اطاعت سے ممکن ہے۔
iv- رہنمائی بھی صرف نبی کریم ﷺ کی سیرت سے ہی ملے گی۔

3-(a) اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کتنے پیغمبر بھیجے؟ (Final Term 23)

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر علیہم السلام بھیجے۔

(b) روز محشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو کون سے تین مراتب عطا فرمائے جائیں گے؟ (Final Term 23)

جواب: روز محشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو درج ذیل تین مراتب عطا فرمائے جائیں گے
(1) مقام محمود (2) شفاعت کبریٰ (3) حوض کوثر

4-(a) عقیدۂ رسالت کی اہمیت بیان کریں۔ (Final Term 23)

جواب: تمام انبیاء کرام علیہم السلام توحید کا پیغام لے کر آئے۔ ہر نبی کی دعوت یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گیا۔ تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت اور رسالت پر ایمان لانا عقیدۂ رسالت کا لازمی حصہ ہے۔

(b) رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہم اپنی زندگی کیسے گزار سکتے ہیں؟ (Final Term 23)

جواب: رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہم آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

عبادات: نماز قائم کریں، روزہ رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دل لگائیں۔

اچھے اخلاق: سچ بولیں، وعدہ پورا کریں، امانت داری اختیار کریں اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

صبر و شکر: مشکلات میں صبر کریں اور نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

معاملات: خرید و فروخت اور دیگر معاملات میں انصاف اور دیانت داری سے کام لیں۔

معاشرت: گھر والوں، دوستوں اور پڑوسیوں کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آئیں۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں اور ان کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

ب: عبادات

(الف) اسلام میں عبادت کا جامع تصور

حل مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ عبادت کا لفظی معنی ہے
(i) بندگی (ii) روکنا (iii) ذکر کرنا (iv) مانگنا

ب۔ جاہلیت اور اسلام کا تصور عبادت ہے
(i) ایک جیسا (ii) مماثل (iii) بالکل مختلف (iv) انوکھا

ج۔ حدیث جبریل علیہ السلام کے مطابق حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے
(i) اصل شکل میں (ii) انسانی شکل میں
(iii) پرندے کی شکل میں (iv) روشنی کی شکل میں

د۔ حج عبادت ہے
(i) بدنی (ii) مالی (iii) بدنی اور مالی (iv) قلبی

ہ۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کہلاتا ہے:

(i) قطع رحمی (ii) صلہ رحمی (iii) رواداری (iv) میانہ روی

جوابات: (الف) بندگی (ب) بالکل مختلف (ج) انسانی شکل میں (د) بدنی اور مالی (ہ) صلہ رحمی

3۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ عبادت کا کیا مفہوم ہے؟ (Final Term 24)

جواب: شریعت کی اصطلاح میں عبادت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر عمل کرنا جن کا تعلق ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو کس مقصد کے لیے پیدا کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

ج۔ عبادت کی اہمیت پر ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ: "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں"۔ (سورۃ الذاریات: 56)

د۔ فرض، سنت اور نفل میں کیا فرق ہے؟

جواب: فرض: وہ عبادت جس کا کرنا لازم ہو اور نہ کرنے والے کو سزا ہو اسے فرض کہتے ہیں۔

سنت: سنت سے مراد وہ کام ہیں جو فرض تو نہیں لیکن اگر کیے جائیں تو بہت ثواب ملتا ہے۔

نفل: نفل سے مراد وہ کام ہے جو فرض یا سنت تو نہیں مگر نیکی ہے۔ سنت کا ثواب نفل سے زیادہ ہے۔

ہ۔ احسان سے کیا مراد ہے؟

جواب: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں رہے (یعنی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی) تو کم سے کم یہ یقین کرلو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

4۔ تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ عبادت کے اسلامی مفہوم پر روشنی ڈالیں۔

جواب: شریعت کی اصطلاح میں عبادت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ان احکام پر عمل کرنا جن کا تعلق ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ہے۔ قرآن مجید کی رو سے انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ (سورۃ الذاریات: 56)

ترجمہ: "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ میری عبادت کریں"۔

مشرک اپنے معبودوں کو انسانوں کی طرح سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ ان معبودوں کو نذرانوں اور خوشامد سے خوش کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ انسان دنیاوی زندگی سے الگ تھلگ ہو کر ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور وہ دنیا کے چھوڑ دینے کو عبادت سمجھتے تھے۔

اسلام میں عبادت کا تصور ان دونوں طریقوں سے بالکل مختلف ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کا مالک حقیقی ہے، جس نے انسان کو زمین کی خلافت عطا کی۔ اس نے اسے کچھ اختیارات عطا کیے ہیں، کچھ ذمہ داریاں دی ہیں اور کچھ صلاحیتیں بھی اس کے سپرد کی ہیں۔ اس دنیا میں انسان کا کام ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی سپرد کی ہوئی صلاحیتوں کو انجام دینا ہے۔

اسلام کے تصور عبادت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں بسر ہو۔ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ اس دنیا میں انسان جو عمل بھی کرے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرے۔ اس کا سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، الغرض ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔

ب۔ عبادت میں حالت احسان سے کیا مراد ہے؟ احسان، اخلاص اور خشوع و خضوع کی وضاحت کریں۔

جواب: "احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہیں رہے (یعنی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی) تو کم سے کم یہ یقین کرلو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے"۔ (صحیح بخاری: 50)

احسان کی کیفیت انسان کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خشوع و خضوع اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ خشوع و خضوع کا مفہوم یہ ہے کہ انسان عبادت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کی عظمت کے احساس کے ساتھ سرانجام دے۔

اخلاص کا معنی ہے کہ انسان عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرے، عبادت میں دکھلاوا اور ریاکاری مقصود نہ ہو۔

اسلامی شریعت کی روشنی میں سب سے بہترین عبادت وہ ہے جو مستقل مزاجی کے ساتھ کی جائے، ایک عمل کو کبھی کرنا اور کبھی چھوڑ دینا پسندیدہ نہیں ہے۔ انسان جو عمل کرے اسے باقاعدگی کے ساتھ کرے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو"۔ (صحیح مسلم: 1830)

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ قرآن مجید کے مطابق انسان کی پیدائش کا مقصد ہے: (First Term 23)

(a) عبادت (b) علم کا حصول (c) محنت مزدوری (d) دولت کا حصول

2۔ اسلام میں عبادات کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر کام میں خود کو جواب دہ سمجھیں: (First Term 23)

(a) فرشتوں کے سامنے (b) ماں باپ کے سامنے (c) اساتذہ کے سامنے (d) اللہ تعالیٰ کے سامنے

3۔ انسان کا ہر وہ قول اور عمل جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو، کہلاتا ہے: (First Term 23)

(a) رہنمائی (b) ریاضت (c) عبادت (d) نمائندگی

4۔ حدیث کے مطابق احسان یہ ہے کہ تم ایسے عبادت کرو گویا تم اللہ کو: (First Term 23)

(a) سن رہے ہو (b) سمجھ رہے ہو (c) دیکھ رہے ہو (d) نہیں دیکھ رہے

5۔ اسلام میں عبادات کو تقسیم کیا گیا ہے:

(a) فرض میں (b) سنت میں (c) نفل میں (d) مذکورہ تمام

6۔ وہ نیکی کا کام جسے بندہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی طرف سے بجا لاتا ہے، اسے کہتے ہیں:

(a) واجب (b) فرض (c) سنت (d) نفل

7۔ احسان کی کیفیت انسان کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے:

(a) صبح و شام (b) خشوع و خضوع کے ساتھ (c) اخلاص کے ساتھ (d) c،b دونوں

8۔ اسلام میں عبادتیں فرض کی گئی ہیں:

(a) نماز اور روزہ (b) حج اور زکوٰۃ (c) فطرانہ (d) b،a دونوں

9۔ انسانی ذہن میں فرض شناسی، ضبط نفس اور مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے:

(a) نماز (b) زکوٰۃ (c) اخوت (d) رواداری

10۔ امت مسلمہ کے اتحاد کا درس دیتا ہے:

(a) روزہ (b) حج (c) میثاق مدینہ (d) مواخات مدینہ

11۔ اسلام میں عبادت کا بنیادی مقصد ہے: (Final Term 23)

(a) ہمدردی حاصل کرنا (b) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا (c) دولت حاصل کرنا (d) شہرت حاصل کرنا

12۔ عبادات کی درجہ بندی کے اعتبار سے سب سے اہم ہے: (Final Term 25)

(a) فرض (b) سنت (c) نفل (d) مباح

13۔ وہ عبادت جس کا کرنا لازم ہو اور نہ کرنے والے کو سزا ہو اسے کہتے ہیں: (Final Term 25)

(a) فرض (b) مستحب (c) سنت (d) نفل

14۔ عبادت میں اخلاص کی صفت کس چیز سے دور رکھتی ہے: (Final Term 23)

(a) ریاکاری سے (b) دھوکے سے (c) نقل سے (d) حسد سے

مختصر جوابات والے سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) اسلام کا تصور عبادت کیا ہے؟

جواب: اسلام کا تصور عبادت یہ ہے کہ انسان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی بندگی میں بسر ہو۔ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہ ہو۔ اس دنیا میں انسان جو عمل بھی کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرے۔ اس کا سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، الغرض ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔

(b) عبادت کی مختلف صورتیں لکھیں۔

جواب: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سچائی، امانت داری، والدین سے حسن سلوک، صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک، اچھے کام کا حکم دینا، بُرے کام سے منع کرنا، پڑوسیوں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کی مدد کرنا، دعا، ذکر، تلاوت، صبر، شکر، توکل وغیرہ سب عبادت کی مختلف صورتیں ہیں۔

2-(a) فرض عبادت سے کیا مراد ہے؟ (First Term 24)

جواب: وہ عبادت جس کا کرنا لازم ہو اور نہ کرنے والے کو سزا ہو فرض کہلاتا ہے۔

(b) عبادات میں احسان سے کیا مراد ہے؟ (First Term 24/ Final Term 25)

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم یہ یقین کرلو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ احسان کی کیفیت انسان کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خشوع و خضوع اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ خشوع و خضوع کا مفہوم یہ ہے کہ انسان عبادت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کی عظمت کے احساس کے ساتھ انجام دے۔

(c) عملی زندگی میں عبادات کے کیا مقاصد ہیں؟ (First Term 24)

جواب: عملی زندگی میں عبادات کے مقاصد:

☆ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ محسوس کرے۔

☆ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

☆ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

☆ کاروبار میں جائز لین دین کرے۔

☆ تعمیر معاشرہ میں مثبت کردار ادا کرے۔

3-(a) اسلام میں عبادت کے تصور کو سامنے رکھ کر ہم اپنی عملی زندگی کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں؟ (Final Term 25)

جواب: اسلام میں عبادات کا تصور بہت وسیع اور جامع ہے۔ یہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج تک محدود نہیں، بلکہ ہماری روزمرہ زندگی کے تمام اعمال کو بھی شامل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے گئے ہر اچھے کام کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔

نیت کی درستگی: ہر کام اللہ کی خوشنودی کے لیے کریں۔

اچھے اخلاق: سچ بولیں، امانت داری اختیار کریں اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

معاملات میں انصاف: خرید و فروخت اور دیگر معاملات میں دیانت داری سے کام لیں۔

معاشرتی ذمہ داریاں: پڑوسیوں، دوستوں اور رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھیں۔

اللہ کی یاد: ہر حال میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کے احکامات کی پیروی کریں۔

اس طرح، ہم اپنی پوری زندگی کو عبادت میں تبدیل کر سکتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) طہارت و پاکیزگی

حل مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ دین اسلام حکم دیتا ہے کہ ہم پاک صاف رکھیں:

(i) جسم کو (ii) گھر کو (iii) کپڑوں کو (iv) جسم، گھر اور کپڑوں کو

ب۔ نصف ایمان ہے:

(i) غسل (ii) وضو (iii) تیمم (iv) پاکیزگی

ج۔ صاف ستھرا رہنے والا انسان بچ جاتا ہے:

(i) نظر بد سے (ii) بیماری سے (iii) مالی نقصان سے (iv) مصیبت سے

د۔ دن میں کم از کم کتنی بار دانت صاف کرنے ضروری ہیں؟

(i) دو بار (ii) تین بار (iii) چار بار (iv) پانچ بار

ہ۔ قرآن مجید کی سورۃ المائدۃ میں بیان ہوئے ہیں:

(i) وضو کے آداب (ii) وضو کے مستحبات (iii) وضو کی سنتیں (iv) وضو کے فرائض

جوابات: (الف) جسم، گھر اور کپڑوں کو (ب) پاکیزگی (ج) بیماری سے (د) دو بار (ہ) وضو کے فرائض

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

ب۔ قرآن مجید کی آیت میں نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم ہے۔

ج۔ دین اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے کپڑوں اور جسم کو پاک صاف رکھیں۔

د۔ غسل میں ہم اپنے پورے جسم کو دھوتے ہیں۔

ہ۔ سچا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

3۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ طہارت و پاکیزگی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: اسلامی تعلیمات کے مطابق صحت کی حفاظت کرنا اور بیماریوں سے بچنے کی کوشش

کرنا ہر انسان پر لازم ہے۔ خود کو بلا ضرورت خطرے میں ڈالنا، اپنی صحت کا خیال نہ رکھنا اور اپنے جسم کے لیے نقصان دہ چیزوں سے پرہیز نہ کرنا گناہ کی بات ہے۔

اپنے جسم، لباس، رہائش اور گھر کو صاف رکھنے والا انسان صحت مند زندگی گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پاک صاف رہنے والے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے اور انھیں اپنا محبوب قرار دیا ہے۔

ب۔ کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کوڑا کرکٹ سڑکوں اور گلیوں میں پھینکنے کے بجائے مقررہ جگہ پر ڈالنا چاہیے۔

ج۔ طہارت و پاکیزگی کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
"پاکیزگی نصف ایمان ہے۔" (صحیح مسلم: 223)

د۔ وضو کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: وضو سے ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ہ۔ طہارت و پاکیزگی کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: "اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔" (سورۃ التوبۃ: 108)

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں صفائی ستھرائی کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلامی تعلیمات کے مطابق صحت کی حفاظت کرنا اور بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنا ہر انسان پر لازم ہے۔ خود کو بلا ضرورت خطرے میں ڈالنا، اپنی صحت کا خیال نہ رکھنا اور اپنے جسم کے لیے نقصان دہ چیزوں سے پرہیز نہ کرنا گناہ کی بات ہے۔

اپنے جسم، لباس، رہائش اور گھر کو صاف رکھنے والا انسان صحت مند زندگی گزارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پاک صاف رہنے والے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے اور انھیں اپنا محبوب قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں قبا بستی میں رہنے والے مسلمانوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ خوب پاک رہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (سورۃ التوبۃ: 108)

ترجمہ: اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اسلام صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم: 223)

ترجمہ: "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔"

اسلامی تعلیمات میں کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا حکم ہے۔ نیز کھانے پینے کی گرم چیزوں میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ ماحول کو بیماریوں کے جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لیے کھانستے اور چھینکتے وقت ہاتھ یا کپڑا منھ پر رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

دین اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے کپڑوں اور جسم کو پاک اور صاف رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو پاک صاف رہتے ہیں۔

ب۔ ہمیں صاف ستھرا رہنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دین اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے کپڑوں اور جسم کو پاک صاف رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو پاک صاف رہتے ہیں۔

پاکی اور صفائی کا ایک طریقہ وضو کرنا ہے۔ جب انسان وضو کر لیتا ہے تو وہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔ وضو میں ہم اپنے جسم کے مختلف حصوں کو پانی سے دھوتے ہیں۔ جس سے ہمارے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں اور ہمارا جسم بھی پاک ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی سورۃ المائدۃ میں نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم اور وضو کے فرائض بیان ہوئے ہیں۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم: 225)

پاکی حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ غسل ہے۔ غسل میں ہم اپنے پورے جسم کو دھوتے ہیں۔ غسل کے ذریعے انسان تب پاک ہوتا ہے جب وہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت کے مطابق غسل کرے۔

اگر انسان کے پاس وضو یا غسل کے لیے پانی نہ ہو یا پانی تو ہو لیکن وہ کسی بھی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکتا ہو تو اسے پاک ہونے کے لیے تیمم کرنا چاہیے۔ تیمم مٹی سے یا مٹی جیسی کسی چیز سے کیا جا سکتا ہے۔

ج۔ صحت مند اور تن درست رہنے کے لیے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر ہم صحت مند اور تن درست رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں درج ذیل باتوں کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے:

☆ باقاعدگی سے غسل کرنا۔ ☆ میلے کچیلے کپڑے تبدیل کرنا۔
☆ دن میں کم از کم دو بار دانت صاف کرنا، اس کے لیے برش بھی استعمال کرنا چاہیے اور مسواک بھی۔
☆ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔
☆ بیت الخلا استعمال کرنے کے بعد اچھی طرح صفائی کرنا۔
☆ کوڑا کرکٹ سڑکوں اور گلیوں میں پھینکنے کے بجائے مقررہ جگہ پر ڈالنا۔
☆ گھر اور کام کاج کی جگہ کو صاف ستھرا رکھنا۔

معروضی سوالات

امتحانی پیپر سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے فرمان "پاکیزگی نصف ایمان ہے" کی روشنی میں اختیار کرنا چاہیے: (First Term 24)
(a) سادگی کو **(b)** صفائی کو (c) سخاوت کو (d) دیانت کو

2۔ حدیث مبارکہ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ کے تناظر میں ہمیں اختیار کرنا چاہیے: (First Term 24)
(a) سادگی کو (b) عاجزی کو (c) کفایت شعاری کو **(d)** صفائی کو

3۔ قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے ہمیں اہتمام کرنا چاہیے: (First Term 24)
(a) لباس کی سادگی کا **(b)** وضو کا (c) زکوٰۃ ادا کرنے کا (d) تسبیح پڑھنے کا

4۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی صحت کی حفاظت کرنے والا شخص خود کو محفوظ رکھ سکتا ہے: (First Term 24)
(a) بیماریوں سے (b) گناہوں سے (c) فسادات سے (d) برے خیالات سے

5۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے طہارت کو قرار دیا ہے: (First Term 23)
(a) نصف ایمان (b) ایک تہائی ایمان (c) دو تہائی ایمان (d) مکمل ایمان

6۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق کھانے پینے کی گرم چیزوں میں منع کیا گیا ہے: (First Term 23)
(a) جھاگ لگنے سے (b) ہاتھ ڈالنے سے **(c)** پھونک مارنے سے (d) سانس لینے سے

7۔ برے خیالات کا اثر ختم کرنے والی طہارت کی قسم ہے: (First Term 23)
(a) باطن کی طہارت (b) ظاہری طہارت (c) نظری طہارت (d) بدن کی طہارت

8۔ ہمیں سکول کو صاف رکھنے کے لیے کوڑا کرکٹ ڈالنا چاہیے: (First Term 23)
(a) بستے میں (b) راستے میں **(c)** ڈبے میں (d) کلاس میں

9۔ پانی کی عدم موجودگی میں پاکی حاصل کی جائے گی: (Final Term 23)
(a) پاک مٹی سے (b) پاک کپڑے سے (c) پاک پتے سے (d) پاک لکڑی سے

10۔ وضو کے فرائض بیان ہوئے ہیں: (Final Term 23)
(a) سورۃ المائدۃ میں (b) سورۃ البقرۃ میں (c) سورۃ الانعام میں (d) سورۃ الفرقان میں

11۔ تیمم کے لیے ضروری ہے: (Final Term 23)
(a) پاک مٹی (b) پاک پانی (c) پاک لکڑی (d) پاک کپڑا

امتحانی پیپر سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) طہارت و پاکیزگی کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں۔ (First Term 23-24)

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "صفائی ایمان کا حصہ ہے۔"

(b) وضو کے فرائض تحریر کریں۔ (First Term 23-24)

جواب: وضو کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:
☆ ایک مرتبہ سارا منھ دھونا۔ ☆ ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔
☆ ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ☆ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

(c) وضو کے ہماری عملی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ مختصراً تحریر کریں۔ (First Term 23-24)

جواب: صحت مند رہنے کے لیے جسم کا پاک صاف ہونا بہت ضروری ہے۔ وضو کے اس سلسلے میں ہماری زندگی پر اہم اثرات ہیں۔ ایک مسلمان جب نماز کی غرض سے دن میں پانچ بار وضو کرتا ہے تو ہاتھ، پاؤں اور منھ کو دھونا اس کی مجبوری بن جاتی ہے۔ جس سے اس کے جسمانی اعضا کی صفائی اور دھلائی ہوتی رہتی ہے اور انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

2-(a) اسلام کا طہارت و پاکیزگی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (First Term 24)

جواب: اسلام طہارت و پاکیزگی کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔

(b) اسلامی تعلیمات کے مطابق طہارت و پاکیزگی کیسے اختیار کی جائے؟ (First Term 24)

جواب: اسلامی تعلیمات کے مطابق کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے چاہییں۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔ کھانے والے برتنوں میں پھونک نہیں مارنی چاہیے۔ کھانستے اور چھینکتے وقت منھ پر کپڑا رکھنا چاہیے۔ باقاعدگی سے غسل کرنا چاہیے، وضو کرنا چاہیے، برش کرنا چاہیے اور پانچ وقت نماز پڑھنی چاہیے۔

(c) اسلامی تعلیمات سے ہمیں طہارت و پاکیزگی سے متعلق کیا سبق ملتا ہے؟ (First Term 24)

جواب: ایک اچھا مسلمان وہ ہے جس کا دل و دماغ، جسم اور ماحول تمام آلائشوں سے پاک ہو۔ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ گھر، گلی، محلہ، مسجد اور سکول سب صاف ستھرے ہوں۔ درخت، پودے، پھول اور قومی املاک کی حفاظت ہو۔ اسی صورت میں ہم اچھے شہری اور اچھے مسلمان بن سکتے ہیں۔

(ج) نماز کی فرضیت و اہمیت

حل مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ "صلوٰۃ" کا لفظی معنی ہے:
(i) ارادہ کرنا (ii) رک جانا (iii) دعا (iv) پاک ہونا

ب۔ نماز فرض ہوئی:
(i) معراج کے موقع پر (ii) غزوۂ بدر کے موقع پر (iii) غزوۂ احد کے موقع پر (iv) غزوۂ خندق کے موقع پر

ج۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ حکم دیا ہے:
(i) نماز پڑھنے کا (ii) روزے رکھنے کا (iii) قربانی کرنے کا (iv) حج کرنے کا

د۔ اسلام کے بنیادی ستون ہیں:
(i) چار (ii) پانچ (iii) چھے (iv) سات

ہ۔ نماز باجماعت کا بہترین اظہار ہے:
(i) رواداری کا (ii) میانہ روی کا (iii) اتحاد کا (iv) قناعت کا

جوابات: (الف) دعا (ب) معراج کے موقع پر (ج) نماز پڑھنے کا (د) پانچ (ہ) اتحاد کا

2۔ مختصر جواب دیں۔

الف۔ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کو عربی میں "صلوٰۃ" کہتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظی معنی ہے دعا۔ نماز اسلام میں سب سے اہم عبادت ہے۔ نماز ایک بدنی عبادت ہے۔ نماز تمام امتوں میں فرض رہی ہے البتہ اس کے ادا کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا تھا۔

ب۔ نماز کی فضیلت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (سورۃ البقرۃ: 43)

ج۔ نماز کی فضیلت پر ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔" (سنن نسائی: 466)

د۔ قیامت کے دن سب سے پہلے کس عمل کا حساب لیا جائے گا؟

جواب: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

ہ۔ نماز کے دو فائدے تحریر کریں۔

جواب: نماز کے دو فائدے یہ ہیں:
(i) نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دیتی ہے۔
(ii) نماز انسانی ذہن میں فرض شناسی اور مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔

3۔ تفصیلی جواب دیں:

الف۔ نماز کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

جواب: نماز معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ معراج کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب نصیب ہوا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو پانچ نمازوں کا تحفہ دیا۔

قرآن مجید میں جس عبادت کو سب سے زیادہ ادا کرنے کا حکم آیا ہے، وہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ (سورۃ البقرۃ: 43)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔" (سنن نسائی 466)

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال سے پہلے یہ نصیحت فرمائی "نماز قائم کرتے رہنا اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔" آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ کئی بار دہرائے۔ (سنن ابو داؤد 5156)

نماز اسلام کے ان پانچ بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری 08)

نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ ختم کرنے والا عمل) نماز کا ترک کرنا ہے۔ (صحیح مسلم 82)

ب۔ نماز کے معاشرتی، جسمانی اور روحانی فوائد لکھیں۔

جواب: نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دیتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کے لیے اور رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ نماز انسان کے دل میں یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے۔ نماز انسان کے اندر فرض شناسی اور مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔ نماز نظم و ضبط کی عملی تصویر ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر ایک طرف رخ کر کے ایک امام کی اقتدا کرنا نظم و ضبط کی بہترین تعلیم ہے۔ نماز باجماعت اُخوت و بھائی چارے کی بہترین مثال ہے۔ ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرنا مسلمانوں کی قوت اور اتحاد کا بہترین اظہار ہے۔ نماز کے لیے مسلمان مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اس موقع پر عوام کی اصلاح و تربیت کے لیے مختلف اخلاقی اور معاشرتی موضوعات پر خطاب کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں اچھی عادات فروغ پاتی ہیں۔ نماز کے اہتمام سے مسلمانوں کی شان و شوکت، قوت اور اتحاد و اتفاق کا اظہار ہوتا ہے۔

معروضی سوالات

امتحانی پرچوں سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

1- نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں:
(a) اردو میں (b) ترکی میں (c) عربی میں ✓ (d) عبرانی میں

2- نماز میں واجب چھوٹ جانے کی وجہ سے ادا کرنا ضروری ہے: (First Term 24)
(a) سجدہ تعظیم (b) سجدہ تلاوت (c) سجدہ سہو ✓ (d) سجدہ شکر

3- فرمان نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والا عمل ہے: (First Term 24)
(a) نماز ✓ (b) روزہ (c) زکوٰۃ (d) حج

4- مقررہ اوقات پر نماز کی ادائیگی عملی نمونہ ہے: (First Term 24)
(a) صحت مندی کا (b) حسن سلوک کا (c) نظم و ضبط کا ✓ (d) حسن اخلاق کا

5- نماز کے لیے عربی زبان میں لفظ استعمال ہوتا ہے: (Final Term 25)
(a) صوم (b) زکوٰۃ (c) صلوٰۃ ✓ (d) حج

6- معراج کے موقع پر تحفہ ملا: (Final Term 23)
(a) زکوٰۃ کا (b) حج کا (c) نماز کا ✓ (d) روزہ کا

امتحانی پرچوں سے لیے گئے مختصر سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1-(a) ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ کا ترجمہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(b) نماز کی کوئی سی تین شرائط لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: (i) جگہ کا پاک ہونا۔ (ii) لباس کا پاک ہونا۔ (iii) نماز کا وقت ہونا۔

2-(a) وضو کے چار فوائد بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: وضو سے انسان پاک صاف ہو جاتا ہے۔ وضو سے ہم اپنے جسم کے مختلف حصوں کو پانی سے دھوتے ہیں جس سے ہمارا جسم بھی تر و تازہ اور پاک ہو جاتا ہے۔ انسان خوش رہتا ہے۔ انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(b) باجماعت نماز ادا کرنے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ چار نکات بیان کیجیے۔ (First Term 24) (Final Term 25)

جواب: باجماعت نماز ادا کرنے سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر ایک ہی امام کے پیچھے نظم و ضبط کا سبق سیکھتے ہیں۔ باجماعت نماز اتحاد کا سبق دیتی ہے۔ تمام مسلمان ایک امام کے پیچھے ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر بھائی چارے کی عظیم مثال پیش کرتے ہیں۔ باجماعت نماز ہمیں نظم و ضبط کا ایک بڑا سبق سکھاتی ہے۔

3-(a) نماز کے اہم ارکان بیان کریں۔ (First Term 24)

جواب: نماز کے اہم ترین ارکان یہ ہیں:

☆ تکبیر تحریمہ ☆ قیام ☆ رکوع ☆ سجدہ ☆ قعدہ

(b) نماز ادا کرنے کے کوئی سے پانچ فوائد تحریر کریں۔ (First Term 24)

جواب: i- نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔
ii- نماز ادا کرنے سے انسان میں عاجزی پیدا ہوتی ہے۔
iii- نماز ادا کرنے سے انسان میں فرض شناسی پیدا ہوتی ہے۔
iv- نماز مساوات کے یقین کو پختہ کرتی ہے۔
v- نماز ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

4-(a) نماز کب فرض ہوئی؟ (Final Term 25)

جواب: نماز معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔

(b) نماز ادا کرتے ہوئے ہمیں کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ (Final Term 25)

جواب: نماز ادا کرتے ہوئے ہمیں نماز کے ارکان کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور نماز کی ادائیگی میں فرائض، واجبات اور سنتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

باب سوم

سیرتِ طیبہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(الف) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور مدنی معاشرے کا قیام

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ ریاستِ مدینہ قائم ہوئی:
(i) ہجرت مدینہ کے بعد (ii) ہجرت حبشہ کے بعد
(iii) فتح مکہ کے بعد (iv) غزوہ تبوک کے بعد

ب۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہا جاتا ہے:
(i) انصار (ii) بدری صحابہ (iii) عشرہ مبشرہ (iv) مہاجرین

ج۔ سب سے زیادہ احادیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی ہیں:
(i) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ii) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
(iii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (iv) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

د۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان قائم ہونے والا بھائی چارہ کہلاتا ہے:
(i) حلف الفضول (ii) میثاقِ مدینہ
(iii) مواخاتِ مدینہ (iv) صلح حدیبیہ

ہ۔ اسلام کی پہلی مسجد ہے:
(i) مسجد اقصیٰ (ii) مسجد قبا (iii) مسجد خیف (iv) مسجد نمرہ

جوابات: (الف) ہجرت مدینہ کے بعد (ب) مہاجرین
(ج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (د) مواخاتِ مدینہ (ہ) مسجدِ قبا

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبا نامی بستی میں قیام فرمایا۔

ب۔ مکہ مکرمہ والوں کی امانتیں سپرد کرنے کی ذمہ داری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سونپی گئی۔

ج۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر مدینہ منورہ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اُٹھا۔

د۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر سات ماہ قیام فرمایا۔

ہ۔ مسجدِ نبوی کی زمین کے مالک دو یتیم بچے تھے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ قرآن مجید کے مطابق کس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے؟

جواب: قرآن مجید کے مطابق مسجد قبا کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔

ب۔ ہجرت مدینہ کا فوری فائدہ کیا ہوا؟

جواب: ہجرت مدینہ کا فوری فائدہ یہ ہوا کہ یہاں آنے کے بعد مسلمان مکہ والوں کے ظلم و ستم سے کافی حد تک محفوظ ہو گئے۔

ج۔ مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار صحابہ کو مہاجر صحابہ کا بھائی قرار دیا۔ اس عمل کو "مواخاتِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔

د۔ مدینہ منورہ میں مسجد کی تعمیر کیوں ضروری تھی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد ایک اہم کام مسجد کی تعمیر تھا۔ کیوں کہ مسجد صرف عبادت کے لیے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے جمع ہونے، دین کے سیکھنے اور سکھانے اور ملت کے اجتماعی امور کے مشورہ کے لیے بھی ضروری تھی۔

ہ۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا جمعہ کہاں ادا فرمایا؟

جواب: جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں جمعہ کا وقت آ گیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو سالم کی آبادی میں نماز جمعہ پڑھائی۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیسے استقبال کیا؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونے کی خبر پہلے سے اہل مدینہ کو پہنچ چکی تھی۔ مدینہ منورہ کے سب لوگ بے چینی سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ روزانہ صبح شہر سے باہر نکل کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کرتے اور دوپہر کو حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے۔ ایک دن وہ اسی چاہت کے ساتھ انتظار کر رہے تھے کہ کسی نے اعلان کیا: "جن کا تم انتظار کر رہے تھے، وہ تشریف لے آئے۔"

یہ سن کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے نعرے اس زور سے بلند ہوئے کہ اور بہت سے مسلمان بے قرار ہو کر گھروں سے نکل آئے۔ انھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پُرجوش استقبال کیا۔ مدینہ منورہ کی بچیوں نے نعتیہ اشعار پڑھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

ب۔ ریاستِ مدینہ کے قیام میں مواخات کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کے سماجی مرکز کے طور پر مسجدِ نبوی کی تعمیر فرمائی۔ مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو اپنے دین پر مکمل کر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا موقع میسر آیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی سالوں میں اسلام پورے جزیرہ عرب پر غالب آ گیا۔

جب نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار صحابہ کو مہاجر صحابہ کا بھائی قرار دیا۔ اس عمل کو "مواخاتِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ اس لیے انھیں "انصار" یعنی مددگار کہا جاتا ہے اور ہجرت کر کے آنے والوں کو "مہاجرین" کہا جاتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر مہاجر اور انصار صحابہ کو جمع فرمایا۔ مواخاتِ مدینہ کے موقع پر شرکا کی تعداد نوے تھی، جن میں آدھے مہاجر اور آدھے انصار تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں ایک دوسرے کا بھائی، مددگار اور غم خوار قرار دیا۔

ج۔ مسجد نبوی اور صفہ کی درس گاہ کا تعارف و اہمیت بیان کریں۔

جواب: مسجد نبوی کی تعمیر: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد ایک اہم کام مسجد کی تعمیر تھا۔ کیوں کہ مسجد صرف عبادت کے لیے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے جمع ہونے، دین کے سیکھنے اور سکھانے اور ملت کے اجتماعی امور کے مشورہ کے لیے بھی ضروری تھی۔

مدینہ منورہ پہنچنے کے فوراً بعد نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کا فیصلہ فرمایا۔ اس کے لیے وہ جگہ منتخب کی گئی جس کے قریب آپ خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی تھی۔ اس زمین کے مالک دو یتیم بچے تھے، انھوں نے بغیر قیمت کے زمین دینا چاہی لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے قیمت ادا کر کے یہ زمین خریدی اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع کرا دی۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مسجد نبوی کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بھی دوران تعمیر اینٹیں اور پتھر اٹھاتے رہے۔

صفہ کی درس گاہ کا قیام: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے ساتھ ایک درس گاہ قائم فرمائی، جسے صفہ کہا جاتا ہے۔ اس درس گاہ میں مسافر اور غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قیام تھا، جو دین کا علم سیکھنے کے لیے وہاں جمع رہتے تھے۔ ان کا قیام و طعام مدینہ والوں کے ذمہ ہوتا تھا۔ یہاں سے علم حاصل کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دنیا کے کئی ممالک میں علم کے فروغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سب سے زیادہ احادیث کے راوی ہیں۔

صفہ کی درس گاہ میں قرآن مجید کے حفظ اور تفسیر کی تعلیم دی جاتی تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ قرآن مجید کی تفسیر فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ خاتم النبیین ﷺ کے فرامین کو محفوظ کر لیتے۔ ان فرامین کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اس درس گاہ میں تزکیۂ نفس کا فریضہ بھی انجام دیا جاتا تھا اور علم و تربیت کے متلاشی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زندگی گزارنے کے وہ آداب بتائے جاتے تھے جن پر عمل کر کے وہ پوری دنیا کے امام بنے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- مواخات مدینہ سے ہمیں سبق ملتا ہے: (First Term 23)
(a) جان قربان کرنے کا (b) قناعت کا
(c) بھائی چارے کا (d) عدل و انصاف کا

2- اخوت اور بھائی چارے کے عملی نفاذ کے لیے ضروری ہے: (First Term 23)
(a) تواضع (b) کفایت شعاری **(c)** ایثار (d) مشاورت

3- قوموں کے مستقبل کا انحصار ہے: (First Term 23)
(a) ٹیکنالوجی پر **(b)** تربیت پر (c) ایجادات پر (d) مال و دولت پر

4- ہجرت مدینہ نبوت کے کون سے سال میں ہوئی؟ (First Term 23)
(a) دسویں سال (b) گیارہویں سال (c) بارہویں سال **(d)** تیرہویں سال

5- ہجرت مدینہ کے وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے امانتیں واپس کرنے کے لیے مکہ مکرمہ میں قیام کیا: (First Term 24)
(a) دو دن **(b)** تین دن (c) چار دن (d) پانچ دن

6- مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے تعمیر کا فیصلہ فرمایا: (First Term 24)
(a) گھر کی **(b)** مسجد کی (c) مدرسے کی (d) مسافر خانہ کی

7- مدینہ پہنچنے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی جس گھر کے پاس جا کر رک گئی اس کے مالک کا نام تھا: (First Term 24)
(a) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (b) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
(c) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ (d) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

8- صفہ کی درس گاہ قائم کی گئی: (First Term 24)
(a) مسجد حرام میں **(b)** مسجد نبوی میں (c) مسجد قبا میں (d) مسجد اقصیٰ میں

9- ''مواخات مدینہ'' کی روشنی میں ہم اپنی عملی زندگی میں اختیار کریں: (Final Term 25)
(a) اخوت کو (b) معیشت کو (c) تجارت کو (d) صنعت کو

10- آپس میں پیار و محبت کو فروغ دینے کے لیے ہمارے لیے عملی نمونہ ہے: (Final Term 25)
(a) مواخات مدینہ میں (b) سفر معراج میں
(c) سفر طائف میں (d) سفر ہجرت میں

11- انسانیت میں بھائی چارے کے فروغ کے لیے ہم رہنمائی حاصل کرتے ہیں: (Final Term 25)
(a) مواخات مدینہ سے (b) تحویل قبلہ سے
(c) سفر معراج سے (d) ہجرت مدینہ سے

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی میزبانی کا شرف کب حاصل ہوا؟ (First Term 23)

جواب: مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا۔ اس طرح حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے میزبان ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(b) مواخات مدینہ کے ہماری عملی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ (First Term 23-24)

جواب: مواخات مدینہ کے ماڈل کو اپنا کر ہم معاشرے کے اندر تعلیمی، معاشی اور سیاسی انقلاب لا سکتے ہیں۔ اگر ایک پڑھا لکھا، ان پڑھ کی ذمہ داری قبول کرے اور اسے تعلیم کے زیور سے آراستہ کر دے، اگر ایک ہنر مند بے ہنر کی ذمہ داری لے کر اسے ہنر مند بنا دے، اسی طرح زندگی کے ہر شعبے سے متعلقہ افراد اپنا علم و ہنر اور صلاحیت دوسروں کو سکھانے اور انھیں مدد دے کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا بیڑا اٹھالیں تو معاشرے میں ایک مثبت تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔

(c) مواخات مدینہ اخوت اور باہمی ہمدردی کی بہترین مثال ہے۔ وضاحت کریں۔ (First Term 23)

جواب: مواخات مدینہ میں انصار کا مہاجرین کی مدد کرنا اپنی مثال آپ ہے۔ اس موقع پر انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مہاجرین کی دل کھول کر مدد کی۔ اپنی بساط سے بھی بڑھ کر نیکی میں حصہ لیا۔ مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خالی ہاتھ تھے ان کے پاس مالی وسائل نہیں تھے۔ ہر انصاری صحابی کے حصے میں جتنے مہاجرین آئے ہر ایک نے خندہ دلی سے انھیں قبول کیا اور ان کے قیام و طعام کا مکمل بندوبست کیا۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا۔ مواخات مدینہ کے موقع پر شرکا کی تعداد نوے تھی جن میں آدھے انصار تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے انھیں ایک دوسرے کا بھائی، مددگار اور غم خوار قرار دیا۔

3-(a) مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے لیے کس جگہ کا انتخاب کیا گیا؟ (First Term 24)

جواب: مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے لیے وہ جگہ منتخب کی گئی جس کے قریب آپ خاتم النبیین ﷺ کی اونٹنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی تھی۔ اس زمین کے مالک دو یتیم بچے تھے۔ انھوں نے بغیر قیمت کے زمین دینا چاہی لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے قیمت ادا کر کے یہ زمین خریدی اور مسجد نبوی کی تعمیر شروع کر دی۔

(b) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی مدینہ تشریف آوری پر اہل مدینہ کا کیا رد عمل تھا؟ وضاحت کریں۔ (First Term 24)

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی آمد کی خبر سن کر اہل مدینہ کی طرف سے اللہ اکبر کے نعرے اس زور سے بلند ہوئے کہ مسلمان بے قرار ہو کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کا پر جوش استقبال کیا۔ مدینہ منورہ کی بچیوں نے نعتیہ اشعار پڑھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

(ب) ریاستِ مدینہ کا قیام

(داخلی و خارجی امور، مہاجرین کی آبادکاری، میثاق، تحویل قبلہ)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ انتہائی مال دار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں:
(i) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (ii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
(iii) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (iv) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ب۔ مدینہ منورہ کے ارد گرد آباد تھے:
(i) یہودی قبائل (ii) مجوسی قبائل (iii) مسیحی قبائل (iv) سیاہ فام قبائل

ج۔ میثاق مدینہ کے مطابق مسلمان اور یہودی عمل کرنے کے پابند تھے:
(i) اسلام پر (ii) دین موسوی پر
(iii) دین مسیح پر (iv) اپنے اپنے دین پر

د۔ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنے سے پہلے نماز پڑھی جاتی تھی:
(i) مسجد نبوی کی طرف (ii) مسجد اقصیٰ کی طرف
(iii) مسجد قبا کی طرف (iv) مسجد نمرہ کی طرف

ہ۔ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا:
(i) دو ہجری میں (ii) تین ہجری میں (iii) چار ہجری میں (iv) پانچ ہجری میں

جوابات: (الف) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (ب) یہودی قبائل
(ج) اپنے اپنے دین پر (د) مسجد اقصیٰ کی طرف (ہ) دو ہجری میں

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سب سے بڑا مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری تھا۔
ب۔ تحویل قبلہ کے حکم کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ظہر کی نماز کی امامت فرما رہے تھے۔
ج۔ مؤاخات مدینہ کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں سے جاہلیت کا تعصب ختم ہو جائے۔
د۔ میثاق مدینہ کو امن عالم کا پہلا تحریری دستور کہا جاتا ہے۔
ہ۔ تحویل قبلہ سے پہلے مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ قرآن مجید میں کس وجہ سے انصار کی تعریف کی گئی ہے؟

جواب: مہاجرین جو مدینہ منورہ آنے کے بعد خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے، اپنے انصار بھائیوں کے ایثار سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنا وطن چھوڑنے کا غم بھول گئے۔ انصار اور مہاجرین میں محبت اور اتحاد کی مثال انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایثار اور سخاوت پر قرآن مجید میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی ہے۔

ب۔ میثاق مدینہ میں اخراجات کی ذمہ داری کس پر ڈالی گئی؟

جواب: یہود اپنے اخراجات کے ذمے دار ہوں اور مسلمان اپنے اخراجات کے۔ البتہ جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔

ج۔ میثاق مدینہ کی روشنی میں بیرونی حملے کی صورت میں کیا طے پایا؟

جواب: اگر کوئی بیرونی دشمن مسلمانوں یا یہود میں سے کسی ایک پر حملہ کرے گا تو دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

د۔ ظہر کی نماز کی کس رکعت میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا؟

جواب: ظہر کی نماز کی تیسری رکعت میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔

ہ۔ تحویل قبلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تحویل قبلہ سے مراد قبلہ کی تبدیلی ہے۔ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر حکم ہوا کہ اب خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کریں۔

4- تفصیلی جواب دیجیے۔

الف۔ میثاق مدینہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: مدینہ منورہ کے ارد گرد بہت سے یہودی قبائل آباد تھے۔ وہ اہل مدینہ منورہ کے قریب ترین پڑوسی تھے۔ یہ لوگ اگرچہ اپنے دلوں میں مسلمانوں سے دشمنی رکھتے تھے لیکن کبھی کھل کر کسی جھگڑے یا محاذ آرائی کا اظہار نہیں کرتے تھے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان عقیدے، سیاست اور نظام میں اتحاد کے ذریعے اسلامی معاشرے کی بنیادیں مضبوط کر لیں تو غیر مسلموں کے ساتھ تعلقات کی طرف توجہ فرمائی۔ اس مقصد کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے ''میثاق مدینہ'' کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے میں انھیں دین و مذہب کی آزادی اور جان و مال کی حفاظت دی گئی۔ گویا میثاق مدینہ سے مراد یہودیوں کے ساتھ کیا جانے والا ایک معاہدہ ہے، جس میں ان کے ساتھ امن اور خیر خواہی پر مشتمل زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا گیا۔

معاہدے کے طے ہو جانے سے مدینہ منورہ اور اس کے اطراف کا علاقہ ایک حکومت بن گیا، جس کا دار الحکومت مدینہ تھا۔ اس حکومت کے سربراہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ تھے۔

امن و سلامتی کے دائرہ کو مزید وسعت دینے کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دوسرے قبائل سے بھی حالات کے مطابق اسی قسم کے معاہدے کیے۔

میثاق مدینہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان طے ہونے والا ایک تاریخی معاہدہ ہے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ساری انسانیت امن و سلامتی کی سعادتوں اور برکتوں سے فائدہ اُٹھائے۔ اس مقصد کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے رواداری اور کشادہ دلی کے ایسے اُصول طے فرمائے جن کا تعصب اور نفرت سے بھری ہوئی دنیا میں کوئی تصور ہی نہ تھا۔

میثاق مدینہ کو امن عالم کا پہلا تحریری دستور کہا جاتا ہے۔ موجودہ زمانے میں بھی اس معاہدے کی بہت اہمیت ہے۔ اس قسم کے معاہدات دنیا کو آج بھی امن و سلامتی سے ہم کنار کر سکتے ہیں۔

ب۔ تحویل قبلہ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: مسلمانوں کے مدینہ منورہ آنے کے بعد جو اہم واقعات پیش آئے ان میں سے ایک واقعہ تحویل قبلہ کا بھی ہے۔ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر حکم ہوا کہ اب خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔

تحویل قبلہ کا حکم دو ہجری میں نازل ہوا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے ہاں دعوت پر گئے ہوئے تھے۔ وہاں ظہر کا وقت ہو گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ لوگوں کو نماز پڑھانے کھڑے ہوئے۔ دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں وحی کے ذریعے تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی وقت آپ خاتم النبیین

خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی اقتدا میں تمام لوگ بیت المقدس سے بیت اللہ کے رخ پھر گئے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ اور اردگرد کے علاقوں میں اس کا عام اعلان کیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "یقیناً ہم آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو اس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ (خاتم النبیین ﷺ) پسند کرتے ہیں تو (اب سے) اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے اور (مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو تو اپنے چہروں کو (نماز کے لیے) اُس (مسجد حرام) کی طرف پھیر لو۔" (سورۃ البقرۃ 144)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے نبی خاتم النبیین ﷺ اس تبدیلی کے منتظر تھے اور خود بھی محسوس فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل کی امامت کا دور ختم ہو چکا۔ لہٰذا اب مرکز ابراہیمی کی طرف رخ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ جس مسجد میں نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم آیا اسے "مسجد قبلتین" یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں، جو آج بھی قائم ہے۔

ج۔ میثاق مدینہ کی دفعات تحریر کریں۔

جواب: میثاق مدینہ کی اہم دفعات درج ذیل ہیں:

☆ یہود اور مسلمان ایک جماعت ہوں گے۔ یہود اپنے دین پر عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر۔

☆ یہود اپنے اخراجات کے ذمے دار ہوں اور مسلمان اپنے اخراجات کے۔ البتہ جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔

☆ اگر کوئی بیرونی دشمن مسلمانوں یا یہود میں سے کسی ایک پر حملہ کرے گا تو دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

☆ اس معاہدے کے شرکا کے باہمی تعلقات خیر خواہی اور نفع رسانی کی بنیاد پر ہوں گے، گناہ پر نہیں۔

☆ مظلوم کی مدد کی جائے گی۔

☆ باہمی اختلافات کی صورت میں فیصلہ اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ فرمائیں گے۔

☆ قریش مکہ اور ان کے مددگاروں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 وہ مسجد جس میں نماز کے دوران تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا: (First Term 23)
(a) مسجد قباء **(b)** مسجد قبلتین (c) مسجد حرام (d) مسجد اقصیٰ

-2 تحویل قبلہ کے حکم کے نزول کے وقت رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز ادا کر رہے تھے: (First Term 23)
(a) فجر کی **(b)** ظہر کی (c) عصر کی (d) مغرب کی

-3 قبلہ کی تبدیلی ہوئی: (First Term 23)
(a) 1 ہجری میں **(b)** 2 ہجری میں (c) 3 ہجری میں (d) 4 ہجری میں

-4 تحویل قبلہ سے پہلے مسلمان منہ کر کے نماز پڑھتے تھے: (First Term 23)
(a) بیت المقدس کی طرف (b) بیت المعمور کی طرف
(c) بیت اللہ کی طرف (d) بیت الحمود کی طرف

-5 میثاق مدینہ کے رو سے امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ داری تھی: (First Term 24)
(a) انصار کی (b) یہودیوں کی (c) مہاجرین کی **(d)** تمام قبائل کی

-6 یہودیوں کو مذہبی آزادی اور جان و مال کی حفاظت کی ضمانت دی گئی: (First Term 24)
(a) صلح حدیبیہ میں **(b)** میثاق مدینہ میں
(c) مواخات مدینہ میں (d) فتح مکہ میں

-7 تحویل قبلہ میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ اعلان کیا جائے کہ امامت کا دور ختم ہو چکا ہے۔ (First Term 24)
(a) قوم ثمود کی **(b)** بنی اسرائیل کی (c) بنوخزرج کی (d) قوم عاد کی

-8 حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے بار بار آسمان کی طرف دیکھنے کی وجہ سے حکم آیا: (First Term 24)
(a) ہجرت مدینہ کا (b) جہاد کا (c) معراج کا **(d)** تحویل قبلہ کا

-9 امن و سلامتی کے فروغ کے لیے ہمارے لیے راہنمائی موجود ہے: (Final Term 25)
(a) تحویل قبلہ میں (b) واقعہ معراج میں
(c) میثاق مدینہ میں (d) سفر طائف میں

-10 مواخات کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آدھا مال پیش کرنا مثال ہے: (Final Term 25)
(a) رواداری کی **(b)** ایثار کی
(c) عفو و درگزر کی (d) اطاعت کی

-11 میثاق مدینہ کے مطابق دشمن کے حملے کی صورت میں مل کر مقابلہ کریں گے: (Final Term 25)
(a) مسلمان اور یہود (b) مسلمان اور مجوسی
(c) مسلمان اور مشرکین (d) مسلمان اور منافقین

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

(a)-1 حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کیا کہا؟

جواب: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: "انصار میں سب سے زیادہ مال دار میں ہوں، آپ میرا مال دو حصوں میں بانٹ کر آدھا لے لیں"۔

(b) مؤاخات مدینہ کا کیا مقصد تھا؟

جواب: مؤاخات مدینہ کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں سے جاہلیت کا تعصب ختم ہو جائے۔ نسل، رنگ، وطن اور زبان کے فرق مٹ جائیں۔ اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار انسانیت اور تقویٰ کے علاوہ کچھ نہ ہو۔ مؤاخات مدینہ کی وجہ سے مہاجرین کی معاشی مشکلات ختم ہو گئیں اور انھیں سہولت کے ساتھ اسلام کی نشر و اشاعت کا موقع مل گیا۔

(c) قرآن مجید میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف کن الفاظ میں کی گئی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (سورۃ الحشر: 09)

ترجمہ: "اور وہ اپنے آپ پر (اُنھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو۔"

(a)-2 امن عالم کا پہلا تحریری دستور کون سا ہے؟ (First Term 24)

جواب: میثاق مدینہ امن عالم کا پہلا تحریری دستور کہلاتا ہے۔

(b) میثاق مدینہ سے ہمیں امن کے لیے کیا راہنمائی ملتی ہے۔ (First Term 24)

جواب: میثاق مدینہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہونے والا ایک تاریخی معاہدہ ہے۔ جس کا مقصد ساری انسانیت کو امن و سلامتی کی برکتیں اور سعادتیں پہنچانا تھا، اسی لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے رواداری اور کشادہ دلی کے ایسے اصول طے

فرمائے جو تعصب اور نفرت کے تصور سے خالی تھے۔ ہم اس قسم کے معاہدات سے دنیا کو آج بھی امن و سلامتی سے ہم کنار کر سکتے ہیں۔

(a)-3 میثاق مدینہ کی کوئی سی پانچ شرائط تحریر کریں۔ (First Term 23-24) (Final Term 25)

جواب: میثاق مدینہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

-i یہود اور مسلمان ایک جماعت ہوں گے۔
-ii یہود اپنے دین پر عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر۔
-iii اگر کوئی بیرونی دشمن مسلمانوں یا یہود میں سے کسی ایک پر حملہ کرے گا تو دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔
-iv اس معاہدے کے شرکاء کے باہمی تعلقات خیر خواہی اور نفع رسانی کی بنیاد پر ہوں گے، گناہ پر نہیں، مظلوم کی مدد کی جائے گی۔
-v قریش مکہ اور ان کے مددگاروں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

(b) میثاق مدینہ سے مسلمانوں کو کیا فوائد و ثمرات حاصل ہوئے؟ (First Term 23)

جواب: اس (میثاق مدینہ) معاہدے کے طے ہو جانے سے مدینہ منورہ اور اس کے اطراف کا علاقہ ایک حکومت بن گیا۔ مسلمانوں کو امن و سکون اور اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے آزادانہ ماحول میسر آیا۔ اور امن و سلامتی کے دائرہ کو وسعت ملی۔

(c) مسجد قبلتین کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس مسجد میں عبادت کے دوران تحویل قبلہ کا حکم آیا اسے "مسجد قبلتین" یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں، جو آج بھی قائم ہے۔

(a)-4 میثاق مدینہ سے کیا مراد ہے؟ (Final Term 25)

جواب: میثاق مدینہ سے مراد مسلمانوں کا یہودیوں کے ساتھ کیے جانے والا ایک معاہدہ ہے۔ جن میں ان کے ساتھ پرامن اور خیر خواہی پر مشتمل زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔

(b) عالم امن کے لیے میثاق مدینہ ہماری کیسے راہنمائی کرتا ہے؟ (Final Term 25)

جواب: میثاق مدینہ ہمیں امن، بھائی چارے اور رواداری کا درس دیتا ہے۔ یہ معاہدہ مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگوں کے درمیان انصاف اور مساوات پر مبنی تھا۔ اس سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ سب کو برابری کا حق دیا جائے، ایک دوسرے کی عزت کی جائے اور مل کر امن سے رہا جائے۔

(ج) ریاستِ مدینہ کا استحکام

جہاد، غزوۂ بدر

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ غزوۂ بدر ہوا:
(i) دو ہجری میں (ii) تین ہجری میں (iii) چار ہجری (iv) پانچ ہجری میں

ب۔ بدر کا میدان ہے:
(i) جدہ کے قریب (ii) مدینہ منورہ کے قریب
(iii) طائف کے قریب (iv) مکہ مکرمہ کے قریب

ج۔ غزوۂ بدر میں کافروں کا سپہ سالار تھا:
(i) عبداللہ بن ابی (ii) عمرو بن عبدود (iii) ابوجہل (iv) ابوسفیان

د۔ ننھے مجاہدین حضرت معاذ اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہما نے قتل کیا:
(i) امیہ بن خلف کو (ii) ابولہب کو (iii) ابوجہل کو (iv) ابوسفیان کو

ہ۔ پڑھے لکھے کافروں کا فدیہ مقرر ہوا:
(i) دس غلام (ii) مسلمان بچوں کی تعلیم
(iii) ایک سو اونٹ (iv) ایک ہزار درہم

جوابات (الف) دو ہجری میں (ب) مدینہ منورہ کے قریب (ج) ابوسفیان (د) ابوجہل کو (ہ) مسلمان بچوں کی تعلیم

-2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ جہاد کے معنی ہیں "کوشش کرنا"۔
ب۔ غزوۂ بدر سترہ (17) رمضان المبارک دو ہجری کو مدینہ منورہ کے قریب بدر نامی میدان میں ہوا۔
ج۔ مکہ مکرمہ سے جو راستہ شام جاتا تھا وہ مدینہ منورہ کے قریب تھا اور مسلمانوں کی رسائی میں تھا۔
د۔ غزوۂ بدر میں مسلمان مجاہدین کی کل تعداد صرف 313 تھی۔
ہ۔ غزوۂ بدر میں شکست سے کافروں کا زور اور ان کا غرور ٹوٹ گیا۔

-3 مختصر جواب دیں۔

الف۔ جہاد کا کیا معنی ہے؟

جواب: جہاد کے معنی ہیں "کوشش کرنا"۔

ب۔ جہاد کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل ترین عمل کون سا ہے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔" (صحیح بخاری 2518)

ج۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس کتنے اونٹ اور گھوڑے تھے؟

جواب: غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس صرف ستر (70) اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔

د۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ ان میں جو فدیہ دے سکتے تھے انھیں فدیہ لے کر آزاد کر دیا گیا، جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے، انھیں کہا گیا کہ دو مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

ہ۔ غزوۂ بدر کے نتائج میں سے کوئی سے دو لکھیں۔

جواب: (i) غزوۂ بدر حق و باطل کا پہلا معرکہ تھا، جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو فتح یاب کیا۔
(ii) غزوۂ بدر میں کامیابی سے مسلمانوں کے ایک قوت ہونے کا تاثر پورے عرب میں پھیل گیا اور اسلامی دعوت کو قبولیت حاصل ہوئی۔

-4 تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ جہاد کا معنی و مفہوم اور اسلام میں جہاد کا تصور لکھیں۔

جواب: جہاد کے معنی ہیں "کوشش کرنا"۔ شریعت میں جہاد سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے جان و مال سے کوشش کرنا ہے۔ معاشرے سے ظلم و بربریت کے خاتمے اور امن و امان کے قیام کے لیے کی جانے والی کوششیں بھی جہاد کہلاتی ہیں۔ خاص طور پر جب اسلام کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں، لوگوں کو احکام اسلام پر عمل کرنے کا حق نہ دیا جائے اور انھیں اپنے رب کی بندگی سے روکا جائے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ گویا جہاد کا مقصد معاشرے میں امن و سلامتی کا قیام اور مظلوموں کی مدد ہے۔

جہاد ایک عظیم الشان عبادت ہے، جس میں مسلمان اپنا مال، وقت، صلاحیت حتیٰ کہ اپنی جان تک دین کی حفاظت اور سربلندی کے لیے قربان کر دیتا ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے جب سوال کیا گیا کہ افضل ترین عمل کون سا ہے؟ تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ (صحیح بخاری 2518)

جب تک نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے، جہاد کا حکم نازل نہیں

ہوا تھا۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور کفار کی سازشوں اور ظلم وستم کا سلسلہ بدستور جاری رہا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاد کا حکم نازل فرمادیا۔

ب۔ غزوۂ بدر پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوۂ بدر کا معرکہ سترہ (17) رمضان المبارک دو ہجری کو مدینہ منورہ کے قریب بدر نامی میدان میں ہوا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے سپہ سالار رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ تھے اور کافروں کی قیادت ابوجہل کے پاس تھی۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔

اسباب: ہجرت مدینہ کے بعد اسلام بہت تیزی سے ترقی کر رہا تھا اور یہ بات مشرکین مکہ کو کسی صورت گوارا نہ تھی، وہ ہر صورت اسلام کی شمع کو بجھانا چاہتے تھے، مشرکین کی یہ سوچ غزوۂ بدر کا بنیادی سبب تھی۔ مکہ مکرمہ سے جو راستہ شام کو جاتا تھا، وہ مدینہ منورہ کے قریب تھا اور مسلمانوں کی رسائی میں تھا۔ اس راستے سے مکہ مکرمہ والوں کی تجارت اور معیشت وابستہ تھی۔ انھیں ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں نے یہ راستہ بند کر دیا تو مکہ مکرمہ کی تجارت ٹھپ ہو جائے گی، لہٰذا وہ کسی صورت مسلمانوں کو مضبوط ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

اس صورت حال کے پیش نظر قریش مکہ نے اسلامی ریاست کو ختم کرنے کے لیے کوششیں تیز کر دیں اور جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ انھوں نے مکہ مکرمہ کے گرد بسنے والے قبائل سے مختلف معاہدے کیے۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ اس مرتبہ جو قافلہ شام جائے، اس سے حاصل ہونے والا سارا نفع مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے لگایا جائے، ابوسفیان کو اس قافلے کا قائد مقرر کیا گیا۔ ابوسفیان کا یہ قافلہ جب شام سے واپس آ رہا تھا تو اسے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ قافلہ راستے میں ہی نہ لوٹ لیا جائے۔ چناں چہ اس نے ایک قاصد کو مکہ مکرمہ بھیج کر امداد طلب کی۔ اس پر ایک ہزار کافر جنگجوؤں کا لشکر مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے مدینہ منورہ روانہ ہوگیا۔

واقعات: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو جب کفار کے لشکر کی آمد کی خبر ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو جمع فرمایا۔ سب نے جاں نثاری کا یقین دلایا۔ مشاورت کے بعد مجاہدین کو تیاری کا حکم ہوا۔ شوقِ شہادت اور جذبۂ جہاد سے لبریز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد صرف تین سو تیرہ (313) تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میدان جنگ کی طرف اس حال میں بڑھے کہ کسی کے پاس لڑنے کے لیے پورے ہتھیار نہ تھے۔ پورے لشکر کے پاس صرف ستر (70) اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ ان کے مقابلے میں ابوجہل کی قیادت میں کفار کا ایک ہزار کا لشکر سر سے پاؤں تک آہنی لباس میں ملبوس تھا۔ ان کے پاس ایک سو گھوڑے، چھ سو زرہیں اور سیکڑوں اونٹ تھے۔ وہ اس خیال میں تھے کہ صبح ہوتے ہی ان مٹھی بھر لوگوں کا خاتمہ کر دیں گے، لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

رات بھر قریش کا لشکر عیاشی اور بدمستی کا شکار رہا۔ جب کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ساری رات اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کی مدد و نصرت کی دعا مانگتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو موسلا دھار بارش برسا دی، جس سے مسلمانوں کی طرف والی زمین سخت ہوگئی اور کافروں کی چکنی مٹی والی زمین کیچڑ میں تبدیل ہوگئی۔

جنگ کی ابتدا میں کفار مکہ کی جانب سے عتبہ اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید بن عتبہ مسلمانوں سے لڑنے کے لیے آگے آئے، مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے مقابلہ کیا اور تینوں کافروں کو جہنم واصل کر دیا۔

اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد سے مسلمانوں نے دلیری اور ایمانی جذبے کے ساتھ کافروں کا مقابلہ کیا اور ان کے لشکر کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔ کافروں کے سردار ابوجہل کا غرور خاک میں ملانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے نوعمر مجاہدوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت معوذ رضی اللہ عنہ کے ذریعے قتل کروایا۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ ان میں جو فدیہ دے سکتے تھے انھیں فدیہ لے کر آزاد کر دیا گیا، جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے انھیں کہا گیا کہ وہ مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں، یہی ان کا فدیہ ہے۔ مسلمانوں کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

نتائج: غزوۂ بدر کے درج ذیل نتائج حاصل ہوئے:

- ☆ غزوۂ بدر حق و باطل کا پہلا معرکہ تھا، جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو فتح یاب کیا۔
- ☆ غزوۂ بدر میں چودہ مسلمان شہید ہوئے، جب کہ ستر کافر مارے گئے، جن میں ان کے بڑے بڑے سردار بھی شامل تھے۔ اتنی ہی تعداد میں کافر قیدی بنے۔
- ☆ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کی اس سے مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور زیادہ مضبوط ہوگیا۔
- ☆ کافر قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات کا تعارف سب لوگوں کو کروایا۔
- ☆ غزوۂ بدر میں شکست سے کافروں کا زور اور ان کا غرور ٹوٹ گیا۔
- ☆ غزوۂ بدر میں کامیابی سے مسلمانوں کے ایک قوت ہونے کا تاثر پورے عرب میں پھیل گیا اور اسلامی دعوت کو قبولیت حاصل ہوئی۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 ہجرت مدینہ کے بعد اسلام کا تیزی سے پھیلنا بھی ایک بڑی وجہ تھی: (First Term 23)
(a) غزوۂ تبوک کی (b) غزوۂ خندق کی (c) غزوۂ احد کی **(d)** غزوۂ بدر کی

-2 جہاد کا مقصد ہے: (First Term 23)
(a) حکومت کا قیام (b) تجارت کا حصول
(c) امن و امان کا قیام (d) وسعتِ اراضی

-3 وہ جنگ جس میں آپ خاتم النبیین ﷺ خود شریک ہوئے ہوں اسے کہتے ہیں: (First Term 23)
(a) سریہ (b) معرکہ **(c)** غزوہ (d) مقابلہ

-4 حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد سب سے افضل ترین عمل ہے: (First Term 24)
(a) نماز پڑھنا (b) قرآن پڑھنا
(c) جہاد کرنا (d) روزے رکھنا

-5 حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما نے قتل کیا: (First Term 24)
(a) عتبہ (b) ابولہب کو (c) شیبہ کو **(d)** ابوجہل کو

-6 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ معاملہ کرنے کا حکم دیا: (First Term 24)
(a) قتل کرنے کا **(b)** حسن سلوک کا (c) قید میں رکھنے کا (d) غلام بنانے کا

-7 مسلمانوں کے ہاتھوں مکہ سے شام جانے والے راستے کی بندش سے مشرکین کو خدشہ تھا: (First Term 24)
(a) جنگ کا **(b)** تجارتی نقصان کا
(c) جان جانے کا (d) بیرونی سازشوں کا

-8 غزوۂ بدر میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ہے: (Final Term 25)
(a) چودہ (b) سولہ (c) اٹھارہ (d) بیس

-9 غزوۂ بدر پیش آیا: (Final Term 25)
(a) رمضان میں (b) شوال میں (c) ذیقعد میں (d) ذی الحج میں

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) غزوہ بدر میں کفار کے کوئی سے چار جنگی ہتھیاروں کے نام اور تعداد لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: جنگ بدر میں کفار کے پاس ایک ہزار آہنی لباس، ایک سو گھوڑے، چھ سو زرہیں اور سیکڑوں اونٹ تھے۔

(b) ملک شام سے واپسی پر ابوسفیان کے قافلے کو کیا خطرہ لاحق ہو گیا تھا اور ابوسفیان نے کیا حفاظتی تدابیر اختیار کی؟ (First Term 23)

جواب: ابوسفیان کا قافلہ جب ملک شام سے واپس آ رہا تھا تو اسے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ قافلہ راستے میں ہی لوٹ نہ لیا جائے، چناں چہ اس نے ایک قاصد کو مکہ مکرمہ بھیج کر امداد طلب کی۔ اس پر ایک ہزار کافر جنگجوؤں کا لشکر مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے مدینہ منورہ روانہ ہوا۔

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ (First Term 23) (Final Term 25)

جواب: رسول کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ ان میں جو بھی فدیہ دے سکتے تھے انھیں فدیہ دے کر آزاد کر دیا گیا۔ جو فدیہ نہیں دے سکتے تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے انھیں کہا گیا کہ مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں، یہی ان کا فدیہ ہے۔ مسلمانوں کے اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

2-(a) دو نمایاں غزوات کے نام لکھیں۔ (First Term 24)

جواب: غزوہ احد اور غزوہ بدر دو نمایاں غزوات ہیں۔

(b) غزوہ اور سریہ کے درمیان فرق واضح کریں۔ (First Term 24)

جواب: غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خود شریک رہے ہوں، جب کہ سریہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے خود تو شرکت نہ فرمائی ہو لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کے لیے بھیجا ہو۔

(c) غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں کے ساتھ جو حسن سلوک کیا گیا اس سے ہمیں عملی طور پر کیا راہنمائی ملتی ہے؟ (First Term 24) (Final Term 25)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے یہ حکم دیا کہ جو ان میں سے فدیہ دے کر خود کو آزاد نہیں کرا سکتے ہیں وہ مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں یہی ان کا فدیہ ہے۔ اس سے ہمیں عملی زندگی میں حسن خلق کی ترغیب اور تعلیم کی اہمیت اور افادیت کے متعلق راہنمائی دی گئی ہے۔

3-(a) جہاد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (Final Term 25)

جواب: جہاد کا معنی ''کوشش کرنا'' ہے۔ شریعت میں جہاد سے مراد اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے جان و مال سے کوشش کرنا ہے۔

(b) غزوۂ بدر کے کوئی سے چار نتائج بیان کریں۔ (Final Term 25)

جواب: (i) غزوۂ بدر حق و باطل کا پہلا معرکہ تھا، جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو فتح یاب کیا۔
(ii) کافر قیدیوں سے حسن سلوک کی وجہ سے اسلام کی اخلاقی تعلیمات سے تمام لوگ واقف ہو گئے۔
(iii) مسلمانوں کی طاقت کا اثر پورے علاقے میں پھیل گیا جس سے اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔
(iv) غزوۂ بدر میں شکست سے کافروں کا زور اور ان کا غرور ٹوٹ گیا۔

(د) غزوۂ اُحد

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ غزوۂ اُحد پیش آیا:
(i) دو ہجری میں (ii) تین ہجری میں (iii) چار ہجری میں (iv) پانچ ہجری میں

ب۔ غزوۂ اُحد میں سازش کرنے والا منافق سردار تھا:
(i) اُمیہ بن خلف (ii) عتبہ بن ربیعہ (iii) شیبہ بن ربیعہ (iv) عبداللہ بن اُبَی

ج۔ مشرکین مکہ کے لشکر کی قیادت کر رہا تھا:
(i) اُمیہ بن خلف (ii) ابولہب (iii) ابوسفیان (iv) عبداللہ بن اُبَی

د۔ درّے کے تیر اندازوں کی قیادت سونپی گئی:
(i) حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو (ii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو
(iii) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو (iv) حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کو

ہ۔ غزوۂ اُحد میں مسلمانوں شہدا کی تعداد ہے:
(i) پچاس (ii) ساٹھ (iii) ستر (iv) اسی

جوابات (الف) تین ہجری میں (ب) عبداللہ بن اُبَی (ج) ابوسفیان (د) حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو (ہ) ستر

-2 مختصر جواب دیں۔

الف۔ غزوۂ اُحد کب اور کہاں پیش آیا؟

جواب: غزوۂ اُحد 7 شوال المکرم تین ہجری کو اُحد پہاڑ کے پاس پیش آیا۔

ب۔ غزوۂ اُحد کا سبب کیا تھا؟

جواب: غزوۂ بدر میں شکست کھانے کے بعد مشرکین مکہ غصے میں تھے اور اپنی شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ یہ غزوۂ اُحد کا بنیادی سبب تھا۔

ج۔ غزوۂ اُحد میں منافقین کا کیا کردار تھا؟

جواب: مدینہ منورہ سے باہر جا کر لڑنے کے فیصلے کو بہانہ بنا کر منافقین کا سردار عبداللہ بن اُبَی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر جنگ سے الگ ہو گیا۔ اس نے بہانہ بنایا کہ شہر کے اندر رہ کر جنگ لڑنے کا اس کا مشورہ نہیں مانا گیا۔ ان لوگوں کے ساتھ چھوڑ جانے کے بعد اسلامی لشکر کے افراد کی تعداد مزید کم ہوگئی۔

د۔ غزوۂ اُحد میں خواتین نے کیا خدمت کی؟

جواب: غزوۂ اُحد میں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہما زخمیوں کو پانی پلاتی اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

ہ۔ غزوۂ اُحد کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: یہ غزوۂ اگرچہ فیصلہ کن تو نہ تھا، لیکن اس میں مسلمانوں کی تربیت کا سامان موجود تھا۔ اس جنگ نے ثابت کر دیا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ناقابلِ تلافی نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔

-3 تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ غزوۂ اُحد کے اسباب اور دونوں لشکروں کی جنگی تیاریوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوۂ اُحد کے اسباب: غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی تھی، اس کے بعد عرب کے تمام لوگوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ مسلمان معمولی قوت نہیں رہے۔ شکست کھانے کے بعد مشرکین مکہ غصے میں تھے اور اپنی شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ وہ تجارتی

راستوں پر قبضے کے بھی خواہش مند تھے۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ غزوۂ اُحد میں قریش کی بہت بے عزتی ہوئی تو مسلمانوں کو شکست دے کر کھویا ہوا وقار بحال کیا جائے۔

دونوں لشکروں کی جنگی تیاریاں: مشرکین نے غزوۂ اُحد کے لیے بہت تیاری کی تھی، ابوسفیان، اس کی بیوی ہندہ اور ایک یہودی کعب بن اشرف نے لوگوں کو مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے تیار کیا۔ غزوۂ اُحد میں مشرکین مکہ کا لشکر تین ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل تھا، جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے۔ انھوں نے دو سو گھوڑے اور تین سو اونٹ بھی تیار کیے۔ اس لشکر میں عورتیں بھی ساتھ لائی گئیں جو اشعار پڑھ پڑھ کر مشرکین کو جوش دلاتی تھیں۔ مسلمانوں کا لشکر ایک ہزار پر مشتمل تھا جن میں سے عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر جنگ سے الگ ہو گیا اور مسلمانوں کی تعداد کم رہ گئی۔

ب۔ غزوۂ اُحد کے واقعات اور نتائج پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **غزوۂ اُحد کے واقعات:** مشرکین نے غزوۂ اُحد کے لیے بہت تیاری کی تھی، ابوسفیان، اس کی بیوی ہندہ اور ایک یہودی کعب بن اشرف نے لوگوں کو مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے تیار کیا۔ غزوۂ اُحد میں مشرکین مکہ کا لشکر تین ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل تھا، جن میں سے سات سو زرہ پوش تھے۔ انھوں نے دو سو گھوڑے اور تین سو اونٹ بھی تیار کیے۔ اس لشکر میں عورتیں بھی ساتھ لائی گئیں جو اشعار پڑھ پڑھ کر مشرکین کو جوش دلاتی تھیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے، انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو مشرکین کی اس سازش سے بروقت آگاہ کر دیا تھا۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے قریش سے مقابلے کے لیے مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور فیصلہ ہوا کہ یہ جنگ مدینہ منورہ سے باہر نکل کر لڑی جائے گی۔

چھے شوال المکرم تین ہجری کو جمعہ کی نماز کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ ایک ہزار نفوس کے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ سے باہر جا کر لڑنے کے فیصلے کو بہانہ بنا کر منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر جنگ سے الگ ہو گیا۔ اس نے بہانہ یہ بنایا کہ شہر کے اندر رہ کر جنگ لڑنے کا اس کا مشورہ نہیں مانا گیا۔ ان لوگوں کے ساتھ چھوڑ جانے کے بعد اسلامی لشکر کے افراد کی تعداد مزید کم ہو گئی۔

اگلے دن جبل اُحد کے دامن میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اُحد پہاڑ مسلمانوں کی پشت پر تھا۔ وہاں ایک درّے پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ مقرر کیا تاکہ دشمن اس راستے سے میدانِ جنگ میں نہ آ سکے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان مجاہدین کو تاکید کی کہ جب تک حکم نہ ملے اس جگہ کو نہ چھوڑنا۔

جنگ کے شروع میں ہی مسلمان غالب آ گئے اور کچھ دیر بعد کافر شکست کھا کر فرار ہونے لگے۔ مسلمان سمجھے کہ وہ جنگ جیت گئے ہیں، لہٰذا جو جماعت درّے کی نگرانی پر مقرر تھی، اس نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ کافر فوج نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے اس درّہ پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں پر دوبارہ حملہ آور ہو گئے۔ اس دوران میں یہ افواہ بھی اُڑا دی گئی کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نعوذ باللہ شہید کر دیے گئے ہیں۔ اس افواہ نے مسلمانوں کے حوصلے پست کر دیے۔ سب لوگ اِدھر اُدھر بکھر گئے، البتہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ رہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس دوران رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ بھی زخمی ہوئے اور بہت سے مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا، جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

غزوۂ اُحد میں دلیری اور جاں نثاری کا مظاہرہ کرنے پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ دن تو طلحہ کا تھا۔ جب مسلمان مجاہدین کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ محفوظ ہیں تو وہ آہستہ آہستہ دوبارہ جمع ہونا شروع ہوئے اور کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مسلمانوں کی بہادری اور جذبہ دیکھ کر کافروں نے لڑائی سے پیچھے ہٹ جانے میں ہی عافیت سمجھی اور میدان چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔ اس جنگ میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی بہت بہادری دکھائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہما زخمیوں کو پانی پلاتی اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

غزوۂ اُحد کے نتائج: غزوۂ اُحد میں ستر مسلمان شہید ہوئے جب کہ کافروں کے بائیس (22) آدمی مارے گئے۔ اس جنگ سے مسلمانوں کو قیامت تک کے لیے یہ سبق حاصل ہو گیا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ہدایات کو فراموش کرنے اور نظم و ضبط کو چھوڑنے سے کتنا نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔ کیوں کہ اگر درّے پر مقرر لوگ درّہ نہ چھوڑتے تو مسلمان یہ جنگ بآسانی جیت جاتے اور جانی نقصان بھی نہ ہوتا۔ اس لڑائی میں منافقین کھل کر سامنے آ گئے اور ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصان ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا۔ غزوۂ اُحد مسلمانوں اور کافروں کے درمیان برپا ہونے والا اہم غزوہ ہے۔ یہ غزوہ اگرچہ فیصلہ کن تو نہ تھا، لیکن اس میں مسلمانوں کی تربیت کا سامان موجود تھا۔ اس جنگ نے ثابت کر دیا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ناقابلِ تلافی نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- غزوۂ اُحد میں مشرکین مکہ کا لشکر افراد پر مشتمل تھا:
(a) ایک ہزار (b) دو ہزار **(c) تین ہزار** (d) چار ہزار

2- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو مشرکین کی سازش سے آگاہ کیا:
(a) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (b) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے
(c) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے (d) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

3- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے:
(a) دو شوال المکرم کو (b) چار شوال المکرم کو
(c) چھے شوال المکرم کو (d) آٹھ شوال المکرم کو

4- منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے ساتھیوں کو لے کر جنگ سے الگ ہو گیا:
(a) ایک سو (b) دو سو **(c) تین سو** (d) چار سو

5- حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں درّے پر تیر اندازوں کا دستہ مقرر کیا:
(a) تیس (b) چالیس **(c) پچاس** (d) ساٹھ

6- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ زخمی ہوئے:
(a) غزوۂ بدر میں **(b) غزوۂ اُحد میں**
(c) غزوۂ خندق میں (d) غزوۂ تبوک میں

7- غزوۂ اُحد میں کافروں کے آدمی مارے گئے:
(a) دس (b) بیس **(c) بائیس** (d) تیس

8- غزوۂ اُحد میں کھل کر سامنے آ گئے:
(a) کفار **(b) منافقین** (c) یہودی (d) عیسائی

9- غزوۂ اُحد سے سبق ملتا ہے کہ جنگ جیتنے کے بعد چاہیے کہ: (Final Term 25)
(a) مالِ غنیمت جمع کریں **(b) دشمن سے محتاط رہیں**
(c) بے فکر ہو جائیں (d) جشن منائیں

10- غزوۂ اُحد میں تیر اندازوں کا اپنی جگہ چھوڑ جانے سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Final Term 25)
(a) خوش رہنے کا (b) فیصلہ بدلنے کا
(c) مرضی سے کام کرنے کا **(d) اطاعت امیر کا**

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی قیادت کس نے فرمائی؟
جواب: غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی قیادت رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی۔

(b) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے مہاجرین اور انصار صحابہ کو جمع کر کے کیا فیصلہ کیا؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے قریش سے مقابلے کے لیے مہاجرین اور انصار صحابہ کو جمع کیا اور فیصلہ کیا کہ یہ جنگ مدینہ منورہ سے باہر نکل کر لڑی جائے گی۔

(c) دونوں فوجیں کہاں آمنے سامنے ہوئیں؟
جواب: دونوں فوجیں جبل اُحد کے دامن میں آمنے سامنے ہوئیں۔

2-(a) تیر اندازوں کو کیا تاکید کی گئی؟
جواب: تیر اندازوں کو تاکید کی گئی کہ جب تک حکم نہ ملے اس جگہ کو نہ چھوڑنا۔

(b) کن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا؟
جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔

(c) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کس غزوہ میں شہید ہوئے؟
جواب: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔

3-(a) غزوۂ اُحد میں دلیری اور جان نثاری کا مظاہرہ کرنے پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب: غزوۂ اُحد میں دلیری اور جاں نثاری کا مظاہرہ کرنے پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ دن تو طلحہ کا ہے۔

(b) غزوۂ اُحد سے مسلمانوں کو کیا سبق حاصل ہوا؟
جواب: غزوۂ اُحد سے مسلمانوں کو قیامت تک کے لیے یہ سبق حاصل ہو گیا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ہدایات کو فراموش کرنے اور نظم و ضبط کو چھوڑنے سے کتنا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ کیوں کہ اگر درّے پر مقرر لوگ درّہ نہ چھوڑتے تو مسلمان یہ جنگ آسانی سے جیت جاتے اور جانی نقصان بھی نہ ہوتا۔

(ہ) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبّت و اطاعت

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ قیامت کے دن انسان ساتھ ہوگا:
(i) والدین کے (ii) جس سے محبت کرتا ہے
(iii) رشتہ داروں کے (iv) بہن بھائیوں کے

ب۔ اطاعت کا معنی ہے: (Final Term 25)
(i) حکم عدولی کرنا (ii) تحفہ دینا (iii) بات ماننا (iv) تقلید کرنا

ج۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی بات ماننا اور اس پر عمل کرنا علامت ہے:
(i) علم کی (ii) سخاوت کی (iii) آپ سے محبت کی (iv) شجاعت کی

د۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت دراصل اطاعت ہے:
(i) صالح لوگوں کی (ii) فرشتوں کی
(iii) انبیائے کرام علیہم السلام کی (iv) اللہ تعالیٰ کی

ہ۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کو قرار دیا ہے:
(i) صبر آزما (ii) بہترین نمونہ (iii) دائمی (iv) معجزہ

جوابات: (الف) جس سے محبت کرتا ہے (ب) بات ماننا (ج) آپ سے محبت کی (د) اللہ تعالیٰ کی (ہ) بہترین نمونہ

2- مختصر جواب دیں۔

الف۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کی کیا فضیلت ہے؟
جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت رکھنے کا صلہ جنت ہے۔

ب۔ اطاعتِ رسول خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اُس کے) رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو۔ (سورۃ النساء:59)

ج۔ اطاعتِ رسول خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے پوچھا "انکار کون کرے گا؟ یارسول اللہ! آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

د۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا اظہار کیسے کیا جا سکتا ہے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بات مان کر اور اس پر عمل کر کے آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔

ہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عظیم مقام و مرتبہ کی سب سے بڑی وجہ کیا تھی؟
جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے جو عظیم مقام عطا فرمایا، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ہر حکم پر لبیک کہتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے جو بات نکلتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً اس پر عمل شروع کر دیتے تھے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے محبت کے فضائل تحریر کریں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے محبت رکھنے کا صلہ جنت ہے۔ ایک آدمی نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے قیامت کے لیے بہت زیادہ روزے، نمازیں اور صدقے تو تیار نہیں کر رکھے، البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ سے محبت ضرور کرتا ہوں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

ترجمہ: تو انھی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ (صحیح بخاری:3688)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اسلام لانے کے بعد کسی اور چیز پر اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آپ خاتم النبیین ﷺ کے اس فرمان پر ہوئی۔ مجھے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول کریم خاتم النبیین ﷺ اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی محبت ہے، لہٰذا مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میں نے ان جیسے نیک کام نہیں کیے۔ (صحیح بخاری:3688)

ب۔ اطاعتِ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے کیا مراد ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔
جواب: اطاعت کا معنی ہے: بات ماننا، اطاعتِ رسول خاتم النبیین ﷺ سے مراد یہ ہے کہ انسان زندگی کے ہر معاملے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے

دین اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی کہی ہوئی بات کو حرف آخر سمجھے اور اسی پر عمل کرے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی بات ماننا اور اس پر عمل کرنا آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کی علامت ہے۔ جو شخص آپ خاتم النبیین ﷺ کے حکم پر عمل نہیں کرتا، وہ آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النساء، 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں فرماتے تھے آپ خاتم النبیین ﷺ وہی بات فرماتے تھے جو وحی کی جاتی تھی۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی بات مانے اور آپ کے لائے ہوئے دین پر عمل کرے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا "انکار کون کرے گا؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے جو عظیم مقام عطا فرمایا، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ صحابہ کرام نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ہر حکم پر لبیک کہتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے جو بات نکلتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فوراً اس پر عمل شروع کر دیتے تھے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے حکم کی اطاعت کریں۔

معروضی سوالات

ماڈل پیپرز کے لیے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حدیث پاک کی رو سے مومن کو سب سے زیادہ محبوب ہونے چاہیے: (First Term 23)
(a) والدین (b) اولاد
(c) رشتہ دار (d) ✔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

2- ایک آدمی نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا:
(a) مساوات کے بارے میں (b) احسان کے بارے میں
(c) عدل کے بارے میں (d) ✔ قیامت کے بارے میں

3- نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے فرمان پر عمل کرنا علامت ہے: (First Term 23)
(a) ✔ اطاعت کی (b) مساوات کی (c) اخوت کی (d) رواداری کی

4- جو شخص آپ خاتم النبیین ﷺ کے حکم پر عمل نہیں کرتا وہ دعویٰ نہیں کر سکتا:
(a) ✔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا (b) فرشتوں سے محبت کا
(c) حضرت آدم علیہ السلام سے محبت کا (d) لوگوں سے محبت کا

5- آپ خاتم النبیین ﷺ وہی بات بیان فرماتے تھے جو کی جاتی تھی:
(a) القا (b) تفویض (c) سپرد (d) ✔ وحی

6- فرمان نبوی خاتم النبیین ﷺ کے مطابق جنت میں جانے کا ذریعہ ہے: (First Term 23)
(a) نیک لوگوں سے محبت (b) ✔ اطاعت رسول خاتم النبیین ﷺ
(c) صوفیائے کرام رحمہم اللہ کی پیروی (d) اولیائے اللہ رحمہم اللہ کی خدمت

7- "اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ" کا ترجمہ ہے: (First Term 23)
(a) ✔ پس تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔
(b) تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ رہو
(c) محبت کرنے والے ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں
(d) نیک لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں

8- سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دی گئی ہے: (Final Term 23)
(a) ✔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت
(b) صحابہ رضی اللہ عنہم کی اطاعت
(c) اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی اطاعت (d) علماء کی اطاعت

ماڈل پیپرز کے لیے مختصر سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) محبت رسول خاتم النبیین ﷺ کے متعلق ایک حدیث مبارکہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

(b) قرآنی آیت کا ترجمہ لکھ کر وضاحت کریں کہ اطاعت رسول خاتم النبیین ﷺ ہی اصل میں اللہ کی اطاعت ہے۔ (First Term 23)

جواب: ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو۔

(c) اطاعت رسول خاتم النبیین ﷺ پر جامع نوٹ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: اطاعت کا معنی ہے بات ماننا۔ اطاعت رسول خاتم النبیین ﷺ سے مراد ہے کہ انسان زندگی کے ہر معاملے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے لائے ہوئے دین اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی کہی ہوئی بات کو حرف آخر سمجھے اور اسی پر عمل کرے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی بات ماننا اور اس پر عمل کرنا آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کی علامت ہے۔ جو شخص آپ خاتم النبیین ﷺ کے حکم پر عمل نہیں کرتا وہ آپ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ وہی بات بیان فرماتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی تھی۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

2-(a) آدمی کے قیامت کے بارے میں پوچھنے پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: ایک آدمی نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟

وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے قیامت کے لیے بہت زیادہ روزے، نمازیں اور صدقے تو تیار نہیں کر رکھے۔ البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ سے محبت ضرور کرتا ہوں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ترجمہ: تو انہی کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔

(b) نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی امت کو کیا حکم دیا؟

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی بات مانے اور آپ کے لائے ہوئے دین پر عمل کرے۔

(و) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بچوں کے ساتھ حسن سلوک

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ بچے کسی بھی قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں:
(i) ماضی کا (ii) حال کا (iii) مستقبل کا (iv) تینوں کا

ب۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے والد ہیں:
(i) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (ii) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
(iii) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ (iv) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

ج۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کی: (Final Term 23)
(i) پانچ سال (ii) دس سال (iii) پندرہ سال (iv) بیس سال

د۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے:
(i) غزوۂ بدر میں (ii) غزوۂ اُحد میں (iii) جنگ موتہ میں (iv) جنگ یمامہ میں

ہ۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی کا نام ہے:
(i) اُمامہ (ii) اُم کلثوم (iii) فاطمہ (iv) رقیہ

جوابات: (الف) مستقبل کا (ب) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
(ج) دس سال (د) جنگ موتہ میں (ہ) اُمامہ

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز کو مختصر کر دیا کرتے تھے۔

ب۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہار اپنی نواسی حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمایا۔

ج۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بیٹیوں سے بہت محبت کرتے تھے۔

د۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔

ہ۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نہ صرف بچوں سے بہت محبت فرماتے تھے بلکہ ان کی تربیت بھی فرماتے تھے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نومولود بچے پر کس طرح شفقت کا معاملہ فرماتے تھے؟

جواب: جب کوئی نومولود بچہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے، اسے گھٹی دیتے اور اس کے لیے برکت کی دعا فرماتے۔

ب۔ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی فضیلت میں ایک حدیث نبوی لکھیں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اُن لوگوں سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔" (جامع ترمذی: 3769)

ج۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ پر کس طرح شفقت فرماتے تھے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنا زیادہ وقت نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ گزارتے تھے۔ انھیں آپ خاتم النبیین ﷺ سے خوب توجہ اور محبت ملتی تھی۔ خاص طور پر ان کے والد کی شہادت کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ کی شفقت اور بھی بڑھ گئی تھی۔

د۔ بیٹیوں کی تربیت اور پرورش کی فضیلت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ جو شخص بیٹی سے محبت کرے گا اور اس کی اچھی تربیت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرے قریب رکھے گا۔

ہ۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے کسی دو کے نام لکھیں۔

جواب: (i) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (ii) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے ننھے نواسوں سے کس طرح محبت فرماتے تھے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ خاص طور پر اپنے ننھے نواسوں سے بہت محبت فرماتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر انھیں اپنے ساتھ رکھتے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی ضرورت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دروازے پر دستک دی، آپ خاتم النبیین ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس چادر کے نیچے کیا ہے۔ جب میں واپس جانے لگا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے چادر اُٹھائی، میں نے دیکھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اُٹھا رکھا تھا۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور اُن لوگوں سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔" (جامع ترمذی: 3769)

کئی بار ننھے نواسے نماز میں بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس ہوتے، ایک رات آپ خاتم النبیین ﷺ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ سجدے کے لیے سر جھکاتے تو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کمر مبارک پر چڑھ جاتے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ سجدے سے سر اُٹھاتے تو دونوں کو شفقت سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیتے۔ پھر جب دوبارہ سجدہ کرتے تو وہ دونوں پھر سے آپ کی کمر مبارک پر چڑھ جاتے۔ نماز کے دوران آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک سجدہ لمبا کر دیا۔ نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! نماز میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک سجدہ بہت لمبا کیا، ہم سمجھے شاید کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے یا پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"ایسی کوئی بات نہیں، بات دراصل یہ تھی کہ میرے بیٹے نے مجھے سواری بنا لیا تھا، میں نے اس کی خواہش پوری ہونے تک سجدے سے اُٹھنا پسند نہ کیا۔" (سنن نسائی: 1142)

ب۔ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ اپنی بیٹیوں سے کس طرح محبت کا اظہار فرماتے تھے؟

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ اپنی بیٹیوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ خاتم النبیین

ﷺ سے پہلے عرب کے لوگ بیٹی کی پیدائش کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ جو شخص بیٹی سے محبت کرے گا اور اس کی اچھی تربیت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرے قریب رکھے گا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی اُمامہ رضی اللہ عنہا سے آپ خاتم النبیین ﷺ بہت محبت فرماتے تھے، بعض اوقات آپ خاتم النبیین ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی ننھی نواسی آپ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک کندھوں پر سوار ہو جاتی۔

ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس ایک بہت خوب صورت ہار لایا گیا جس میں قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہار میں اپنے گھر والوں میں سے اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی اُمامہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور وہ ہار اُن کے گلے میں ڈال دیا۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال نہ رکھنے والی قوموں کا تاریک ہوتا ہے:
(a) ماضی (b) حال (c) مستقبل (d) تینوں

2- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا بچوں سے محبت و شفقت کا مقصد تھا: (First Term 23)
(a) دیکھ بھال کرنا (b) پرورش کرنا (c) تربیت کرنا (d) احسان کرنا

3- دورانِ نماز حضور خاتم النبیین ﷺ کے مبارک کندھوں پر سوار ہو جایا کرتی تھیں: (First Term 23)
(a) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (b) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا
(c) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (d) حضرت امامہ رضی اللہ عنہا

4- چھوٹے بچے ہماری جانب سے خصوصی طور پر مستحق ہوتے ہیں: (First Term 23)
(a) شفقت کے (b) عزت کے (c) انصاف کے (d) شہرت کے

5- حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں نومولود بچہ لایا جاتا ہے تو آپ دعا فرماتے: (Final Term 25)
(a) لمبی زندگی کی (b) معاشی وسعت کی
(c) خیر و برکت کی (d) شجاعت و بہادری کی

6- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نواسی جس سے آپ خاتم النبیین ﷺ بہت محبت فرماتے: (Final Term 25)
(a) حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا (b) حضرت زینب رضی اللہ عنہا
(c) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (d) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اپنے منہ بولے بیٹے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے محبت پر نوٹ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے ان کے حقیقی والد کا نام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بہت محبت فرماتے اور ان کی تربیت فرماتے تھے آپ خاتم النبیین ﷺ کی اسی تربیت کا نتیجہ تھا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اسلام کی لازوال خدمت انجام دی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے انھیں ایک ایسے لشکر کا امیر مقرر فرمایا تھا جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا اپنے نواسوں سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔ (First Term 23)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو سب ہی بچوں سے محبت تھی لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ خاص طور پر اپنے ننھے نواسوں سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اکثر انھیں اپنے ساتھ رکھتے۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے کسی ضرورت سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دروازے پر دستک دی، آپ خاتم النبیین ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس چادر کے نیچے کیا ہے۔ جب میں واپس جانے لگا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے چادر اٹھائی میں نے دیکھا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اٹھا رکھا تھا۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما اور ان لوگوں سے بھی محبت فرما جو ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں"۔

(c) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے اندازِ محبت کا ایک واقعہ لکھیں۔ (First Term 23)

جواب: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ بہت محبت فرماتے تھے۔ بعض اوقات آپ خاتم النبیین ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک کندھوں پر سوار ہو جاتی۔ ایک مرتبہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے پاس ایک بہت خوب صورت ہار لایا گیا جس میں قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہار میں اپنے گھر والوں میں سے اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور وہ ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔

2-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بچوں سے کس طرح محبت فرماتے تھے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ بچوں کو خود سلام کرتے تھے۔ اگر آپ خاتم النبیین ﷺ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز کو مختصر کر دیا کرتے تھے۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نواسوں کے نام لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نواسوں کے نام حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔

(ز) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ایفائے عہد

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ انسان کا کسی سے کوئی وعدہ یا معاہدہ پورا کرنا کہلاتا ہے:
(i) ایفائے عہد (ii) صلہ رحمی (iii) کفایت شعاری (iv) عدل و احسان

ب۔ وعدہ پورا کرنا نشانی ہے:
(i) عالم کی (ii) قاضی کی (iii) کامل مسلمان کی (iv) منافق کی

ج۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق وعدہ خلافی کرنا نشانی ہے: (Final Term 25)
(i) مسلمان کی (ii) منافق کی (iii) یہودی کی (iv) مشرک کی

د۔ غزوۂ بدر کے موقع پر مشرکین مکہ نے گرفتار کر لیا تھا:
(i) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (ii) حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو
(iii) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو (iv) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو

ہ۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے وعدہ پورا کرنے کے حوالے سے آدمی کا انتظار کیا:
(i) دو دن تک (ii) تین دن تک (iii) چار دن تک (iv) پانچ دن تک

جوابات (الف) ایفائے عہد (ب) کامل مسلمان کی (ج) منافق کی (د) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو (ہ) تین دن

2- خالی جگہ پُر کریں:

الف۔ وعدہ پورا کرنا ہمارے دین کا حکم ہے۔
ب۔ "جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔"
ج۔ سہیل بن عمرو کے بیٹے کا نام حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ تھا۔
د۔ وعدہ پورا کرنے والا تاجر کبھی گھاٹے کا شکار نہیں ہوتا۔
ہ۔ وعدہ پورا کرنے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

3- مختصر جواب دیں:

الف۔ وعدہ پورا کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسان اگر کسی سے کوئی وعدہ یا معاہدہ کرے تو اسے پورا کرے۔ اپنی ذمہ داری نبھانا بھی ایفائے عہد کا حصہ ہے۔

ب۔ وعدے پورا کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: وعدے پورا کرنے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگ اس پر اعتماد کرنے لگتے ہیں۔

ج۔ وعدے پورا کرنے کی اہمیت پر ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (سورۃ بنی اسرائیل: 34)

د۔ وعدے پورا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے وعدہ پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:
"جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔" (مسند احمد: 5140)

ہ۔ منافق کی تین نشانیاں کون سی ہیں؟

جواب: "منافق کی تین نشانیاں یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔" (صحیح بخاری: 6095)

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ ایفائے عہد کے معنی اور اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: ایفائے عہد کا معنی ہے وعدہ پورا کرنا، یعنی انسان اگر کسی سے کوئی وعدہ یا معاہدہ کرے تو اسے پورا کرے۔ اپنی ذمہ داری نبھانا بھی ایفائے عہد کا حصہ ہے۔ وعدہ پورا کرنا ہمارے دین کا حکم ہے۔ ایک انسان اس وقت تک کامل مسلمان نہیں بن سکتا جب تک وہ دوسروں سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وعدہ پورا کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔" (سورۃ بنی اسرائیل: 34)

ایک اور جگہ فرمایا:
"اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔" (سورۃ المائدۃ: 01)

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے وعدہ پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:
"جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔" (مسند احمد: 5140)

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے وعدہ خلافی کرنے کو منافق کی نشانی قرار دیا اور فرمایا:
"منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔" (صحیح بخاری: 6095)

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اعلانِ نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا کسی شخص کے ساتھ معاملہ ہوا اور آپس میں یہ طے ہوا کہ فلاں جگہ پر کل ملاقات کریں گے۔ دن، جگہ اور وقت سب طے ہو گیا۔ جب وقتِ مقررہ آیا تو نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ اس جگہ پر پہنچ گئے۔ مگر وہ شخص جس سے وعدہ کیا ہوا تھا، وہ اس جگہ نہیں آیا، انتظار کرتے ہوئے کئی گھنٹے گزر گئے، مگر وہ شخص نہیں آیا۔ روایات میں آتا ہے کہ تین دن تک مسلسل نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اس شخص کا انتظار کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صرف ضرورت کے لیے گھر جاتے اور دوبارہ واپس اُسی جگہ آ جاتے۔ تین دن بعد جب وہ صاحب آئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے صرف اتنا کہا کہ تم نے وعدے پر نہ آ کر مجھے تکلیف پہنچائی۔

ب۔ سیرتِ طیبہ سے ایفائے عہد کی مثالیں بیان کیجیے۔

جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے کبھی کسی کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کی، خواہ وہ آپ کا کھلا دشمن ہی ہو۔ غزوۂ بدر کے موقع پر مشرکین مکہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا اور پھر اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ غزوۂ بدر میں ہمارے خلاف شریک نہیں ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آزاد ہونے کے لیے یہ وعدہ کر لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات ہوئی، سارا واقعہ سنایا پھر انھوں نے غزوۂ بدر میں ساتھ چلنے کا ارادہ بھی ظاہر کیا۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے انھیں منع کر دیا کیوں کہ وہ مشرکین کے ساتھ وعدہ کر آئے تھے کہ شریک نہیں ہوں گے۔ (الاصابۃ، ج 1 ص 316)

حدیبیہ کے معاہدے میں کافروں نے ایک شرط یہ بھی رکھی تھی کہ اگر مکہ مکرمہ کا کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اسے واپس مکہ مکرمہ بھیجیں اور اگر کوئی شخص مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ آئے گا تو قریش کے ذمہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ اسے واپس مدینہ منورہ بھیجیں۔ یہ شرط بھی مسلمانوں کے لیے بہت تکلیف دہ تھی اور اس کی وجہ سے وہ یہ چاہتے تھے کہ ان شرائط کو قبول کرنے کے بجائے ان کافروں سے ابھی ایک فیصلہ کن معرکہ ہو جائے۔

ابھی یہ معاہدہ حدیبیہ لکھا جا رہا تھا کہ قریش مکہ کے نمائندہ سہیل بن عمرو کے اپنے بیٹے حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ جو مسلمان ہو چکے تھے، کسی طرح قریش کی قید سے نکل کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ سہیل بن عمرو نے انھیں دیکھ کر کہا: یہ پہلا شخص ہے جسے مسلمان واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تو معاہدے پر دستخط بھی نہیں ہوئے۔ سہیل بن عمرو نے کہا: اگر اسے واپس نہ کیا گیا تو میں معاہدہ کیے بغیر واپس چلا جاؤں گا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر حال میں یہ معاہدہ کرنا چاہتے تھے، اس لیے آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
"دیکھو! اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کوئی اور راستہ نکال دے گا، صبر کرو اور اس آزمائش کو باعثِ اَجر و ثواب سمجھو۔ ہم نے قریش سے معاہدہ کر لیا ہے، اب ہم اپنے وعدے کو توڑ نہیں سکتے۔" (صحیح بخاری: 2529)

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 ایفائے عہد کا معنی ہے:
(a) وعدہ پورا کرنا (b) بات ماننا (c) وعدہ خلافی کرنا (d) سچ بولنا

-2 منافق کی نشانیاں ہیں:
(a) دو **(b)** تین (c) چار (d) پانچ

-3 حضرت حذیفہ ؓ کو گرفتار کرلیا:
(a) مشرکین مکہ نے (b) منافقین نے (c) اہلِ حبشہ نے (d) اہلِ مصر نے

-4 وعدہ پورا کرنے والا کبھی گھاٹے کا شکار نہیں ہوتا:
(a) تاجر (b) مزدور (c) ڈاکٹر (d) معمار

-5 انسان کو سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے:
(a) کام (b) فیصلہ **(c)** وعدہ (d) معاہدہ

-6 ہمیں وعدے کی پابندی کو اپنا بنانا چاہیے:
(a) راستہ (b) شغل (c) طریقہ **(d)** شعار

-7 وعدے کی پابندی کرنا سنت اور حکم ہے:
(a) حضرت آدم ؑ کی (b) حضرت ادریس ؑ کی
(c) حضرت ابراہیم ؑ کی **(d)** نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی

-8 لوگوں میں ہماری عزت بڑھے گی:
(a) وعدہ پورا کرنے سے (b) کفایت شعاری کرنے سے
(c) عدل وانصاف کرنے سے (d) ہر بات لکھنے سے

-9 حضرت حذیفہ ؓ کا غزوہ بدر میں شرکت نہ کرنے کا سبب تھا: (Final Term 25)
(a) سفر کی دشواری (b) صحت کی خرابی
(c) گھریلو مجبوری **(d)** وعدے کی پابندی

-10 حدیث مبارک میں وعدہ کی پاسداری کو قرار دیا گیا ہے: (Final Term 25)
(a) بہادری (b) رواداری (c) عقلمندی **(d)** دین داری

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) اپنی ذمہ داری نبھانا کس چیز کا حصہ ہے؟
جواب: اپنی ذمہ داری نبھانا ایفائے عہد کا حصہ ہے۔

(b) قرآن مجید میں ایمان والوں کو کیا پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟
جواب: قرآن مجید میں ایمان والوں کو اپنے عہد پورے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(c) تین دن بعد شخص کے واپس آنے پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟
جواب: تین دن بعد شخص کے واپس آنے پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے صرف اتنا کہا کہ تم نے وعدے پر نہ آ کر مجھے تکلیف پہنچائی۔

2-(a) مشرکین مکہ نے حضرت حذیفہ ؓ کو کس شرط پر آزاد کیا؟
جواب: مشرکین مکہ نے حضرت حذیفہ ؓ کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ غزوۂ بدر میں ہمارے خلاف شریک نہیں ہوں گے۔ حضرت حذیفہ ؓ نے وعدہ کرلیا۔

(b) حدیبیہ کے معاہدے میں کافروں نے کیا شرط رکھی؟ (Final Term 25)
جواب: حدیبیہ کے معاہدے میں کافروں نے یہ شرط رکھی کہ اگر مکہ مکرمہ کا کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اسے واپس مکہ مکرمہ بھیجیں اور اگر کوئی شخص مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ آئے گا تو قریش کے ذمہ یہ نہیں ہوگا کہ وہ اسے واپس مدینہ منورہ بھیجیں۔

(c) حدیبیہ کے معاہدے میں قریش مکہ کے نمائندہ کون تھے؟
جواب: حدیبیہ کے معاہدے میں سہیل بن عمرو قریش مکہ کے نمائندہ تھے۔

3-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابوجندل ؓ سے کیا فرمایا؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت ابوجندل ؓ سے فرمایا:
"دیکھو! اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کوئی اور راستہ نکال دے گا، صبر کرو اور اس آزمائش کو باعثِ اَجر وثواب سمجھو۔ ہم نے قریش سے معاہدہ کرلیا ہے، اب ہم اپنے وعدے کو توڑ نہیں سکتے"۔ (صحیح بخاری: 2529)

(b) اس سبق سے ہم نے کیا سیکھا ہے؟
جواب: اس سبق سے ہم نے یہ سیکھا ہے کہ ہمیں وعدے کی پابندی کو اپنا شعار بنانا چاہیے، یہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت اور حکم ہے۔ اس پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوگا اور لوگوں میں بھی ہماری عزت بڑھے گی۔

4-(a) ایفائے عہد کا معنی ومفہوم اور وعدہ پورا کرنے کے دو فوائد لکھیں۔ (Final Term 25)
جواب: ایفائے عہد کا معنی ہے وعدہ پورا کرنا
(i) وعدہ پورا کرنے سے انسان کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔
(ii) وعدہ پورا کرنے سے لوگ اعتماد کرنے لگتے ہیں۔

(b) وعدہ پورا کرنے کے حوالے سے ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟ (Final Term 25)
جواب: ☆ ہمیں وعدہ کی پابندی کا خیال رکھنا چاہیے۔
☆ انسان جب بھی وعدہ کرے تو سوچ سمجھ کر کرے۔
☆ اگر وہ وعدہ پورا نہ کرسکتا ہو تو کبھی وعدہ نہ کرے۔
☆ ہمیشہ وعدہ کی پابندی کو اپنا شعار بنائے۔
☆ وعدہ کو پورا کرنا ہمارے نبی رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سنت اور حکم ہے۔

باب چہارم

اَخلاق وآداب

(الف) مشاورت کی اہمیت

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ دوسروں کی رائے لینا کہلاتا ہے:
(i) ایفائے عہد (ii) رحم دلی (iii) کفایت شعاری (iv) مشاورت

ب۔ قرآن مجید میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کو مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا:
(i) فرشتوں سے (ii) اہلِ طائف سے
(iii) صحابہ کرام ؓ سے (iv) انصار سے

ج۔ مشورہ کرنے والے کو سامنا نہیں کرنا پڑتا:
(i) ندامت کا (ii) غریبی کا (iii) اسیری کا (iv) بیماری کا

د۔ غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ دینے والے صحابی ہیں:
(i) حضرت عمر فاروق ؓ (ii) حضرت بلال حبشی ؓ
(iii) حضرت سلمان فارسی ؓ (iv) حضرت عثمان غنی ؓ

ہ۔ خلفائے راشدین ؓ اہم اُمور میں فیصلہ کرتے تھے:
(i) مجلس مشاورت کی رائے سے (ii) اَنصار کی رائے سے
(iii) نوجوانوں کی رائے سے (iv) اپنی بصیرت سے

جوابات: (الف) مشاورت (ب) صحابہ کرام ؓ سے (ج) ندامت کا (د) حضرت سلمان فارسی ؓ (ہ) مجلسِ مشاورت کی رائے سے

-2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ اسلام مسلمانوں کو تمام معاملات میں <u>مشورہ</u> کرنے کا حکم دیتا ہے۔
ب۔ حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ نے جان بوجھ کر غلط مشورہ دینے کو <u>خیانت</u> قرار دیا ہے۔
ج۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ <u>حضرت اُم سلمہ ؓ</u> سے مشورہ لیا تھا۔
د۔ مشورہ کرنے سے انسان فیصلہ کرنے میں <u>غلطی</u> سے بچ جاتا ہے۔
ہ۔ مشورہ کرنے سے کاموں میں <u>برکت</u> آجاتی ہے۔

-3 مختصر جواب دیں:

الف۔ مشاورت کا کیا معنی ہے؟
جواب: مشاورت کا معنی ہے: دوسروں کی رائے لینا۔

ب۔ مشاورت کی اہمیت پر ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔ (سورۃ الشوریٰ: 38)

ج۔ مشاورت کی اہمیت پر ایک حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"مشورہ کرنے والا نادم نہیں ہوتا۔ (المعجم الاوسط: 6627)

د۔ مشورہ کس سے کرنا چاہیے؟
جواب: اپنے والدین اور اساتذہ کرام سے مشورہ کرنا چاہیے۔

ہ۔ مشاورت کے کوئی سے دو فوائد تحریر کیجیے۔
جواب: (i) مشاورت سے بہت سی ایسی چیزیں معلوم ہوجاتی ہیں جو پہلے علم میں نہیں ہوتیں۔
(ii) مشاورت کرنے سے فیصلہ کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

-4 تفصیلی جواب دیں:

الف۔ قرآن وسنت کی روشنی میں مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔
جواب: اسلام مسلمانوں کو تمام معاملات میں مشورہ کرنے کا حکم دیتا ہے، تاکہ بعد میں ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو صحابہ کرام ؓ کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (سورۃ آلِ عمران: 159)

ترجمہ: اور (ضروری) معاملات میں ان سے مشورہ کیجیے۔

مشورے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم میں "شوریٰ" نام کی ایک سورت ہے۔ اس سورت میں ایمان والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ أَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (سورۃ الشوریٰ: 38)

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں۔

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"مشورہ کرنے والا نادم نہیں ہوتا۔ (المعجم الاوسط: 6627)

جس شخص سے مشورہ لیا جائے اسے مشورہ امانت سمجھ کر دینا چاہیے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔ (سنن ابی داؤد: 5128)

حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ نے جان بوجھ کر غلط مشورہ دینے کو خیانت قرار دیا ہے۔ (سنن ابی داؤد: 3657)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تمام معاملات میں اپنے صحابہ کرام ؓ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے مدینہ منورہ کی حفاظت کے اسباب کے لیے اپنے صحابہ کرام ؓ سے مشورہ لیا تو حضرت سلمان فارسی ؓ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا، کیوں کہ ان کے علاقے میں حفاظت کے لیے خندقیں کھودی جاتی تھیں۔ آپ نے ان کے مشورے کو پسند فرمایا، اس پر عمل کیا اور اس حکمتِ عملی کی وجہ سے غزوۂ خندق میں کافروں کو عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوۂ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عمر فاروق ؓ سے مشورہ کیا تھا۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ ؓ سے مشورہ فرمایا تھا۔

خلفائے راشدین ؓ امتِ مسلمہ کے فیصلے تن تنہا نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ کسی بھی اہم معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے مجلسِ مشاورت منعقد کی جاتی تھی۔ سب کی رائے لی جاتی تھی اور پھر کسی کام کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروق ؓ کو کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تو آپ نوجوانوں کو بلاتے اور ان کی عقل وسمجھ کی تیزی کو اختیار کرتے ہوئے ان سے مشورہ لیتے۔

ب۔ مشاورت کے فوائد تحریر کیجیے۔
جواب: مشورے سے اپنے کام کرنے والے شخص کو درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں
(1) انسان فیصلہ کرنے میں غلطی سے بچ جاتا ہے۔
(2) بہت سی ایسی چیزیں معلوم ہوجاتی ہیں جو پہلے علم میں نہیں ہوتیں۔
(3) فیصلہ کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔
(4) انسان پچھتاوے سے بچ جاتا ہے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 مشورہ کرنا انسان کو بچاتا ہے: (Second Term 23)
(a) ندامت سے (b) غربت سے (c) ظلم سے (d) بیماری سے

-2 اگر ہم کسی بڑے کے مشورے کو نظرانداز کردیں گے، ممکن ہے کہ ہم مبتلا ہوجائیں: (Second Term 23)
(a) نقصان میں (b) بےچینی میں (c) بےحسی میں (d) پریشانی میں

-3 ہمیں چاہیے کہ اہم امور میں دوسروں سے مشورہ کریں تاکہ ہم بچ سکیں: (Second Term 23)
(a) پچھتاوے سے (b) منافقت سے (c) تکبر سے (d) حسد سے

-4 روزمرہ زندگی کے معاملات میں آسانی ہوجاتی ہے: (Second Term 23)
(a) مشاورت سے (b) نفرت سے (c) سفر سے (d) حضر سے

-5 ہمیں چاہیے کہ اپنے تعلیمی کیریئر کا انتخاب کرتے وقت مشورہ کریں: (Second Term 23)
(a) ڈاکٹروں سے (b) وکیلوں سے **(c)** اساتذہ سے (d) رشتے داروں سے

-6 حدیثِ مبارک کی رو سے انسان کو ندامت سے بچانے والا عمل ہے: (Second Term 23)
(a) مشورہ کرنا (b) تجارت کرنا (c) نصیحت کرنا (d) فیصلہ کرنا

7- سورۃ الشوریٰ کے مطابق مومنین اپنے معاملات طے کرتے ہیں: (Second Term 23) (Final Term 25)
(a) اچھے اخلاق سے (b) آپس کے مشورے سے
(c) ذاتی رائے سے (d) بزرگوں کے اقوال سے

8- اگر کوئی آپ سے مشورہ مانگے تو آپ اسے: (Second Term 23) (Final Term 25)
(a) نظرانداز کریں (b) غور کریں
(c) مخلصانہ مشورہ دیں (d) خاموشی اختیار کرلیں

9- مسلمانوں کے معاملات مشورے سے طے ہوتے ہیں اس میں ہمارے لیے سبق ہے: (Final Term 25)
(a) دیانت کا (b) مشاورت کا (c) امانت کا (d) سخاوت کا

10- بطور گروپ لیڈر، اہم معاملات میں ہمیں چاہیے: (Final Term 25)
(a) خاموش رہنا (b) مشورہ کرنا (c) خوش رہنا (d) صبر کرنا

11- ندامت سے بچنے کے لیے ہمیں چاہیے: (Final Term 25)
(a) جلد بازی کرنا (b) نظرانداز کرنا (c) مشورہ کرنا (d) لاپروائی کرنا

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) مشاورت کا مفہوم لکھیں۔ (Second Term 23) (Final Term 25)

جواب: مشاورت کا معنی ہے: دوسروں کی رائے لینا، اسلام مسلمانوں کو تمام معاملات میں مشورہ کرنے کا حکم دیتا ہے، تاکہ بعد میں ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ رسول خاتم النبیین ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

(b) مشاورت کی اہمیت قرآن حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔ (Second Term 23) (Final Term 25)

جواب: مشورے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم میں "شوریٰ" نام کی ایک سورت ہے۔ اس سورت میں ایمان والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

حضور اکرم رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: مشورہ کرنے والا نادم نہیں ہوتا۔ (معجم الاوسط: 6627)

جس شخص سے مشورہ لیا جائے اسے مشورہ امانت سمجھ کر دینا چاہیے۔ آپ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔ (سنن ابی داؤد)

(c) مشاورت سے کام کرنے کے چار معاشرتی فوائد تحریر کریں۔ (Second Term 23) (Final Term 25)

جواب: مشورے سے کام کرنے والے کو درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:
i- انسان فیصلہ کرنے میں غلطی سے بچ جاتا ہے۔
ii- بہت سی ایسی چیزیں معلوم ہو جاتی ہیں جو پہلے علم میں نہیں ہوتیں۔
iii- فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔
iv- انسان پچھتاوے سے بچ جاتا ہے۔

2-(a) خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم امتِ مسلمہ کے فیصلے کیسے کرتے تھے؟

جواب: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم امتِ مسلمہ کے فیصلے تن تنہا نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ کسی بھی اہم معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے مجلس مشاورت منعقد کی جاتی تھی، سب کی رائے لی جاتی تھی اور پھر کسی کام کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔

(b) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کن سے مشورہ کرتے؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تو آپ رضی اللہ عنہ نوجوانوں کو بلاتے اور ان کی عقل و سمجھ کی تیزی کو اختیار کرتے ہوئے ان سے مشورہ لیتے۔

(ب) صبر و تحمل

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے صبر کو قرار دیا:
(i) چاشنی (ii) روشنی (iii) دولت (iv) عزت

ب۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی صفات میں بطور خاص ذکر کیا گیا ہے:
(i) مال داری کو (ii) تجارت کو (iii) حکومت کو (iv) صبر کو

ج۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کے صبر کی سب سے روشن مثال ہے:
(i) غزوۂ بدر (ii) واقعہ طائف (iii) ہجرت مدینہ (iv) غزوۂ احزاب

د۔ مومن کو نعمت ملے تو کرتا ہے:
(i) صبر (ii) شکر (iii) فکر (iv) ذکر

ہ۔ پتھر مار کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو زخمی کیا گیا:
(i) سفر طائف کے موقع پر (ii) غزوۂ اُحد کے موقع پر
(iii) غزوۂ بدر کے موقع پر (iv) غزوۂ تبوک کے موقع پر

جوابات: (الف) روشنی (ب) صبر کو (ج) واقعہ طائف
(د) شکر (ہ) سفر طائف کے موقع پر

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ تکالیف پر ثابت قدم رہنا صبر کہلاتا ہے۔
ب۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سارے خاندان کو گھاٹی میں محصور کر دیا گیا۔
ج۔ ہر بات کو خیر بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔
د۔ "بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"
ہ۔ دیہاتی کے رویے کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صبر سے برداشت کیا۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ صبر و تحمل کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: صبر کے لغوی معنی روکنے کے ہیں اور تحمل کے معنی اٹھانے اور برداشت کرنے کے ہیں۔

ب۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کے صبر و تحمل کی ایک مثال دیں۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، اس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے موٹے کناروں والی ایک چادر زیب تن فرما رکھی تھی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی گردن مبارک پر اس کے نشان پڑ گئے۔ پھر وہ دیہاتی کہنے لگا "جو مال اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دو" اُس کی اس حرکت پر آپ خاتم النبیین ﷺ مسکرا دیے اور اسے اس کی ضرورت کے مطابق مال عطا فرمایا۔

ج۔ صبر و تحمل سے متعلق ایک حدیث نبوی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
مجھے مومن کے حال پر تعجب ہوا کہ اس کے لیے تو ہر حال میں خیر ہے۔ یہ بات مومن

کے سوا کسی کو حاصل نہیں، کیوں کہ اگر اسے کوئی خوشی اور نعمت ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، یہ شکر ادا کرنا اس کے لیے خیر ہے۔ اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہو تو وہ صبر کرتا ہے، یہ صبر اس کے لیے خیر کا باعث ہے۔ (صحیح مسلم: 5318)

د۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ تکالیف کسے پہنچائی گئیں؟

جواب: تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ تکالیف نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو پہنچائی گئیں۔

ہ۔ اہلِ طائف کے ظلم و ستم پر پہاڑوں کے فرشتے نے حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ سے کیا عرض کیا؟

جواب: پہاڑوں کے فرشتے نے آکر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو سلام کیا اور کہا: "میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں طائف کے دونوں پہاڑوں کو ملا دیتا ہوں اور ان لوگوں کو ختم کر دیتا ہوں۔"

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں صبر و تحمل پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی پاک خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، اس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے موٹے کناروں والی ایک چادر زیب تن فرما رکھی تھی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی گردن مبارک پر اس کے نشان پڑ گئے۔ پھر وہ دیہاتی کہنے لگا "جو مال اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دو" اس کی اس حرکت پر آپ خاتم النبیین ﷺ مسکرا دیے اور اسے اس کی ضرورت کے مطابق مال عطا فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا: آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی میں غزوۂ اُحد سے بھی زیادہ مشکل دن کوئی آیا ہے؟" نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "ہاں! وہ دن جب میں طائف کے رہنے والوں کو اسلام کی دعوت دینے گیا تھا، ان لوگوں نے میری بات کی طرف توجہ نہ دی اور مجھے ستایا۔"

طائف کے سفر کے موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے پاس آئے اور کہا: "اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے، آپ اسے جو حکم دیں گے یہ پورا کرے گا۔" پھر پہاڑوں کے فرشتے نے آکر نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو سلام کیا اور کہا: میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں طائف کے دونوں پہاڑوں کو ملا دیتا ہوں اور ان لوگوں کو ختم کر دیتا ہوں"۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے طائف والوں پر مہربانی فرماتے ہوئے کہا: "نہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اسی کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے"۔ (صحیح مسلم، حدیث 1795)

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے زندگی میں سخت تکلیفیں اٹھائیں۔ نبوّت کا اعلان فرمایا تو اپنا ہی شہر دشمن بن گیا، آپ خاتم النبیین ﷺ نے دباؤ قبول نہ کیا تو پورے خاندان کے ساتھ آپ کو گھاٹی میں محصور کر دیا گیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھی چمڑا ابال کر کھانے پر مجبور ہو گئے۔ طائف گئے تو لوگوں نے اتنے پتھر مارے کہ جوتے خون سے بھر گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دشمنوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی پیشانی تک زخمی کر دی۔ لوگ آپ خاتم النبیین ﷺ کو شہید کرنے کے منصوبے بناتے تھے، آپ نے ہجرت کا غم بھی اٹھایا، آپ خاتم النبیین ﷺ کی صاحب زادی کو شہید کر دیا گیا، اولادِ نرینہ ملی اور اللہ نے واپس لے لی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے دوست اور چچا کا ایسا جسدِ خاکی دیکھنا پڑا، جس کا سینہ چاک تھا اور دشمن کلیجہ نکال کر لے گئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹوں اور قریبی ساتھیوں کو قبر میں اتارا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے۔ آپ نے صحراؤں میں پیدل سفر بھی کیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے بیماری بھی دیکھی، بے وطنی اور عسرت بھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان تمام مصائب اور غموں کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت فرمایا اور ایک دن ایسا آیا کہ اسلام کا تعارف دنیا کے ہر خطے میں پہنچ گیا۔

ب۔ صبر کے فوائد اور بے صبری کے نقصانات بیان کریں۔

جواب: صبر کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ صبر کرنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے۔ صبر کرنے والا انسان تکلیف میں بہت سی نیکیاں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اس نعمت کا بہترین بدل عطا فرماتے ہیں جو اس نے کھودی ہے۔ صبر کرنے والا انسان نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا۔ جو لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں، ہر وقت اپنے حالات کا گلہ کرتے رہتے ہیں وہ بہت سی بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتے ہیں اور لوگ بھی انھیں پسند نہیں کرتے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- قرآن مجید نے بڑی اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے:
(a) صبر کو (b) تحمل کو (c) شکر کو (d) فکر کو

2- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سفر طائف کے دوران تکلیف برداشت کرنے سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Second Term 23)
(a) ایثار و قربانی کا (b) صبر و تحمل کا (c) ایفائے عہد کا (d) امانت داری کا

3- حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کو ان کے بیٹے کی وفات پر تسلی دی:
(a) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے
(b) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے
(c) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے (d) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے

4- حدیث نبوی ﷺ کے مطابق صبر ہے: (Second Term 23)
(a) رفعت (b) روشنی (c) کامیابی (d) عزت

5- تحمل کا معنی ہے: (Final Term 25)
(a) مشورہ کرنا (b) برداشت کرنا
(c) برخاست کرنا (d) درخواست کرنا

6- "اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ" کا ترجمہ ہے: (Final Term 25)
(a) صبر روشنی ہے (b) صبر نعمت ہے (c) صبر علم ہے (d) صبر زندگی ہے

7- آنکھیں دُکھنے پر جنت کی بشارت ملی: (Final Term 25)
(a) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو (b) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو
(c) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (d) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) صبر و تحمل سے کیا مراد ہے؟ صبر کے بارے میں کوئی ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: صبر و تحمل سے مراد کسی کام کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرنا اور ہر طرح کی تکلیف اٹھا کر فرض کو ادا کرنا ہے۔ صبر کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: تو آپ خاتم النبیین ﷺ اُن کی باتوں پر صبر کیجیے"۔

(b) صبر و تحمل کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے کوئی ایک مثال تحریر کریں۔ (Second Term 23)

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندگی کے تمام معاملات میں صبر و تحمل سے کام لیتے تھے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری آنکھیں دُکھ گئیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری آنکھیں یوں ہی دُکھتی رہیں اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو تمھیں اس کے بدلے میں جنت ملے گی''۔

(c) سیرت رسول خاتم النبیین ﷺ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کس طرح صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے؟ (Second Term 23)

جواب: اسوۂ رسول خاتم النبیین ﷺ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ دین کے معاملے میں بڑی سے بڑی آزمائش پر ثابت قدمی اختیار کریں۔ کوئی بیماری آ جائے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ شکایت نہ کریں اور تبلیغ دین کی خاطر ہر طرح کی تکلیف اُٹھا کر اس فرض کو ادا کریں۔

2۔(a) صبر و تحمل کے لغوی معنی بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: صبر کے لغوی معنی روکنے کے ہیں اور تحمل کے معنی اُٹھانے اور برداشت کرنے کے ہیں۔

(b) صبر و تحمل کے بارے میں اسوۂ حسنہ سے کوئی ایک مثال تحریر کریں۔ (Second Term 23)

جواب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس وقت آپ نے موٹے کناروں والی ایک چادر زیب تن فرما رکھی تھی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی چادر کو اس زور سے کھینچا کہ گردن مبارک پر اس کے نشان پڑ گئے۔ پھر وہ دیہاتی کہنے لگا: جو مال اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دو۔ اس کی اس حرکت پر آپ خاتم النبیین ﷺ مسکرا دیے اور اسے اس ضرورت کے مطابق مال عطا فرمایا۔

(c) دنیا و آخرت میں صبر و تحمل سے حاصل ہونے والے کوئی سے پانچ فوائد لکھیں۔ (Second Term 23)

جواب: صبر کے فوائد:
(i) ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔
(ii) صبر کرنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سنت ہے۔
(iii) صبر کرنے والا انسان تکلیف میں بہت سی نیکیاں حاصل کرنے والا بن جاتا ہے۔
(iv) جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس نعمت کا بہترین بدل عطا فرماتے ہیں جو اس نے کھودی ہے۔
(v) صبر کرنے والا انسان نفسیاتی اور جسمانی بیماریوں کا شکار نہیں ہوتا۔

(ج) اسلامی آدابِ زندگی

(راستے، سفر اور عوامی مقامات کے استعمال)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ مسافر کو راستہ بتانے پر ثواب ملتا ہے:
(i) صدقہ کا (ii) حج کا (iii) روزہ کا (iv) نفل کا

ب۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے پڑھنا چاہیے:
(i) سُبْحَانَ اللّٰهِ (ii) اَللّٰهُ اَكْبَرُ
(iii) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (iv) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ج۔ حدیثِ نبوی خاتم النبیین ﷺ کے مطابق ایمان کا سب سے افضل شعبہ ہے:
(i) حیا (ii) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(iii) طہارت (iv) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

د۔ نیچے کی طرف اترتے ہوئے پڑھنا چاہیے:
(i) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ii) سُبْحَانَ اللّٰهِ (iii) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (iv) اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ہ۔ راستہ میں چلنے کا ایک ادب ہے:
(i) دوڑ کر چلنا (ii) آہستہ چلنا
(iii) نگاہوں کو جھکا کر چلنا (iv) لوگوں سے آگے آگے چلنا

جوابات (الف) صدقہ کا (ب) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ج) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (د) سُبْحَانَ اللّٰهِ (ہ) نگاہوں کو جھکا کر چلنا

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ایک <u>مسلمان</u> کی پہچان ہے کہ وہ دوسروں کے لیے راحت اور آسانی کا ذریعہ بنتا ہے۔
ب۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ راستے سے <u>تکلیف دہ</u> چیز کو ہٹا دیتا ہے۔
ج۔ انسان کے ہر جوڑ کی سلامتی پر <u>صدقہ</u> واجب ہے۔
د۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر اور اس سے <u>مدد</u> طلب کر کے گھر سے نکلنا چاہیے۔
ہ۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہر ملنے والے کو <u>سلام</u> کرتے تھے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ راستوں اور عوامی مقامات کے بارے میں شریعت کی تعلیم کیا ہے؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے راستوں کو خراب کرنے اور آنے جانے والوں کے لیے مشکل بنانے سے سختی سے منع فرمایا۔

ب۔ راستوں کے حق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹا دیکھا اور اسے راستے سے ہٹا دیا، پس اس فعل پر اللہ نے اس کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا۔'' (صحیح بخاری 2472)

ج۔ سڑک عبور کرتے ہوئے کس اُصول کا خیال رکھنا چاہیے؟
جواب: سڑک عبور کرتے ہوئے دائیں اور بائیں دیکھنا چاہیے اور دائیں دیکھ کر سڑک عبور کرنا چاہیے۔

د۔ حدیثِ نبوی کے مطابق ایمان کے کتنے شعبے ہیں؟
جواب حدیث نبوی کے مطابق ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں۔

ہ۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کے معنی لکھیں۔ جواب: ''اللہ پاک ہے۔''

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ اسلامی تعلیمات میں راستوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟
جواب: ایک مسلمان کی پہچان ہے کہ وہ دوسروں کے لیے راحت اور آسانی کا ذریعہ بنتا ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ مسافر کو راستہ بتانے پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے راستوں کو خراب کرنے اور آنے جانے والوں کے لیے مشکل بنانے سے سختی سے منع فرمایا۔ جہاد کے ایک سفر میں کچھ لوگوں کے خیمے راستے میں آ گئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جن لوگوں کے خیمے راستے میں آئے ہیں وہ اپنے خیمے ہٹا لیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے جہاد کو قبول نہیں کرے گا۔ مسلمان کی شان ہے کہ وہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں، اس میں سب سے افضل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے اور حیا ایمان کا حصہ ہے۔'' (صحیح مسلم 35)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اجر کا کام ہے اور اس میں ضروری نہیں کہ کوئی بہت بڑی چیز ہی دور کی جائے، تکلیف دینے والا ایک کانٹا، کوئی پتھر کا ٹکڑا بھی اگر کسی نے ہٹایا تو اس پر بھی اس کو اجر ملے گا۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹا دیکھا اور اسے راستے سے ہٹا دیا، اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔'' (صحیح بخاری 2472)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان کے ہر جوڑ کی سلامتی پر صدقہ واجب ہے۔'' پھر فرمایا: ''اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔'' (صحیح بخاری 2989)

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص نے راستے میں گرا ہوا درخت لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے ایک طرف کر دیا، اس کے اس عمل پر اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔'' (سنن ابو داؤد 5245)

ب۔ راستے پر چلنے کے آداب تحریر کیجیے۔
جواب: راستے پر چلنے کے آداب درج ذیل ہیں:
☆ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر اور اس سے مدد طلب کر کے گھر سے نکلنا چاہیے۔
☆ عوامی جگہوں پر بھاگنے دوڑنے اور بے ہنگم طریقے سے چلنا معیوب عمل ہے۔
☆ آپ خاتم النبیین ﷺ راستوں کو بند کرنے اور ان میں رکاوٹ ڈالنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔
☆ اگر کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیے۔ راستے میں اگر کوئی تکلیف دہ چیز پڑی ہو تو اسے ہٹا دینا چاہیے۔
☆ ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ جب چلتے تھے تو نگاہیں نیچی رکھتے تھے۔ ہمیں بھی راستہ میں چلتے ہوئے بلا ضرورت اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے۔
☆ آپ خاتم النبیین ﷺ جب بلندی پر چڑھتے تو کہتے:
"اَللّٰهُ اَكْبَرُ" ''اللہ سب سے بڑا ہے۔''
☆ آپ خاتم النبیین ﷺ جب نیچے کی طرف اترتے تو کہتے:
"سُبْحَانَ اللّٰهِ" ''اللہ پاک ہے۔''
☆ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر ملنے والے کو سلام کرتے تھے اور جب کوئی دوسرا سلام کرتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس کے سلام کا جواب ضرور دیتے تھے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- ایک مسلمان کی پہچان ہے کہ وہ دوسروں کے لیے ذریعہ بنتا ہے:
(a) سکون کا (b) شراکت کا (c) مدد کا **(d)** راحت اور آسانی کا

2- حدیث کے مطابق ایمان کے شعبے ہیں:
(a) پچاس اور کچھ (b) ساٹھ اور کچھ **(c)** ستر اور کچھ (d) اسی اور کچھ

3- حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے فرمان کے مطابق راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے: (Second Term 23)
(a) صدقہ (b) اخوت (c) احسان (d) صلہ رحمی

4- حدیث مبارکہ کے مطابق ایمان کا سب سے افضل درجہ ہے: (Second Term 23)
(a) سُبْحَانَ اللّٰه (b) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ **(c)** لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (d) اَللّٰهُ اَكْبَرُ

5- حدیثِ پاک کی رو سے ایمان کا سب سے ادنیٰ درجہ ہے: (Second Term 23)
(a) مسکینوں کو کھانا کھلانا (b) یتیموں کی دیکھ بھال کرنا
(c) مظلوم کی مدد کرنا **(d)** راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنا

6- راستے کے آداب میں سے ہے، چلتے ہوئے دیکھیں۔ (Final Term 25)
(a) نیچے (b) اوپر (c) دائیں (d) بائیں

7- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جب نیچے کی طرف اترتے تو پڑھتے: (Final Term 25)
(a) سبحان اللہ (b) اللہ اکبر (c) الحمد للہ (d) ماشاءاللہ

8- حدیث مبارک میں راستے سے معمولی تکلیف دہ چیز دور کر دینے کو کہا گیا ہے: (Final Term 25)
(a) ایمان (b) اتحاد (c) اکرام (d) سکون

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

2-(a) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ایمان کا سب سے افضل اور ادنیٰ درجہ کس کو قرار دیا۔ (Second Term 23)

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ایمان کے مختلف درجات کے متعلق فرمایا ایمان کے ستر اور کچھ شعبے ہیں، اس میں سے سب سے افضل لا الٰہ الا اللّٰہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز دور کر دینا ہے اور حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(b) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم راستوں پر کیسا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے؟ (Second Term 23)

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ راستوں کو بند کرنے اور ان میں رکاوٹ ڈالنے کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ اگر کوئی ایسا کرتا تو اسے منع فرما دیتے۔ راستے سے گزرتے وقت تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ جب چلتے تو نگاہیں نیچی رکھتے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ جب بلندی سے نیچے کی طرف آتے تو سبحان اللہ کہتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر ملنے والے کو سلام کرتے اور اگر کوئی دوسرا سلام کر دیتا تو اسے جواب ضرور دیتے۔

(c) عوامی مقامات پر ہمیں کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے؟ (Second Term 23)

جواب: عوامی راستے ملک میں موجود ہر فرد کے لیے ہوتے ہیں اور ان کو عوام کے لیے بہتر بنانا ہر شہری کی ذمہ داری ہوتی ہے ہمیں چاہیے کہ ایسے کام نہ کریں جو کسی کے لیے تکلیف کا باعث بنیں۔ راستے میں موجود رکاوٹ یا تکلیف دہ چیز ہٹا دیں۔ ٹریفک کے قوانین سب کی سلامتی کے لیے ہوتے ہیں اس لیے کسی مجبوری میں بھی نا توڑیں۔ چلتے وقت اِدھر اُدھر مت گھوریں بلکہ نگاہیں نیچی رکھیں۔ کوڑا کرکٹ، تھوک، پان کی پیک وغیرہ کبھی بھی زمین پر نہ پھینکیں۔ خواتین اور بزرگوں کو پریشان نہ کیا جائے۔ غلط پارکنگ سے گریز کریں۔

2-(a) اگر کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
جواب: اگر کسی کو ہماری مدد کی ضرورت ہو تو ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ راستے میں کس طرح چلتے تھے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ راستے میں نگاہیں نیچی رکھ کر چلتے تھے۔

(د) بُری عادات سے اجتناب

(چوری، غصب، دھوکا دہی)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چُھپ کر حاصل کرنے کو کہتے ہیں: (Final Term 25)

(i) سود (ii) رشوت (iii) خیانت (iv) چوری

ب۔ قیامت کے دن چوری کرنے والے کو دینا پڑیں گی/گے:

(i) اپنے ہاتھ (ii) اپنی نیکیاں (iii) اپنی برائیاں (iv) اپنی آنکھیں

ج۔ چوری کی بدترین قسم ہے:

(i) جھوٹ بولنا (ii) غیبت کرنا
(iii) سرکاری وسائل لوٹنا (iv) خوشامد کرنا

د۔ جو چیز ہمیں کہیں گری پڑی ملے اسے شریعت میں کہتے ہیں:

(i) مالِ غنیمت (ii) ہوائی روزی (iii) اللہ کا مال (iv) لُقطہ

ہ۔ چوری کرنے والا گر جاتا ہے:

(i) چھت سے (ii) اپنی نظروں سے
(iii) پہاڑ سے (iv) اللہ تعالیٰ کی نظروں سے

جوابات: (الف) چوری (ب) اپنی نیکیاں (ج) سرکاری وسائل لوٹنا (د) لُقطہ (ہ) اللہ تعالیٰ کی نظروں سے

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چُھپ کر حاصل کر لینا چوری کہلاتا ہے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

ج۔ امتحان میں نقل کرنا بھی چوری اور دھوکا دہی کی ایک قسم ہے۔

د۔ چوری کی عادت انسان کو نکما بنا دیتی ہے۔

ہ۔ کوئی چیز جو ہمیں کہیں گری پڑی ملے، اسے لُقطہ کہتے ہیں۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ چوری کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چُھپ کر حاصل کر لینا چوری کہلاتا ہے۔

ب۔ چوری کی مذمت میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔ (صحیح بخاری: 6783)

ج۔ غصب سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی کا حق چھیننے اور دبانے کو غصب کرنا کہتے ہیں۔

د۔ چوری کرنے کا کوئی ایک نقصان بیان کریں۔

جواب: چوری کی عادت انسان کو نکما دیتی ہے۔

ہ۔ لُقطہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کوئی چیز جو ہمیں کہیں گری پڑی ملے، اسے لُقطہ کہتے ہیں۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ چوری کرنے اور دھوکا دینے کے تدارک کے حوالے سے قرآن و سنت کی تعلیمات بیان کریں۔

جواب: چوری کرنا انتہائی بُرا عمل ہے۔ کسی بھی معاشرے میں چور کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اسلام میں چوری کرنے والے کے لیے سخت سزا رکھی گئی ہے۔ کیوں کہ جب تک چور کو سخت سزا نہیں دی جائے گی لوگوں کے مال محفوظ نہیں رہ سکتے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کا مال اس کی دلی اجازت کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے''۔ (مسند احمد: 20695)

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے چوری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔ (صحیح بخاری: 6783)

اگر کوئی شخص کسی کی چوری کرتا ہے تو قیامت کے دن چوری کرنے والے کو اپنی نیکیاں اسے دینی پڑیں گی یا اس کے گناہ چور کے نامہ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے۔

ب۔ لُقطہ کسے کہتے ہیں؟ اس کے شرعی احکام کیا ہیں؟

جواب: کوئی چیز جو ہمیں کہیں گری پڑی ملے، اسے لُقطہ کہتے ہیں۔ ایسی چیز کو اگر کسی نے اٹھایا ہے تو اس کے مالک تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرنا اس پر لازم ہے۔ اگر اس چیز کو اس کے مالک تک پہنچانے کی امید ختم ہو جائے تو وہ چیز یا اس کی رقم کسی فقیر کو بطور صدقہ کے دی جائے۔

اگر لُقطہ کی چیز کے مالک کی تلاش میں ضائع یا خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے فوری طور پر کسی ضرورت مند کو دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ چیز فوری خراب یا ضائع ہونے والی نہیں ہے تو اس کے مالک کی تلاش کرنا اور اس تک پہنچانے کی کوشش کرنا اس شخص پر لازم ہے جسے وہ چیز ملی ہے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- کسی کا راز اس کی مرضی کے بغیر جاننے کی کوشش کرنا قسم ہے:

(a) سود کی (b) خیانت کی (c) امانت کی (d) چوری کی ✓

2- چوری کی بدترین صورت ہے: (Second Term 23)

(a) خیانت کرنا (b) سرکاری وسائل لوٹنا ✓
(c) اجازت کے بغیر چیز اٹھانا (d) امتحان میں نقل کرنا

3- زمین پر سے گری پڑی ملنے والی چیز کو کہتے ہیں: (Second Term 23)

(a) صدقہ (b) جزیہ (c) فدیہ (d) لُقطہ ✓

4- چوری کرنے والے کو قیامت کے دن چوری کے عوض ادا کرنی پڑیں گی اپنی: (Second Term 23)

(a) جمع پونجی (b) نیکیاں ✓ (c) خوشیاں (d) دولت

5- چوری کرنے سے بری عادت پیدا ہوتی ہے: (Final Term 25)

(a) حسد کی (b) حرص کی ✓ (c) غرور کی (d) غصہ کی

6- غصب کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے: (Final Term 25)

(a) کوئی گری پڑی چیز اٹھا لینا (b) پوچھے بغیر کسی کی چیز لینا
(c) کسی کا حق دبا لینا ✓ (d) کسی چیز کے لیے اصرار کرنا

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) چوری سے کیا مراد ہے؟ (Second Term 23)

جواب: کسی دوسرے کا مال یا اس کی کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر چھپ کر حاصل کر لینا چوری کہلاتا ہے۔ چوری کرنا انتہائی برا عمل ہے۔ کسی بھی معاشرے میں چور کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

(b) روزمرہ زندگی میں چوری اور دھوکہ دہی کی مختلف صورتیں تحریر کریں۔ (Second Term 23)

جواب: روزمرہ زندگی میں چوری اور دھوکہ دہی کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً کسی کی چیز کو اس کی اجازت اور دلی خوشی کے بغیر اٹھا لینا یا استعمال کرنا۔ اسی طرح کسی کا راز اس کی مرضی کے بغیر جاننے کی کوشش کرنا بھی چوری کی ایک قسم ہے۔ امتحان میں نقل کرنا بھی چوری اور دھوکہ دہی کی ایک قسم ہے۔ کسی کو دھوکہ دے کر اس کی چیز ہتھیا لینا بھی چوری کی ہی ایک قسم ہے۔ سرکاری وسائل لوٹنا، بجلی اور گیس چوری کرنا، سرکاری یا نجی زمین پر قبضہ کرنا چوری کی بدترین صورتیں ہیں۔

(c) حدیث مبارک میں چوری کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

''کسی شخص کا مال اس کی دلی اجازت کے بغیر استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔'' (مسند احمد: 20695)

2-(a) کسی کی گری ہوئی چیز ملنے کی صورت میں شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟ (Second Term 23)

جواب: کوئی چیز جو ہمیں کہیں گری پڑی ملے اسے ''لقطہ'' کہتے ہیں۔ ایسی چیز کو اگر کسی نے اٹھا لیا تو اس کے مالک تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش پر لازم ہے۔ اگر اس چیز کو اس کے مالک تک پہنچانے کی امید ختم ہو جائے تو وہ چیز یا اس کی رقم کسی فقیر کو بطور صدقہ دے دی جائے۔ اگر لقطہ کی چیز کے مالک کی تلاش میں ضائع یا خراب ہونے کا خدشہ ہو تو اسے فوری طور پر کسی ضرورت مند کو دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ چیز فوری خراب یا ضائع ہونے والی نہیں ہے تو اس کے مالک کی تلاش کرنا اور اس تک پہنچانے کی کوشش کرنا اس شخص پر لازم ہے جسے وہ چیز ملی ہے۔

(b) چوری کرنے والے کو قیامت کے دن کیا سزا ملے گی؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی کی چوری کرتا ہے تو قیامت کے دن چوری کرنے والے کو اپنی نیکیاں اسے دینی پڑیں گی یا اس کے گناہ چور کے نامۂ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے۔

باب پنجم

حسن معاملات و معاشرت

(الف) حُقوق العباد

(والدین، بہن بھائی، رشتہ دار)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ ہم پر لوگوں میں سب سے پہلا حق ہے:

(i) استاد کا (ii) پڑوسی کا (iii) ضرورت مند کا (iv) والدین کا

ب۔ ماں باپ کی نافرمانی کو قرار دیا گیا ہے:

(i) کبیرہ گناہ (ii) مکروہ عمل (iii) مباح عمل (iv) صغیرہ گناہ

ج۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہے جیسے:

(i) ماں کا حق بیٹی پر (ii) آقا کا حق غلام پر
(iii) استاد کا حق شاگرد پر (iv) باپ کا حق بیٹے پر

د۔ کسی سے ناراض رہنے کی زیادہ سے زیادہ حد ہے:

(i) ایک دن (ii) دو دن (iii) تین دن (iv) چار دن

ہ۔ رشتہ دار کو صدقہ دینے سے ثواب ملتا ہے:

(i) ایک گنا (ii) دو گنا (iii) تین گنا (iv) چار گنا

جوابات: (الف) والدین کا (ب) کبیرہ گناہ (ج) باپ کا حق بیٹے پر (د) تین دن (ہ) دو گنا

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ ماں باپ سے نرم اور دھیمے لہجے میں بات کی جائے۔

ب۔ اور رشتہ دار کو اُس کا حق ادا کرو۔

ج۔ صلہ رحمی کا معنی ہے ''تمام رشتہ داروں کے ساتھ تعلق جوڑ کر رکھنا۔''

د۔ رشتہ دار کے حقوق ادا نہ کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ہ۔ رشتہ دار کو صدقہ دینے سے دو گنا ثواب ملتا ہے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

جواب: حقوق العباد کا معنی ہے: بندوں کے حقوق۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے بندوں کے حقوق لازم فرمائے ہیں۔ ان حقوق کو حقوق العباد کہا جاتا ہے۔

ب۔ ماں باپ کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔'' (صحیح الجامع، حدیث: 3506)

ج۔ ماں باپ کے دو حقوق تحریر کریں۔

جواب: ماں باپ کے دو حقوق یہ ہیں:

☆ ماں باپ کا کہا مانا جائے۔ ☆ ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔

د۔ بہن بھائیوں کے حقوق کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان: 7929)

ہ۔ رشتہ دار کو صدقہ دینے کا کتنا ثواب ہے؟

جواب: رشتہ دار کو صدقہ دینے سے دو گنا ثواب ملتا ہے۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ ماں باپ کے حقوق بیان کریں۔

جواب: ماں باپ کے حقوق میں سے کچھ حقوق یہ ہیں:

ماں باپ کا کہا مانا جائے۔ ماں باپ سے نرم اور دھیمے لہجے میں بات کی جائے۔ ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ ان سے کبھی جھوٹ نہ بولا جائے۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کے علاج اور ضروریات کا خاص خیال رکھا جائے۔ ماں باپ کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا جائے۔ جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور نیک اعمال کے ذریعے انھیں ثواب پہنچایا جائے۔

ب۔ بہن بھائیوں کے حقوق بیان کریں۔

جواب: بہن بھائیوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ ہم بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اور ان کی خدمت کر کے بہت سی نیکیاں کما سکتے ہیں۔ بڑے بہن بھائیوں کی عزت

واحترام کرنا اور ان کا کہنا ماننا بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے ماں باپ کا حکم ماننا ضروری ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان 7929)

چھوٹے بہن بھائیوں پر شفقت کرنا، ان سے نرمی سے پیش آنا اور ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

جو چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد 4943)

اگر بہن بھائیوں سے کسی بات پر ناراض ہو جائیں تو جلد ہی صلح کر لینی چاہیے، کیوں کہ تین دن سے زیادہ ناراض رہنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ (صحیح بخاری 6065)

ج۔ رشتہ داروں کے حقوق بیان کریں۔

جواب: والدین اور بہن بھائیوں کے بعد انسان کا قریبی تعلق اپنے خونی رشتہ داروں سے ہوتا ہے۔ ان میں چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، ان کی اولاد اور دوسرے رشتہ دار شامل ہوتے ہیں۔ رشتہ داروں کی ہر لحاظ سے اخلاقی اور مالی مدد کرنا، خوشی اور غم کے موقعوں پر ان کا ساتھ دینا، بیماری میں ان کی عیادت کرنا، ان کے گھر اور بچوں کا خیال رکھنا اور جب وہ مدد کے لیے بلائیں تو ان کی مدد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ (سورۃ بنی اسرائیل 26)

ترجمہ: اور رشتہ دار کو اس کا حق ادا کرو۔

حدیث نبوی کے مطابق نادار کو صدقہ دینا نیکی ہے، لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے سے دوگنا ثواب ملتا ہے، ایسے صدقہ بھی ادا ہوگا اور رشتہ داری کا حق بھی۔ (سنن نسائی 2584)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

"رشتہ دار سے قطع تعلقی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔ (صحیح بخاری 5984)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔ (صحیح بخاری 2067)

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- ہم خاندانی نظام کو مضبوط اور مستحکم کر سکتے ہیں: (Second Term 23)
(a) کفایت شعاری سے (b) میانہ روی سے
(c) صلہ رحمی سے (d) سخاوت سے

2- ماں باپ کی نافرمانی کو قرار دیا گیا ہے: (Second Term 23)
(a) گناہ (b) ثواب (c) نیکی (d) خیر

3- فرمان مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں اپنے بھائی سے ناراضگی کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے: (Second Term 23)
(a) دو دن (b) تین دن (c) پانچ دن (d) سات دن

4- ہم اپنی عمر اور رزق میں اضافہ کر سکتے ہیں اگر ہم اپنا لیں: (Second Term 23)
(a) صلہ رحمی (b) ایفائے عہد (c) عدل و انصاف (d) مساوات

5- حدیث کی روشنی میں والد کے انتقال کے بعد سب سے مقدم حق ہے: (Second Term 23)
(a) والدہ کا (b) ماموں کا (c) چھوٹے بھائی کا (d) بڑے بھائی کا

6- حدیث کے مطابق وہ ہم میں سے نہیں جو:
(a) چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا (b) جو سچ نہیں بولتا
(c) مدد نہیں کرتا (d) تعلق نہیں جوڑتا

7- "وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ" میں حکم ہے: (Final Term 25)
(a) رشتہ داروں کے حقوق کا (b) ہمسایوں کے حقوق کا
(c) دوستوں کے حقوق کا (d) یتیموں کے حقوق کا

8- حدیث مبارک کے مطابق صدقہ دینے کا دوگنا ثواب ملتا ہے: (Final Term 25)
(a) ہمسائے کو (b) رشتہ دار کو (c) معذور کو (d) غریب کو

9- حدیث مبارک میں رزق اور زندگی میں برکت کی وجہ قرار دی گئی ہے: (Final Term 25)
(a) رواداری (b) پاکیزگی (c) صلہ رحمی (d) بہادری

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حقوق العباد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: حقوق العباد کا معنی ہے: بندوں کے حقوق، اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے حقوق کے ساتھ اپنے بندوں کے حقوق بھی لازم فرمائے ہیں۔ ان کو حقوق العباد کہا جاتا ہے۔ حقوق العباد میں والدین، اساتذہ کرام، بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں، ساتھیوں اور خواتین کے حقوق بھی شامل ہیں۔

(b) کون سے کام کرنے سے اولاد اپنے والدین کے حقوق کی ادائیگی کر سکتی ہے؟ کوئی سے دو کام بیان کریں۔ (Second Term 23)

جواب: ماں باپ کا کہا مانا جائے۔ ماں باپ سے نرم اور دھیمے لہجے میں بات کی جائے۔ ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے۔ ان سے کبھی جھوٹ نہ بولا جائے۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کے علاج اور ضروریات کا خاص خیال رکھا جائے۔ ماں باپ کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا جائے۔ جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور نیک اعمال کے ذریعے سے انھیں ثواب پہنچایا جائے۔

(c) حقوق العباد سے متعلق دو احادیث کا ترجمہ تحریر کریں۔ (Second Term 23)

جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان 7929)

چھوٹے بہن بھائیوں پر شفقت کرنا، ان سے نرمی سے پیش آنا اور ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ فرمایا کہ جو چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد 4943)

2-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صلہ رحمی کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔ (صحیح بخاری 2067)

(b) والدین اور بہن بھائیوں کے بعد انسان کا قریبی تعلق کن سے ہوتا ہے؟

جواب: والدین اور بہن بھائیوں کے بعد انسان کا قریبی تعلق اپنے خونی رشتہ داروں سے ہوتا ہے۔

(c) خونی رشتہ داروں میں کون کون شامل ہیں؟

جواب: خونی رشتہ داروں میں چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، ان کی اولاد اور دوسرے رشتہ دار شامل ہیں۔

ب۔ عدل و احسان

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں:

الف۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا ہے:
(i) تسبیح (ii) دُعا (iii) صدقہ (iv) تحمید

ب۔ حدیث مبارک کے مطابق جن خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں جگہ ملے گی، ان کی تعداد ہے:
(i) چار (ii) پانچ (iii) چھے (iv) سات

ج۔ اسلامی لشکر فاتحانہ انداز میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا:
(i) چھے ہجری میں (ii) سات ہجری میں (iii) آٹھ ہجری میں (iv) نو ہجری میں

د۔ جس عورت نے چوری کی اس کا تعلق تھا:
(i) قبیلہ بنو مخزوم سے (ii) قبیلہ بنو امیہ سے
(iii) قبیلہ بنو عدی سے (iv) قبیلہ بنو تمیم سے

ہ۔ قانون کا نفاذ ہونا چاہیے:
(i) امیروں پر (ii) غریبوں پر (iii) حکمرانوں پر (iv) سب پر

جوابات (الف) صدقہ (ب) سات (ج) آٹھ ہجری میں (د) بنو مخزوم سے (ہ) سب پر

2- مختصر جواب دیں۔

الف۔ عدل کی صفت جب اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: عدل کی صفت جب اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو اسے احسان کہتے ہیں۔

ب۔ عدل کی اہمیت پر ایک آیت قرآنی کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا۔ (سورۃ النحل 90)

ج۔ احسان کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر کوئی مومن کسی مومن پر ظلم کرے اور اس ظلم کا بدلہ دنیا میں اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کا بدلہ دلوائے گا"۔ (مصنف عبدالرزاق 18037)

د۔ عادل حکمران کی فضیلت پر ایک حدیث نبوی ﷺ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ فرمایا جن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان سات خوش نصیبوں میں سب سے پہلے جس کا تذکرہ کیا وہ ہے:

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ (صحیح بخاری 660)

ترجمہ: "عدل سے کام لینے والا حکمران یا قاضی۔"

ہ۔ بنی اسرائیل کیوں تباہ ہوئے؟

جواب: "بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہو گئے کہ وہ امیروں کو چھوڑ دیتے تھے اور غریبوں کو سزا دیتے تھے"۔ (صحیح بخاری 3475)

3- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ عدل و احسان کا مفہوم اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: عدل کے معنی برابری کے ہیں اور احسان کے معنی نیکی کرنے اور کسی کام کو انتہائی عمدہ طریقے سے انجام دینے کے ہیں۔ ہر حق دار کو اس کا حق دینا اور ہر چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنا عدل کہلاتا ہے۔ عدل کا متضاد ظلم ہے، جس کا مطلب کسی چیز کو اس کے اصل مقام سے ہٹانا اور صاحب حق کو اس کے حق سے محروم کرنا ہے۔

عدل اور احسان ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ عدل کی صفت جب اپنے کمال پر پہنچتی ہے تو اسے احسان کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ احسان میں کسی کو اس کے حق کے ساتھ ساتھ اس سے زیادہ ادا کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر نماز کا عدل یہ ہے کہ اس کے فرائض و واجبات پورے پورے ادا کیے جائیں۔ سنتوں اور مستحبات کی رعایت کی جائے اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ لیکن اگر نماز میں ان تمام باتوں کے ساتھ انسان کو یہ دھیان بھی ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں تو اسے احسان کہا جائے گا۔ اسلام میں عدل و احسان پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى (سورۃ النحل 90)

ترجمہ: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں کو (حقوق) دینے کا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سات خوش نصیب لوگوں کا تذکرہ فرمایا جن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایے میں جگہ عطا فرمائے گا، اس دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، ان سات خوش نصیبوں میں سب سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ نے جس کا تذکرہ کیا، وہ ہے:

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ (صحیح بخاری 660)

ترجمہ: عدل سے کام لینے والا حکمران یا قاضی

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کو صدقے سے تعبیر فرمایا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمھارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے"۔ (صحیح بخاری 2707)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"اگر کوئی مومن کسی مومن پر ظلم کرے اور اس ظلم کا بدلہ دنیا میں اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کا بدلہ دلوائے گا۔" (مصنف عبدالرزاق 18037)

ب۔ اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں عدل و احسان پر نوٹ لکھیں۔

جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے عدل و انصاف کی آواز کو ایک ایسے زمانے اور حالات میں بلند فرمایا جب ظلم و ستم میں پسی ہوئی انسانیت انصاف کی بھیک مانگ رہی تھی، "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا قانون نافذ تھا۔ حکمرانوں کا کام رعایا کا خون چوسنا اور طاقتور کا پیشہ غریب کے حق پر ڈاکہ ڈالنا تھا۔ ان حالات میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے عدل و انصاف کا پرچم بلند کیا اور انسانیت کو ظلم و ستم سے نجات دلا کر عدل رائج کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے سسکتی انسانیت کو غموں کا علاج دیا اور تڑپتی ہوئی نسلوں کے دکھوں کا مداوا کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے غریبوں، غلاموں اور عورتوں کو اس کا حق دلایا۔

ایک مرتبہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ کچھ لوگوں کے کہنے پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو سزا سے بچانے کے لیے حضور خاتم النبیین ﷺ سے سفارش کی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا:

"بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہو گئے کہ وہ امیروں کو چھوڑ دیتے تھے اور غریبوں کو سزا دیتے تھے"۔ (صحیح بخاری 3475)

آٹھ (08) ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر لشکرِ اسلام فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ہر اس شخص کو امان حاصل ہے، جو ہتھیار نہ اٹھائے، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے، جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو جائے اور جو بیت اللہ میں پناہ لے لے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مجاہدین کو ہدایت کر دی کہ پُرامن طور پر شہر میں داخل ہوں اور کسی سے بھی زیادتی نہ کریں۔ خانہ کعبہ کا صحن اسلام کے دشمنوں سے بھرا ہوا تھا، وہ سب مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے۔ ان میں وہ سب لوگ بھی شامل تھے جنھوں نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے۔ آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانے پر مجبور کیا تھا۔ انھی لوگوں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے کئی بار مدینہ منورہ پر حملہ بھی کیا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے سوال کیا اے گروہِ قریش! آج تم مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو؟ سب نے کہا: بھلائی کی، کیوں کہ

آپ خاتم النبیین ﷺ شریف بھائی اور شریف باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا: آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 ہر حق دار کو اس کا حق دینا اور ہر چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنا کہلاتا ہے:
(Second Term 23) (Final Term 25)
(a) احسان **(b)** عدل (c) اخوت (d) مساوات

-2 اپنے کمال پر پہنچنے والی عدل کی صفت کہلاتی ہے:
(Second Term 23)
(a) احسان (b) سچائی (c) پرہیزگاری (d) دیانت داری

-3 قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عدل کے ساتھ حکم دیا ہے:
(Second Term 23)
(a) تقویٰ کا (b) اخلاص کا **(c)** احسان کا (d) عفو و درگزر کا

-4 رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کو صدقے سے تعبیر کیا ہے:
(a) دو آدمیوں کے درمیان (b) تین آدمیوں کے درمیان
(c) چار آدمیوں کے درمیان (d) پانچ آدمیوں کے درمیان

-5 اسلام کے دشمنوں سے کس گھر امن بھرا ہوا تھا:
(a) ابوجہل کے گھر کا (b) ابوسفیان کے گھر کا
(c) ابولہب کے گھر کا **(d)** خانہ کعبہ کا

-6 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سوال کیا:
(a) بنو مخزوم سے (b) بنو عدی سے (c) بنو امیہ سے **(d)** گروہ قریش سے

-7 معاشرے میں امن قائم ہونے کی وجہ ہے:
(a) عدل و احسان (b) رواداری (c) مساوات (d) میانہ روی

-8 قیامت کے دن عرش کے سائے میں جگہ پانے والے سات خوش نصیب لوگوں میں سے عادل حکمران کا نمبر ہوگا:
(Second Term 23)
(a) پہلا (b) دوسرا (c) چوتھا (d) ساتواں

-9 عدل کا معنی ہے:
(Final Term 25)
(a) نیکی **(b)** برابری (c) بھلائی (d) کامیابی

-10 حدیث مبارک میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایے میں جگہ پانے والوں میں سب سے پہلے ذکر کیا گیا ہے:
(Final Term 25)
(a) دولت مند تاجر کا **(b)** عادل حکمران کا
(c) متقی نوجوان کا (d) بہادر سپہ سالار کا

-11 انصاف فراہم کرنے کے لیے ہم اپنے معاشرے میں اس اصول کو اپنا سکتے ہیں:
(Final Term 25)
(a) صرف اپنے طبقے کے لوگوں سے بات چیت کر کے
(b) سب کے ساتھ برابری کا سلوک کر کے
(c) صرف اپنی رائے کو صحیح مان کر
(d) دوسروں کی رائے نظر انداز کر کے

-12 انصاف اور عدل کے فروغ کے لیے ایک شہری کو کرنا چاہیے:
(Final Term 25)
(a) دوسروں کے حقوق کا احترام (b) ذاتی فائدے کی طرف توجہ
(c) صرف خاندان کے افراد کی مدد (d) دوسروں پر انحصار کر کے

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) احسان کے کیا معنی ہیں؟
جواب: احسان کے معنی نیکی کرنے اور کسی کام کو انتہائی عمدہ طریقے سے انجام دینے کے ہیں۔

(b) عدل کیا ہے؟
جواب: ہر حق دار کو اس کا حق دینا اور ہر چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنا "عدل" کہلاتا ہے۔

(c) کون ایک دوسرے کو لازم ہیں؟
جواب: عدل اور احسان ایک دوسرے کو لازم ہیں۔

2-(a) انصاف کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی کوئی حدیث لکھیں۔
(Second Term 23)
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔"

(b) نماز میں عدل و احسان کی مثال پیش کریں۔ (Second Term 23)
جواب: نماز میں عدل یہ ہے کہ اس کے فرائض و واجبات پورے پورے ادا کیے جائیں۔ سنتوں اور مستحبات کی رعایت کی جائے اور خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ اگر نماز میں ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ انسان کو یہ خیال بھی ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے تو یہ احسان کہلائے گا۔

(c) عدل و احسان کو اپنا کر ہم کیا معاشرتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں؟
(Second Term 23) (Final Term 25)
جواب: عدل و احسان معاشرے کی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عدل و احسان سے معاشرتی برائیوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ قتل و غارت گری سے معاشرے کو نجات مل جاتی ہے۔ لوگ چوری چکاری سے محفوظ رہتے ہیں۔ لوگوں کے جان و مال محفوظ ہو جاتے ہیں۔

3-(a) رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کس زمانے میں عدل و انصاف کی آواز کو بلند کیا؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے عدل و انصاف کی آواز کو ایک ایسے زمانے اور حالات میں بلند فرمایا جب کہ ظلم و ستم میں پسی ہوئی انسانیت انصاف کی بھیک مانگ رہی تھی، ان حالات میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے عدل و انصاف کا پرچم بلند کیا اور انسانیت کو ظلم و ستم کی وادی سے نکال کر اسلام کے عدل میں لانے کا فیصلہ کیا۔

(b) فتح مکہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے کن لوگوں کو امان دی؟
جواب: فتح مکہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے اعلان فرمایا ہر اس شخص کو امان حاصل ہے، جو ہتھیار نہ اٹھائے۔ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے۔ جو ابوسفیان ؓ کے گھر میں داخل ہو جائے اور جو بیت اللہ میں پناہ لے لے۔

4-(a) عدل اور ظلم کا مفہوم بیان کریں۔ (Final Term 25)
جواب: عدل کا معنی ہے "برابری"۔ ہر حقدار کو اس کا حق دینا اور ہر چیز کو اس کے اصل مقام پر رکھنا عدل کہلاتا ہے۔ عدل کا متضاد ظلم ہے، ظلم کا مطلب کسی چیز کو اس کے اصل مقام سے ہٹانا اور صاحب حق کو اس کے حق سے محروم کرنا ہے۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بنی اسرائیل کی تباہی کا کیا سبب بیان فرمایا؟
(Final Term 25)
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بنی اسرائیل کی تباہی کا سبب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہو گئے کہ وہ امیروں کو چھوڑ دیتے تھے اور غریبوں کو سزا دیتے تھے۔

(ج) اسلام میں رفاہِ عامہ کی اہمیّت

حل مشقی سوالات

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ بہترین شخص وہ ہے جو:
(i) خوب صورت ہو (ii) لوگوں کو فائدہ پہنچائے
(iii) طاقتور ہو (iv) مال و دولت جمع کرے

ب۔ نابینا خاتون کے گھر کے کام کاج کرتے تھے:
(i) حضرت ابوبکر صدیق ؓ (ii) حضرت سلمان فارسی ؓ
(iii) حضرت زید بن حارثہ ؓ (iv) حضرت ابوذر غفاری ؓ

ج۔ جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا حصہ ہے:
(i) سخاوت کا (ii) رواداری کا (iii) میانہ روی کا (iv) رفاہ عامہ کا

د۔ رفاہ عامہ میں شامل ہے:
(i) روزہ رکھنا (ii) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا
(iii) نوافل پڑھنا (iv) تلاوت کرنا

ہ۔ لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لیے رات کو گلیوں میں چکر لگایا کرتے تھے:
(i) حضرت عثمان غنی ؓ (ii) حضرت انس ؓ
(iii) حضرت ابوہریرہ ؓ (iv) حضرت عمر فاروق ؓ

جوابات: (الف) لوگوں کو فائدہ پہنچائے (ب) حضرت ابوبکر صدیق ؓ
(ج) رفاہ عامہ کا (د) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا
(ہ) حضرت عمر فاروق ؓ

-2 خالی جگہ پُر کریں۔
الف۔ حقوق العباد میں سے ایک حق رفاہ عامہ ہے۔
ب۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں باہم تعاون کرو۔
ج۔ لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔
د۔ حضرت عثمان غنی ؓ نے قحط کے زمانے میں اپنا سارا غلّہ لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا۔
ہ۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔

-3 مختصر جواب دیں۔

الف۔ رفاہ عامہ سے کیا مراد ہے؟ (Second Term 23) (Final Term 25)
جواب: رفاہ عامہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔ مخلوق سے مراد صرف انسان ہی نہیں اس میں پرندے، جانور اور پودے تک شامل ہیں۔

ب۔ رفاہ عامہ کی اہمیت کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
ترجمہ: "اور نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں باہم تعاون کرو۔" (سورۃ المائدۃ: 02)

ج۔ رفاہ عامہ کی اہمیت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا
ترجمہ: "لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے"۔ (مسند احمد: 9187)

د۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے حوالے سے رفاہ عامہ کی مثال دیں۔
جواب: حضرت عمر فاروق ؓ راتوں کو شہر کی گلیوں میں چکر لگاتے اور ضرورت مند لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتے۔

ہ۔ رفاہ عامہ کی کوئی سی تین صورتیں لکھیں۔ (Final Term 25)
جواب: i- کسی کو کھانا کھلا دینا یا پانی پلا دینا۔
ii- اچھی بات بتانا یا اچھا مشورہ دینا۔ iii- بیمار کی بیمار پُرسی اور خدمت کرنا۔

-4 تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ اسلامی تعلیمات میں رفاہ عامہ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: حقوق العباد میں سے ایک حق رفاہ عامہ ہے۔ رفاہ عامہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔ مخلوق میں صرف انسان ہی شامل نہیں۔ اس میں پرندے، جانور اور پودے سب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت اور ان کے ساتھ مہربانی بہت بڑی نیکی ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (سورۃ المائدۃ: 02)
ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری کے کام میں باہم تعاون کرو۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا ذکر یوں فرمایا ہے:
ترجمہ: اور وہ اس کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (سورۃ الدھر: 08)
نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ (مسند احمد: 9187)
ترجمہ: لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

ب۔ رفاہ عامہ کی مختلف صورتیں بیان کریں۔
جواب: رفاہ عامہ کی صورتوں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:
☆ کسی کو کھانا کھلا دینا یا پانی پلا دینا۔ ☆ اچھی بات بتانا یا اچھا مشورہ دینا۔
☆ مسجد یا ہسپتال بنانا۔ ☆ بیمار کی بیمار پرسی اور خدمت کرنا۔
☆ پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ ☆ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا۔
☆ ماں باپ اور گھر والوں کا کام کر دینا مثلاً بازار سے سودا لے آنا۔
☆ ضرورت مندوں کی مدد کرنا۔ ☆ یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھنا۔
☆ مہمان نوازی کرنا۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 حدیث نبوی خاتم النبیین ﷺ کے مطابق لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا ہے:
(Second Term 23)
(a) بہترین شخص (b) خوب صورت شخص
(c) طاقتور شخص (d) غریب شخص

-2 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت خباب ؓ کے گھر تشریف لے جاتے:
(Second Term 23)
(a) بکریوں کا دودھ دوہنے (b) بکریوں کو چارہ ڈالنے
(c) بکریوں کی دیکھ بھال کرنے (d) بکریوں کو چرانے

-3 وہ صحابی ؓ جو نابینا خاتون کے گھر میں جھاڑو دینے کے علاوہ رفاہ عامہ کے کاموں میں پیش پیش تھے:
(Second Term 23)
(a) حضرت زید ؓ **(b)** حضرت ابوبکر صدیق ؓ
(c) حضرت خالد بن ولید ؓ (d) حضرت طلحہ ؓ

4- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا غلہ لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا: (Second Term 23)
(a) غزوۂ تبوک کے موقع پر (b) غزوۂ حنین کے موقع پر
(c) ہجرت مدینے کے موقع پر **(d)** قحط کے موقع پر

5- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ کا قحط کے زمانے میں اپنا غلہ تقسیم کرنا مثال ہے: (Second Term 23) (Final Term 25)
(a) اخوت کی (b) رواداری کی (c) میانہ روی کی **(d)** رفاہ عامہ کی

6- پیاسے کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی ملنے کے واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے: (Second Term 23)
(a) درگزر کا **(b)** رفاہ عامہ کا (c) ایثار کا (d) میانہ روی کا

7- رفاہ عامہ میں شامل ہے: (Second Term 23)
(a) تکلیف دہ چیز ہٹانا (b) سکول کا کام کرنا
(c) خریداری کرنا (d) مدد لینا

8- سیلاب زدگان کے لیے رہائش کا انتظام کرنا شرعی اعتبار سے کہلائے گا: (Second Term 23)
(a) عدل (b) مساوات **(c)** رفاہ عامہ (d) میانہ روی

9- رفاہ عامہ کی صورت بنتی ہے: (Final Term 25)
(a) ہاتھ ملانا **(b)** کھانا کھلانا (c) دولت بڑھانا (d) تحفہ دینا

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) رفاہ عامہ کی کوئی سی چھے صورتیں تحریر کریں۔ (Second Term 23) (Final Term 25)
جواب: رفاہ عامہ کی صورتیں درج ذیل ہیں:
i- کسی کو کھانا کھلا دینا یا پانی پلا دینا۔ ii- کسی غریب کی مالی مدد کرنا۔
iii- مہمان نوازی کرنا۔ iv- راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا۔
v- مسجد یا ہسپتال بنانا۔ vi- بیمار کی بیمار پرسی اور خدمت کرنا۔

(b) روزمرہ زندگی میں رفاہ عامہ پر کیسے عمل کیا جا سکتا ہے؟ (Second Term 23)
جواب: معاشرے میں کسی بھی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے تو لوگوں کی مدد کی جائے۔ مثلاً کہیں سیلاب آ جائے تو وہاں کے لوگوں کی مدد کے لیے خوراک، لباس، بستر اور ادویات فراہم کی جائیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کی جائے اور پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کیا جائے۔ یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھا جائے۔ مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

2-(a) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟
جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ان الفاظ میں تسلی دی:
"اللہ تعالیٰ آپ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا۔ کیوں کہ آپ رشتے داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ حاجت مندوں کی حاجت پوری کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت کے ماروں کی مدد کرتے ہیں۔"

(b) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کس طرح رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لیتے تھے؟
جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معذوروں، یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک نابینا خاتون کے گھر جھاڑو دیتے، صفائی کرتے اور پانی بھرتے تھے۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(c) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے رفاہ عامہ کی دو مثالیں لکھیں؟ (Final Term 25)
جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک نابینا خاتون کے گھر جھاڑو دیتے، صفائی کرتے اور پانی بھرتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قحط کے زمانے میں اپنا سارا غلہ لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ "عَامُ الحزن" کا معنی ہے: (Final Term 25)
(i) غم کا سال (ii) راحت کا سال (iii) خوشی کا سال (iv) قحط کا سال

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت میں گزارے:
(i) پچیس سال (ii) چھبیس سال (iii) ستائیس سال (iv) اٹھائیس سال

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کی خدمت کے لیے پیش کر دیا:
(i) اپنا سارا مال (ii) اپنا سارا خاندان
(iii) اپنا باغ (iv) اپنا مکان

د۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت میں عرصہ گزارا:
(i) آٹھ سال (ii) نو سال (iii) دس سال (iv) گیارہ سال

ہ۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا:
(i) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں
(ii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں
(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں
(iv) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں

جوابات (الف) غم کا سال (ب) پچیس سال (ج) اپنا سارا مال
(د) نو سال (ہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں

2- مختصر جواب دیں۔

الف۔ اُمہاتُ المومنین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟
جواب: اُمہاتُ المومنین سے مراد حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی ازواجِ مطہرات یعنی بیویاں ہیں۔

ب۔ دس نبوی کو "عَامُ الحزن" کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں شخصیات کا ایک ہی سال میں انتقال ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس سال کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال قرار دیا گیا۔

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک فضیلت تحریر کریں۔
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (مسند احمد 10560)

د۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا ایک واقعہ لکھیں۔
جواب: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دراہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجی، آپ رضی اللہ عنہا نے تمام دراہم ضرورت مندوں میں کھجوروں کی طرح تقسیم فرما دیے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے آخری زمانہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی فیاضی اور سخاوت کا نمونہ تھی۔

ہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کب ہوئی؟
جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات اٹھاون (58) ہجری میں ہوئی۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دعوتِ اسلام کے مراحل میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی بے مثال خدمت سرانجام دی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت میں پچیس (25) سال گزارے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے شوہر نامدار رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کے لیے وقف تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دکھ کی ہر گھڑی کو آپ خاتم النبیین ﷺ کے شانہ بشانہ خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا۔ انھوں نے اپنا سارا مال اسلام کی خدمت کے لیے پیش کر دیا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا، وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد عطا فرمائی۔" (مسند احمد: 10560)

ب۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا تعارف تحریر کریں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعوتِ دین مکہ مکرمہ میں پھیل رہی تھی، اسی دوران حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ کی دعوت پر مسلمان ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد رمضان المبارک دس (10) نبوی میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ ہی میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے گھر آ گئیں اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دل دنیا کی محبت سے بالکل پاک تھا، اس مزاج اور تربیت نے آپ رضی اللہ عنہا کو سخاوت و فیاضی کے اس مرتبہ تک پہنچایا جو بہت کم کسی کو ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا دست کاری میں مہارت رکھتی تھیں۔ اس سے جو آمدنی ہوتی تھی اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتی تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دراہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجی، آپ رضی اللہ عنہا نے تمام دراہم ضرورت مندوں میں کھجوروں کی طرح تقسیم فرما دیے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے آخری زمانہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی فیاضی اور سخاوت کا نمونہ تھی۔

ج۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت پر روشنی ڈالیں۔
جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت اُمّ رُومان رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لقب "حمیرا" اور "صدیقہ" ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی بے حد ذہین تھیں۔

حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت میں نو برس گزارے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حُجرے میں کئی مرتبہ وحی نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔" جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی انھیں سلامتی اور رحمت کی دعا دی۔ (صحیح بخاری: 6201)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں حضور خاتم النبیین ﷺ کی صحبت میسر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا حُجرہ مسجدِ نبوی کے ساتھ تھا، جہاں تعلیم وارشاد کی محفلیں ہوتی تھیں۔ اس بنا پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ گھر سے باہر بھی جو درس دیتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں شریک رہتی تھیں۔ خود حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رحلت کے بعد صحابیات کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دینی تعلیم وتربیت اور مسائل دریافت کرنے کے لیے کثرت سے آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، آپ رضی اللہ عنہا نے ہزاروں مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی گفتگو انتہائی مدلّل اور فصیح و بلیغ ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی علم کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو تاریخ، ادب اور طب میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اٹھاون (58) ہجری میں انتقال فرمایا۔ نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ کی تدفین مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہوئی۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں:
(a) پہلی (b) دوسری (c) تیسری (d) چوتھی

2- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا:
(a) دس نبوی میں (b) گیارہ نبوی میں
(c) بارہ نبوی میں (d) تیرہ نبوی میں

3- حضرت سودہ رضی اللہ عنہا مہارت رکھتی تھیں:
(a) لکھنے میں (b) پڑھنے میں
(c) دست کاری میں (d) برتن بنانے میں

4- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ہے:
(a) اُمّ فروہ **(b)** اُمّ رُومان رضی اللہ عنہا
(c) اُمّ ہانی (d) اُمّ عروج

5- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں:
(a) مکہ مکرمہ میں (b) مدینہ منورہ میں (c) حبشہ میں (d) طائف میں

6- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی وقف کر دی:
(a) خواتین کی خدمت کے لیے (b) بچیوں کی خدمت کے لیے
(c) علم کی خدمت کے لیے (d) گھر والوں کی خدمت کے لیے

7- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی:
(a) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (b) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے
(c) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (d) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

8- وراثم سے بھری ہوئی ایک تھیلی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجی:

(Final Term 25)

(a) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (b) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے

(c) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (d) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

9- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے:

(Final Term 25)

(a) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے (b) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے

(c) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (d) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے

10- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے نکاح کیا:

(Final Term 25)

(a) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے (b) حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے

(c) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **(d)** حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) اللہ تعالیٰ نے اُمّہات المومنین کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ (سورۃ الاحزاب 6)

ترجمہ: "اور آپ کی ازواج (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں"۔

(b) دنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب خواتین کون ہیں؟

جواب: اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن دنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب خواتین ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی نسبت عطا فرمائی ہے۔

(c) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا ہر لمحہ کس لیے وقف تھا؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے شوہر نامدار رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کے لیے وقف تھا۔

2-(a) اپنے خاندان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون کون ہیں؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں۔

(b) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دل کس کی محبت سے بالکل پاک تھا؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دل دنیا کی محبت سے بالکل پاک تھا۔

(c) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی کس کا نمونہ تھی؟

جواب: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی فیاضی اور سخاوت کا نمونہ تھی۔

3-(a) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کس کی بیٹی ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔

(b) کن کے حجرے میں کئی مرتبہ وحی نازل ہوئی؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں کئی مرتبہ وحی نازل ہوئی۔

(c) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو کیسی ہوتی تھی؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو انتہائی مدلل اور فصیح و بلیغ ہوتی تھی۔

4-(a) اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟ (Final Term 25)

جواب: اُمّہات المومنین سے مراد حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی ازواج مطہرات یعنی بیویاں ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی تمام ازواج ایمان والوں کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔

(b) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کیا فرمایا کرتے تھے؟ (Final Term 25)

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: "جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد عطا فرمائی۔"

(c) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ بسر کی گئی زندگی سے آج کی خواتین کو کیا رہنمائی ملتی ہے؟ (Final Term 25)

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرت اور آپ رضی اللہ عنہا کی حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ بسر کی گئی زندگی آج کی خواتین کے لیے بے شمار اسباق اور رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

محبت اور وفاداری، اعتماد اور حوصلہ افزائی، صبر اور استقامت، مالی اور اخلاقی تعاون، گھریلو اور سماجی زندگی میں توازن اور دین کی خدمت میں کردار۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی خواتین کے لیے بہترین نمونہ ہے، جو ہر دور کی عورت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنی رہے گی۔

(ب) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اولادِ مبارکہ

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی کا نام ہے: (Final Term 25)

(i) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (ii) حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا

(iii) حضرت سیدہ رُقیہ رضی اللہ عنہا (iv) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

ب۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا:

(i) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو (ii) حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کو

(iii) حضرت سیدہ رُقیہ رضی اللہ عنہا کو (iv) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو

ج۔ حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی:

(i) نو ہجری میں (ii) دس ہجری میں

(iii) گیارہ ہجری میں (iv) بارہ ہجری میں

د۔ حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں:

(i) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا (ii) حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا

(iii) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا (iv) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

ہ۔ حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں:

(i) حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا (ii) حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

(iii) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (iv) حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

جوابات (الف) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (ب) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (ج) نو ہجری میں (د) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو (ہ) حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا شامل تھیں۔

ب۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے دو ہجری میں وفات پائی۔

ج۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا لقب ذوالنّورَین ہے۔

د۔ حضرت سیدنا حسن اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں۔

ہ۔ حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں اور ان کی والدہ ماجدہ کا نام لکھیں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں کے نام حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہیں اور ان کی والدہ کا نام حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے۔

ب۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو کون کون سی ہجرت کا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کا اعزاز حاصل ہوا۔

ج۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذُو النُّوْرَیْن" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ نے تین ہجری میں حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور خاتم النبیین ﷺ کی دامادی کا شرف پھر حاصل ہوا۔ اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذوالنّورَین" یعنی دو نوروں والا کہتے ہیں۔

د۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

جواب: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا 20 جمادی الثانی بروز جمعہ بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

ہ۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی کنیت ابو القاسم کیوں ہے؟

جواب: اپنے بیٹے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی کنیت ابو القاسم ہے۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اولادِ اطہار کا تعارف تحریر کیجیے۔

جواب: **حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا:** حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت بعثت سے دس سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا حضور خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ ساتھ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے زیرِ تربیت پروان چڑھیں۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ہجرت سے پہلے حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اولاد میں دوسری صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔ نبوّت کے پانچویں سال نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ان کے ساتھ تھیں۔ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے دو ہجری کو وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئی۔

حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا: حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی تیسری صاحبزادی ہیں۔ بعثت سے کچھ عرصہ قبل پیدا ہوئیں۔ اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

دو ہجری میں غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت غم گین رہنے لگے۔ انھیں اس بات کا بہت زیادہ غم تھا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ سے قرابت داری کا جو اہم رشتہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے تین ہجری میں حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور خاتم النبیین ﷺ کی دامادی کا شرف پھر حاصل ہوا۔ اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "ذوالنّورَین" یعنی دو نوروں والا کہتے ہیں۔

نو ہجری میں حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ان کو سپرد خاک فرمایا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تمام مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ ہستی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت 20 جمادی الثانی بروز جمعہ بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ہستیوں کو بہترین اولاد عطا فرمائی، جن میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سرفہرست ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات اپنے والد ماجد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی وفات کے کچھ ماہ بعد میں ہوئی۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ: حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بعثت سے پہلے پیدا ہوئے اور مکۂ مکرمہ میں بعثت سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر دو سال سے بھی کم تھی۔ انھی کی وجہ سے حضور خاتم النبیین ﷺ کی کنیت "ابو القاسم" ہے۔ آپ کو مکۂ مکرمہ کے قبرستان "جَنَّةُ الْمُعَلّٰی" میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ: حضرت عبداللہ کو طاہر اور طیب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ بھی بہت چھوٹی عمر میں ہی انتقال کر گئے۔

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ: حضرت سیدنا ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش کی خوشی میں حضور خاتم النبیین ﷺ نے ان کا عقیقہ فرمایا اور دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر ان کے سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ عرب کی روایات کے مطابق بچپن میں حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو پرورش و نگہداشت کے لیے اُمّ سیف نامی دائی کے سپرد کر دیا گیا، جن کو حضور خاتم النبیین ﷺ نے کچھ بکریاں بھی عنایت فرمائی تھیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بہت غم گین تھے، آپ کی مبارک آنکھوں سے اشک جاری تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ فرما رہے تھے کہ دل غم گین ہے، آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی:

(a) حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے (b) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

(c) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے

(d) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی اولاد میں دوسری صاحبزادی ہیں:

(a) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا **(b)** حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

(c) حضرت سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا

(d) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

3- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا:
(a) دو ہجری میں **(b)** تین ہجری میں
(c) چار ہجری میں (d) پانچ ہجری میں

4- حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی:
(a) سات ہجری میں (b) آٹھ ہجری میں
(c) نو ہجری میں (d) دس ہجری میں

5- حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ کو سپردِ خاک کیا گیا:
(a) جنت المعلیٰ میں (b) جنت البقیع میں
(c) قبرستان عدل میں (d) قبرستان محمود میں

6- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے:
(a) اسد (b) خالد
(c) قاسم **(d)** طاہر اور طیب

7- حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے عقیقہ پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مینڈھے ذبح فرمائے:
(a) دو (b) چار (c) چھے (d) آٹھ

8- رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیوں سے نکاح کی وجہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے: (Final Term 25)
(a) ذوالہجرتین **(b)** ذوالنورین (c) ذوالکفل (d) ذوالفقار

9- نبی کریم ﷺ کے وہ صاحبزادے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے: (Final Term 25)
(a) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ (b) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ
(c) حضرت طیب رضی اللہ عنہ **(d)** حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں؟
جواب: حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نبوت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔

(b) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کہاں دفن ہوئیں؟
جواب: حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

2-(a) حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے کس کے ساتھ اسلام قبول کیا؟
جواب: حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

(b) حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟
جواب: حضرت سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے پڑھائی۔

(c) حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
جواب: حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ کا انتقال بعثت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ہوا۔

3-(a) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی۔

(b) حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو کس دائی کے سپرد کیا گیا؟
جواب: حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اُمِ سیف نامی دائی کے سپرد کیا گیا۔

(ج) خاتونِ جنّت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حل مشقی سوالات

سوال 1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ زہراء کا معنی ہے:
(i) عبادت گزار (ii) روشن چہرے والی
(iii) پرہیزگار (iv) عالمہ

ب۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ایک لقب زہراء کے علاوہ دوسرا لقب ہے:
(i) حمیرا (ii) حوراء (iii) اُم المساکین (iv) بتول

ج۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا:
(i) خطابت (ii) زہد و قناعت (iii) جہاد (iv) سیاست

د۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا:
(i) پانچ مہینے بعد (ii) چھے مہینے بعد (iii) سات مہینے بعد (iv) آٹھ مہینے بعد

ہ۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا عورتوں کی سردار ہیں:
(i) دنیا میں (ii) عرب میں (iii) جنّت میں (iv) حجاز میں

جوابات: (الف) روشن چہرے والی (ب) بتول (ج) زہد و قناعت (د) چھے مہینے بعد (ہ) جنّت میں

2- خالی جگہ پُر کریں:
الف۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ <u>حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا</u> ہیں۔
ب۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا لقب بتول اور <u>زہراء</u> ہے۔
ج۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا <u>تین سال</u> شعب ابی طالب میں رہیں۔
د۔ تسبیحاتِ فاطمہ ہر <u>نماز</u> کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔
ہ۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی والدہ ماجدہ کا نام <u>حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا</u> ہے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف لکھیں۔
جواب: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی سب سے چھوٹی اور چہیتی صاحبزادی ہیں۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بعثتِ نبوی سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا لقب زہراء اور بتول ہے۔ روشن چہرے کی وجہ سے آپ کو زہراء اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے "بتول" کہا جاتا تھا۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا ایک لقب "صدیقہ" بھی ہے اور اس لقب کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا ہمیشہ سچ بولتی تھیں۔

ب۔ "تسبیحاتِ فاطمہ" سے کیا مراد ہے؟
جواب: ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کو "تسبیحاتِ فاطمہ" کہا جاتا ہے۔

ج۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اُونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب پوچھنے والے سے کیا فرمایا؟
جواب: آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمھارے لیے صرف ایک اُونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اُونٹ ہوں تو میں سارے ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دوں۔

د۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو کیا خوش خبری دی؟
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے خود سے ملنے کی خوش خبری دی۔

ہ۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وصال کب ہوا؟
جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے قریباً چھے ماہ بعد حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی وصال پا گئیں۔

4- تفصیلی جواب لکھیں۔

الف۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی دینی خدمات پر نوٹ لکھیں۔
جواب: اسلام کا ابتدائی دور انتہائی مشکل اور تکلیف کا دور تھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کم عمری کے باوجود آپ خاتم النبیین ﷺ کا ساتھ دیا۔ جب رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو اپنے خاندان کے ہمراہ شعب ابی طالب میں محصور ہونا پڑا تو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ انھوں نے تکلیف اور اذیت کے ان تین سالوں کو بہت خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اپنے عزم میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آنے دیا۔

ایک دفعہ کسی نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پوچھا، چالیس اونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمھارے لیے صرف ایک اونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اونٹ ہوں تو میں سارے ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دوں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دروازے پر ایک سائل نے صدا دی اے رسول اللہ کی بیٹی! میں دو وقت کا بھوکا ہوں، میرا پیٹ بھر دو۔ والدہ محترمہ نے فوراً مجھ سے فرمایا: جاؤ یہ کھانا سائل کو دے آؤ، مجھے تو ایک ہی وقت کا فاقہ ہے اور اس نے دو وقت سے نہیں کھایا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھرپور ساتھ دیا۔ گھر کا کام کاج خود ہی انجام دیتی تھیں۔ گھر کے کاموں کے ساتھ بچوں اور خواتین کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی آپ کے ذمے تھا۔ جسے آپ نے بخوبی انجام دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اسلام کی نشر و اشاعت میں بھی حصہ لیا اور خواتین کی تعلیم و تربیت میں بھی۔

ب۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالیں۔
جواب: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی گھریلو زندگی بہت خوشگوار تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھرپور ساتھ دیا۔ گھر کا کام کاج خود ہی انجام دیتی تھیں۔ گھر کے کاموں کے ساتھ بچوں اور خواتین کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ذمے تھا۔ جسے آپ رضی اللہ عنہا نے بخوبی انجام دیا۔

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے اولاد کی تربیت کا حق ادا کیا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے زندگی کے جو سنہری آداب آپ نے حاصل کیے انھیں اپنی اولاد میں منتقل کیا۔ انھیں مشکلات پر صبر کا درس دیا اور ہمیشہ حق کے دامن سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے دینِ اسلام کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی صاحبزادی ہیں:
(a) سب سے بڑی (b) دوسری
(c) تیسری **(d)** سب سے چھوٹی

2- حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بعثتِ نبوی سے پہلے پیدا ہوئیں:
(a) دو سال (b) تین سال (c) چار سال **(d)** پانچ سال

3- حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے شعب ابی طالب میں محصوری کے سال خندہ پیشانی سے برداشت کیے:
(a) دو **(b)** تین (c) سات (d) دس

4- حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا گھر کے کام کاج کے دوران کرتی رہتی تھیں:
(a) قرآن مجید کی تلاوت (b) استغفار
(c) اذکار (d) قرآن مجید کی تفسیر

5- ایک آدمی نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا:
(a) چالیس اُونٹوں کی (b) چالیس بکریوں کی
(c) چالیس گائے کی (d) چالیس بھیڑوں کی

6- حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح ہوا:
(a) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (b) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ
(c) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ
(d) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ

7- تمام خواتین کے لیے مثالی نمونہ ہے:
(a) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا اسوہ (b) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسوہ
(c) حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا اسوہ
(d) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا اسوہ

8- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کو مدِنظر رکھتے ہوئے خواتین کو مشکل حالات میں کرنا چاہیے: (Final Term 25)
(a) شکوہ **(b)** صبر (c) سوال (d) احساس

9- رسول اللہ ﷺ کے حکم کی روشنی میں تسبیحاتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھنی چاہیے: (Final Term 25)
(a) نماز سے پہلے (b) وضو سے پہلے
(c) وضو کے بعد **(d)** نماز کے بعد

10- سادگی اور قناعت اپنانے کا عملی فائدہ ہے: (Final Term 25)
(a) زندگی میں خوش حالی (b) دوسروں پر برتری
(c) شہرت کا حصول (d) عہدوں کا حصول

11- رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں میں سے آپ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ وقت گزارا: (Final Term 25)
(a) حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے (b) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے
(c) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (d) حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے

سابقہ بورڈ پیپرز سے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے القاب لکھیں۔ (Final Term 25)
جواب: سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا لقب زہراء اور بتول ہے۔ روشن چہرے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کو زہراء اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے بتول کہا جاتا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا کا ایک لقب صدیقہ بھی ہے اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا ہمیشہ سچ بولتی تھیں۔

(b) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کو صدیقہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ ہمیشہ سچ بولتی تھیں اس لیے آپ ؓ کو صدیقہ کہا جاتا ہے۔

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سب سے زیادہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ سے محبت فرماتے۔

2-(a) حضرت عائشہ ؓ کے بقول حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ نے رونے اور ہنسنے کی کیا وجہ بتائی؟

جواب: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ نے کہا حضور خاتم النبیین ﷺ نے پہلے مجھے بتایا کہ اس بیماری میں ان کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی، پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے بتایا کہ میں ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان سے جا کر ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

(b) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کی سخاوت کا واقعہ بیان کریں۔

جواب: حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن دروازے پر ایک سائل نے صدا دی: اے رسول اللہ کی بیٹی! میں دو وقت کا بھوکا ہوں اور میرا پیٹ بھر دو۔ والدہ محترمہ نے فوراً مجھ سے فرمایا: جاؤ یہ کھانا سائل کو دے آؤ، مجھے تو ایک ہی وقت کا فاقہ ہے اور اس نے دو وقت سے نہیں کھایا۔

3-(a) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کے صاحبزادوں کے نام بتائیں۔

جواب: حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ۔

(b) حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کب غم گین رہنے لگی؟

جواب: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد غم گین رہنے لگیں۔

4-(a) وصال سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمہ ؓ کے کان میں کیا باتیں کہیں؟ (Final Term 25)

جواب: حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے وصال کے بعد میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا انھوں نے کہا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے پہلے مجھے بتایا کہ اس بیماری میں ان کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے بتایا کہ میں ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان سے جا کر ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

(b) حضرت سیدہ فاطمہ ؓ کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے آج کی خواتین کیسے اپنی زندگیوں میں بہتری لا سکتی ہیں؟ (Final Term 25)

جواب: حضرت سیدہ فاطمہ ؓ کی زندگی سے آج کی خواتین درج ذیل سبق حاصل کر سکتی ہیں: سادگی اور قناعت — سادہ زندگی گزارنا اور دنیاوی حرص سے بچنا خوشحالی اور برکت کا سبب بنتا ہے۔ صبر اور استقامت — مشکلات اور آزمائشوں میں صبر سے کام لینا اور اللہ پر بھروسہ رکھنا سکونِ قلب عطا کرتا ہے۔ حسنِ اخلاق — نرمی، بردباری اور حسنِ سلوک کو اپنا خاندان اور معاشرے میں محبت اور اتحاد کا باعث بنتا ہے۔ دین داری اور عبادت — نماز، دعا اور ذکرِ الٰہی کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانا حقیقی کامیابی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

(د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ وہ غزوہ جس میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کی بہادری کی خاص تعریف کی گئی:

(i) غزوۂ بدر (ii) غزوۂ تبوک (iii) غزوۂ خندق (iv) غزوۂ احد

ب۔ حضرت زبیر بن عوام ؓ کا لقب ہے:

(i) حواری رسول (ii) امین الامت (iii) غنی (iv) صدیق

ج۔ اسلام کے لیے سب سے پہلا تیر چلانے کا اعزاز حاصل ہے: (Final Term 25)

(i) حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کو (ii) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو
(iii) حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کو (iv) حضرت سعید بن زید ؓ کو

د۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کا لقب ہے: (Final Term 25)

(i) حیدر (ii) حواری (iii) امین الامت (iv) سیف اللہ

ہ۔ اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت سے نوازا تھا:

(i) حضرت ابو ہریرہ ؓ (ii) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ
(iii) حضرت ابو عبیدہ ؓ (iv) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ

جوابات: (الف) غزوۂ احد (ب) حواری رسول (ج) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو (د) امین الامت (ہ) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ اسلام قبول کرنے والے پہلے آٹھ افراد میں شامل ہیں۔

ب۔ حضرت ابو عبیدہ ؓ کا تعلق قریش کی شاخ بنو فہر سے تھا۔

ج۔ حضرت زبیر بن عوام ؓ کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ ہے۔

د۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو فاتحِ ایران کہا جاتا ہے۔

ہ۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کا اصل نام عامر بن عبداللہ ہے۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کی ایک خصوصیت تحریر کریں۔

جواب: خشیتِ الٰہی اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی محبت سے ان کا دل لبریز تھا۔

ب۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام ؓ کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

جواب: فتح مکہ کے روز رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے ذاتی دستے کے علم بردار تھے۔

ج۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی ایک خصوصیت لکھیں۔

جواب: خشیتِ الٰہی، حبِ رسول خاتم النبیین ﷺ اور تقویٰ وہ صفات ہیں، جو حضرت سعد ؓ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔

د۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کی سخاوت کا کیا عالم تھا؟

جواب: ایک دفعہ حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کے پاس چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھیجے۔ انھوں نے تمام رقم فوج میں تقسیم کر دی اور اپنے لیے کچھ بھی نہ رکھا، حضرت عمر ؓ نے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے لوگ بھی ہم میں موجود ہیں۔

ہ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی ایک خصوصیت لکھیں۔ (Final Term 25)

جواب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت کی نعمت سے نوازا تھا۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کا تعارف پیش کیجیے۔

جواب: حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کا اصل نام عامر بن عبداللہ ہے۔ ابو عبیدہ کنیت اور آمین الأمة (امت کا امین) لقب ہے۔ یہ لقب آپ ؓ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عطا فرمایا تھا۔ آپ ؓ کا تعلق قریش کی ایک شاخ بنو فہر سے تھا۔ ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ دیگر مسلمانوں کی طرح ابتدا میں قریش کے مظالم کا شکار ہوئے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ سے اجازت لے کر حبشہ ہجرت کر گئے لیکن مکی دور میں ہی واپس لوٹ آئے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے چند روز قبل مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی آمد تک قبا میں قیام کیا۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ مؤاخات مدینہ میں انصاری صحابی حضرت ابو طلحہ ؓ کے بھائی بنائے گئے۔

غزوۂ اُحد میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور زرہ کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں پیوست ہو گئی تھیں، جس سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو سخت تکلیف ہو رہی تھی۔ حضرت ابو عبیدہ ؓ نے دانتوں سے پکڑ کر ان کڑیوں کو باہر نکالا تھا، ان کڑیوں سے نکلتے نکلتے اُن کے دو دانت شہید کر دیے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت ابو عبیدہ ؓ کے پاس چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھیجے۔ انھوں نے تمام رقم فوج میں تقسیم کر دی اور اپنے لیے کچھ بھی نہ رکھا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے لوگ بھی ہم میں موجود ہیں۔

ب۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو "فاتحِ ایران" کہا جاتا ہے۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زہرہ سے تھا جو حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کا ننھیالی خاندان ہے۔ آپ ؓ رشتے میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ماموں تھے۔ ہجرت مدینہ سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ پہلی وحی کے ساتویں روز حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے۔

خشیتِ الٰہی، حبِ رسول خاتم النبیین ﷺ اور تقویٰ وہ صفات ہیں، جو حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں، خوفِ خدا اور عبادت گزاری کا یہ حال تھا کہ عموماً رات کے آخر حصے میں مسجد نبوی ﷺ میں آ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ (مسند ابن حنبل جلد 1 صفحہ 170)

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ تقریباً تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں کو شکست کا خطرہ لاحق ہوا اور مجاہدین میدانِ جنگ میں اِدھر اُدھر بکھر گئے تو اس وقت نبی مکرم رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کا فریضہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اور حضرت طلحہ ؓ نے سرانجام دیا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سفر میں عموماً رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے خیمے کے گرد رات بھر پہرا دیتے تھے، ایک دفعہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے، رات کے وقت ایک جگہ قیام ہوا، یہاں دشمنوں کا سخت خطرہ تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: بہتر ہوتا اگر آج کوئی پہرہ دیتا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے عرض کیا: "میں حاضر ہوں۔" نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس جان نثاری سے خوش ہوئے اور انھیں دعا دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو اسلام کا پہلا تیر انداز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ سعد تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

ج۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا تعارف پیش کیجیے۔

جواب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا شمار بھی بڑے اور بہت فضیلت والے صحابہ کرام ؓ میں ہوتا ہے۔ آپ ؓ کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت کی نعمت سے نوازا تھا۔ ہجرت کے بعد آپ کا سلسلۂ مؤاخات ایک انصاری صحابی حضرت سعد بن ربیع ؓ کے ساتھ بنا۔ حضرت سعد بن ربیع ؓ نے پورے جذبۂ اخوت کے ساتھ اپنے مہاجر بھائی کو کہا: "میں اپنی کل دولت کو اپنے اور تمھارے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لوں گا۔" حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت سعد بن ربیع ؓ سے کہا: "اللہ تعالیٰ آپ کے مال کو باعثِ برکت بنائے، مجھے آپ بازار کا راستہ دکھا دیجیے۔"

کچھ عرصے بعد حضرت عبدالرحمٰن ؓ کی مالی حالت اس قدر مستحکم ہو گئی کہ انھوں نے نہ صرف شادی کر لی، بلکہ سونے کی کچھ مقدار بھی اپنی اہلیہ کو مہر کے طور پر ادا کی۔ پھر ایک وقت آیا کہ آپ ؓ کے کاروبار میں بہت برکت پیدا ہوئی۔ ان کے مال میں اتنا زیادہ اضافہ ہو گیا کہ آپ ؓ کا شمار مسلمانوں کے دولت مند ترین لوگوں میں ہونے لگا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا انتقال بتیس (32) ہجری میں ہوا۔ اپنی وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ "میرے ترکے میں سے ہر بدری صحابی کو چار چار سو دینار دیے جائیں"۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ اسلام قبول کرنے والے پہلے افراد میں سے ایک ہیں:

(a) سات (b) آٹھ ✓ (c) نو (d) دس

2- کس غزوے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ طلحہ نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا؟

(a) غزوۂ بدر (b) غزوۂ اُحد ✓ (c) غزوۂ خندق (d) غزوۂ تبوک

3- حضرت زبیر بن عوام ؓ کا نکاح ہوا:

(a) حضرت اسماء ؓ سے ✓ (b) حضرت زینب ؓ سے
(c) حضرت اُم کلثوم ؓ سے (d) حضرت رقیہ ؓ سے

4- حضرت زُبیر بن عوام ؓ نے اسلام قبول کیا: (Final Term 25)

(a) چودہ برس کی عمر میں (b) پندرہ برس کی عمر میں
(c) سولہ برس کی عمر میں ✓ (d) اٹھارہ برس کی عمر میں

5- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا تعلق تھا:

(a) بنو زہرہ سے ✓ (b) بنو عدی سے (c) بنو تیم سے (d) بنو مخزوم سے

6- حضرت سعید ؓ کے والد کا نام تھا:

(a) عمر (b) زید ✓ (c) سعد (d) حارث

7- ہجرتِ مدینہ کے وقت حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کی عمر تھی:

(a) بیس سال (b) تیس سال (c) چالیس سال ✓ (d) پچاس سال

8- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے اپنی اہلیہ کو مہر کے طور پر ادا کی:

(a) سونے کی کچھ مقدار ✓ (b) چاندی کی کچھ مقدار
(c) نقد رقم (d) کچھ نہیں

9- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا انتقال ہوا:
(a) 32 ہجری میں (b) 33 ہجری میں
(c) 34 ہجری میں (d) 35 ہجری میں

10- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی وصیت کے مطابق ہر بدری صحابی کو دینار دیے جائیں:
(a) دو دو سو (b) تین تین سو (c) چار چار سو (d) پانچ پانچ سو

11- فاتح ایران کے نام سے مشہور ہیں: (Final Term 25)
(a) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ (b) حضرت ابوبکر صدیق ؓ
(c) حضرت خالد بن ولید ؓ (d) حضرت عمر ؓ

12- رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر کس صحابی سے فرمایا کہ انھوں نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا؟ (Final Term 25)
(a) حضرت زبیر بن عوام ؓ کو (b) حضرت اسامہ بن زید ؓ کو
(c) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو (d) حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کو

13- حضرت زبیر بن عوام ؓ کا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے رشتہ تھا: (Final Term 25)
(a) چچا کا (b) ماموں زاد کا (c) پھوپھی زاد کا (d) ماموں کا

14- حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کو کہا جاتا ہے: (Final Term 25)
(a) فاتح ایران (b) فاتح عراق (c) فاتح شام (d) فاتح روم

15- حضرت سعید بن زید ؓ کی بیوی رشتے میں حضرت عمر فاروق ؓ کی ہیں: (Final Term 25)
(a) بھانجی (b) بہن (c) والدہ (d) خالہ

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) صحابہ کرام ؓ کون ہیں؟
جواب: صحابہ کرام ؓ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنھیں ایمان کی حالت میں حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انبیائے کرام ؑ کے بعد سب سے بلند مرتبہ والی جماعت صحابہ کرام ؓ کی جماعت ہے۔

(b) عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟
جواب: وہ دس صحابہ کرام ؓ جنھیں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت دی۔ انھیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

(c) حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کی والدہ کا کیا نام تھا؟
جواب: حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ کی والدہ کا نام "صعبہ" تھا۔

2-(a) حضرت زبیر بن عوام ؓ کون ہیں؟
جواب: حضرت زبیر بن عوام ؓ حضرت صفیہ ؓ کے بیٹے، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے داماد ہیں۔

(b) حضرت زبیر بن عوام ؓ کی صفات بیان کریں۔
جواب: حضرت زبیر بن عوام ؓ بڑے عالم، بہت بہادر اور مستقل مزاج تھے۔ تاجر ہونے کی وجہ سے کافی دولت مند تھے۔ سادہ لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔ البتہ میدان جنگ میں ہمیشہ اعلیٰ قسم اور عمدہ ریشمی لباس پہن کر جاتے۔

(c) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کب پیدا ہوئے؟
جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ ہجرت مدینہ سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے۔

3-(a) ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کی عمر کتنی تھی؟
جواب: ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کی عمر چالیس سال تھی۔

(b) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا شمار کن میں ہوتا ہے؟
جواب: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا شمار بڑے اور بہت فضیلت والے صحابہ کرام ؓ میں ہوتا ہے۔

4-(a) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے ہجرت کے بعد کے حالات بیان کریں۔ (Final Term 25)
جواب: ہجرت کے بعد آپ ؓ کا سلسلہ مواخات ایک انصاری صحابی حضرت سعد بن ربیع ؓ کے ساتھ بنا۔ حضرت سعد بن ربیع ؓ نے پورے جذبہ عہد کے ساتھ اپنے مہاجر بھائی کو کہا" میں اپنی کل دولت کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لوں گا" حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت سعد بن ربیع ؓ سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کے مال کو باعث برکت بنائے آپ مجھے بازار کا راستہ دکھا دیجیے۔" کچھ عرصہ بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی مالی حالت اس قدر مستحکم ہو گئی کہ انھوں نے نہ صرف شادی کر لی، بلکہ سونے کی کچھ مقدار بھی اپنی اہلیہ کو مہر کے طور پر ادا کی۔

(b) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی سیرت و کردار سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟ (Final Term 25)
جواب: ایمان کی گہرائی: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کا ایمان بہت گہرا تھا۔
بھائی چارے: انھوں نے اپنے انصاری بھائیوں کے ساتھ بھائی چارے کی مثال قائم کی۔
سخاوت: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ بہت سخی تھے۔
تاجروں کے لیے مثال: ان کی تجارتی زندگی ایک مثال ہے۔

(ہ) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے: (Final Term 25)
(i) لاہور میں (ii) کراچی میں (iii) بغداد میں (iv) بصرہ میں

ب۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھٹی دینے والی شخصیت ہیں:
(i) حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ (ii) حضرت حسن بن علی ؓ
(iii) حضرت عمر فاروق ؓ (iv) حضرت انس بن مالک ؓ

ج۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جن کے مواعظ سے اکتساب فیض کرتی تھیں:
(i) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(iii) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

د۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے: (Final Term 25)
(i) سعودی عرب میں (ii) عراق میں
(iii) ایران میں (iv) شام میں

ہ۔ سید الطائفہ (صوفیہ کی جماعت کے سردار) لقب ہے:
(i) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
(ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
(iii) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
(iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

جوابات (الف) کراچی میں (ب) حضرت عمر فاروق ؓ
(ج) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(د) ایران میں (ہ) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

2- خالی جگہ پُر کریں:
الف۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کلفٹن، کراچی میں واقع ہے۔
ب۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارہ سال تک ریاضت کی۔
ج۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام حضرت عمر فاروق ؓ نے رکھا۔
د۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال 231ھ بسطام میں ہوا۔
ہ۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔

3- مختصر جواب دیں۔
الف۔ تصوف سے کیا مراد ہے؟
جواب: تصوف، تزکیہ نفس کا ہم معنی لفظ ہے۔ تزکیہ نفس کا معنی ہے انسانی نفس کو بری عادات سے پاک کر کے اچھی عادات کا خوگر بنانا۔

ب۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں کے رہنے والے تھے؟
جواب: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔

ج۔ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کہاں ہے؟
جواب: حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کلفٹن، کراچی میں واقع ہے۔

د۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک خصوصیت تحریر کریں۔
جواب: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا ترک کر دی اور بارہ سال تک ریاضت کی۔ تصوف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

ہ۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کس مقام سے نوازا تھا؟
جواب: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے نامور ولی تھے۔

4- تفصیلی جواب دیں۔
الف۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔
جواب: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عمر فاروق ؓ کے زمانہ خلافت اکیس (21) ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے ہاتھ سے ان کو گھٹی دی اور ان کا نام "حسن" رکھا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے اُن کے حق میں دعا فرمائی کہ "اے اللہ! اس کو دین کے علم کا ماہر بنا اور لوگوں میں محبوب بنا۔" حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں جواہرات کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ اس لیے "حسن لولوئی" کے نام سے مشہور تھے۔ جب عشق الٰہی کا غلبہ ہوا تو گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر و حدیث بھی میں امام تسلیم کیے جاتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشیت الٰہی کے سبب اس قدر گریہ کرتے کہ آپ کی آنکھیں کبھی خشک نہ دیکھی گئیں۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک بار وعظ فرمانے کے علاوہ زیادہ وقت تنہائی اور عبادت میں گزارتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وعظ اکثر دل کے خطروں اور اعمال کی خرابیوں اور نفس کے وسوسوں سے متعلق ہوا کرتا تھا۔ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بھی اُن کے مواعظ سے اکتساب فیض کرتی تھیں۔

حضرت بلال بن ابی بردہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ کسی کو صحابہ کرام ؓ سے مشابہ نہیں پایا۔ یکم رجب المرجب ایک سو دس (110) ہجری بنواسی (89) سال کی عمر میں بصرہ، عراق میں انتقال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بصرہ سے نو میل مغرب کی طرف واقع ہے۔

ب۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔
جواب: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معروف ترین مسلم صوفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو "شیخ ابو یزید بسطامی" اور "طیفور ابو یزید بسطامی" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ فارس (ایران) کے صوبے بسطام میں پیدا ہوئے۔ بسطام ایک بڑا قصبہ ہے جو نیشاپور کے راستے میں واقع ہے۔ بسطامی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کے ساتھ اسی نسبت سے لگایا جاتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دنیا ترک کر دی اور بارہ سال تک ریاضت کی۔ تصوف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق فرمایا: "مقام توحید میں دوسرے لوگوں کی انتہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدا ہے کیوں کہ لوگ ابتدائی مقام میں ہی سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پندرہ (15) شعبان المعظم دو سو اکتیس (231) ہجری بسطام میں وصال فرمایا۔ کچھ لوگوں کے نزدیک ان کا وصال دو سو اکسٹھ (261) ہجری میں ہوا۔

ج۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔
جواب: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت تیسری صدی ہجری کے شروع میں عراق کے شہر بغداد میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے نامور ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشہور لقب سید الطائفہ (صوفیہ کی جماعت کے سردار) ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور صوفی بزرگ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے، مرید اور شاگرد ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ستائیس (27) رجب بروز جمعہ دو سو ستانوے (297) ہجری میں ہوا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ ان کے فرزند قاسم جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیرالانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پوتے تھے:
(a) حضرت امام حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
(b) حضرت حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
(c) حضرت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
(d) حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

2- حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(a) 720ء میں (b) 721ء میں (c) 722ء میں (d) 723ء میں

3- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں کاروبار کیا کرتے تھے: (Final Term 25)
(a) جواہرات کا (b) سونے کا (c) کپڑے کا (d) لوہے کا

4- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہفتہ میں وعظ فرماتے:
(a) ایک بار (b) دو بار (c) تین بار (d) چار بار

5- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتقال کیا:
(a) 85 سال کی عمر میں (b) 86 سال کی عمر میں
(c) 87 سال کی عمر میں (d) 89 سال کی عمر میں

6- حضرت بزید بسطامی نے ریاضت کی:
(a) دس سال (b) گیارہ سال **(c)** بارہ سال (d) تیرہ سال

7- حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی:
(a) ایران میں **(b)** بغداد میں
(c) بسطام میں (d) مدینہ منورہ میں

8- حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا:
(a) چھبیس رجب المرجب کو **(b)** ستائیس رجب المرجب کو
(c) اٹھائیس رجب المرجب کو (d) تیس رجب المرجب کو

9- حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھائی: (Final Term 25)
(a) بیٹے نے (b) بھائی نے (c) والد نے (d) چچا نے

10- صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی زندگی کا اصل مقصد ہے: (Final Term 25)
(a) عہدوں کا حصول (b) دنیاوی جاہ و جلال
(c) رضائے الٰہی کا حصول (d) شہرت کی بلندیاں

11- "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی" میں ترغیب دی گئی ہے: (Final Term 25)
(a) تزکیہ نفس کی (b) حصول مال کی
(c) حصول اولاد (d) گریہ وزاری کی

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سندھ میں کب تشریف لائے؟
جواب: حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً 760ء میں سندھ میں تشریف لائے۔

(b) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہاں سے گھوڑے خریدے تھے؟
جواب: حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کوفہ اور عراق سے گھوڑے خریدے تھے۔

(c) بیسویں صدی کے اوائل میں حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کس حالت میں واقع تھا؟
جواب: بیسویں صدی کے اوائل میں حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ایک ریتلی پہاڑی کے ٹیلے پر ایک چھوٹی سی کٹیا کی شکل میں واقع تھا۔

2-(a) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب پیدا ہوئے؟
جواب: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت اکیس (21) ہجری میں پیدا ہوئے۔

(b) حضرت بلال بن ابی بردہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے؟
جواب: حضرت بلال بن ابی بردہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشابہ نہیں پایا۔

(c) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کہاں واقع ہے؟
جواب: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بصرہ سے نو میل مغرب کی طرف واقع ہے۔

3-(a) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کن ناموں سے جانے جاتے ہیں؟
جواب: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شیخ ابو یزید بسطامی" اور "طیفور ابو یزید بسطامی" کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

(b) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟
جواب: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ ان کے فرزند قاسم جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی۔

(و) علما و مفکرین

(حضرت امام جعفر صادق، امام ابو حنیفہ، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔
الف۔ حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب تھا:
(i) صادق (ii) امین (iii) شمس العلماء (iv) امین الامت
ب۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد تھے:
(i) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(iii) حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (iv) حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ج۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:
(i) مالک بن انس (ii) محمد بن اسماعیل
(iii) نعمان بن ثابت (iv) محمد بن ادریس
د۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں:
(i) صحابی (ii) تابعی (iii) تبع تابعی (iv) اہل بیت کے امام
ہ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے:
(i) صادق (ii) امام اعظم (iii) سید الطائفہ (iv) امام مدینہ

جوابات: (الف) صادق (ب) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ج) نعمان بن ثابت (د) تابعی (ہ) امام مدینہ

2- خالی جگہ پُر کریں:
الف۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب فقہی مسلک فقہ جعفریہ کہلاتا ہے۔
ب۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔
ج۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوفہ میں پیدا ہوئے۔
د۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اور حدیث میں امامت کا درجہ رکھتے ہیں۔
ہ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف کا نام موطا امام مالک ہے۔

3- مختصر جواب دیں۔
الف۔ علما و مفکرین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟
جواب: علما و مفکرین ان مایہ ناز شخصیات کو کہا جاتا ہے جنھوں نے اسلامی علوم کی بے مثال خدمت کی۔ ان علوم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور اسے حفاظت کے آنے والی نسلوں تک پہنچایا۔
ب۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا کا کیا نام ہے؟
جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا کا نام امام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔
ج۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام کیا ہے؟
جواب: حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے۔
د۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک استاد محترم کا نام لکھیں۔
جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
ہ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیا خواہش تھی؟
جواب: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہی ہو۔

4- تفصیلی جواب دیں۔
الف۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔
جواب: حضرت امام جعفر صادق یا جعفر بن محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جعفر، کنیت ابو عبداللہ اور لقب صادق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ فقہ جعفریہ کی نسبت انھی کی طرف ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تابعی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ بچپن میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں۔ ان حضرات نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

ب۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نوٹ لکھیں۔
جواب: اسلامی فقہ میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام "نعمان بن ثابت" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی (80) ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ کی تعلیم عظیم محدث اور عالم حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذہ کا سب سے پہلا طبقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس اعتبار سے منفرد فقہی امام ہیں کہ آپ تابعی ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم حدیث کے حصول کے لیے تین مقامات کا بطور خاص سفر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم حدیث سب سے پہلے کوفہ میں حاصل کیا۔ اس زمانے میں کوفہ علم حدیث کا بہت بڑا مرکز تھا۔ دوسرا مقام حرمین شریفین کا تھا جہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احادیث اخذ کیں اور تیسرا مقام بصرہ تھا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے شمار اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اور حدیث دونوں میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں کی تعداد بھی شمار سے باہر ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ذہین اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد و تقویٰ فہم و فراست اور حکمت و دانائی بہت مشہور تھی۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دن کو علم پھیلاتے اور رات کو عبادت کرتے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو حنفی فقہ کہتے ہیں۔

بغداد میں ایک سو پچاس (150) ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ پہلی بار نماز جنازہ میں کم و بیش پچاس ہزار کا مجمع تھا، اس پر بھی آنے والوں کا سلسلہ قائم تھا یہاں تک کہ چھے بار نماز جنازہ پڑھائی گئی۔

ج۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔
جواب: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام مالک بن انس اور لقب "امام مدینہ" ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترانوے (93) ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار مجتہدین، فقہا اور عظیم محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے حدیث و فقہ کا علم امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مایہ ناز علما سے حاصل کیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سترہ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں درس و تدریس کی مسند سنبھالی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث کا درس بڑے ادب و احترام سے دیا کرتے تھے۔ غسل کرتے، صاف ستھرا لباس پہنتے، خوش بُو لگاتے اور پھر درس کی مسند پر تشریف فرما ہوتے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیک وقت حدیث اور فقہ کے امام تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طرز فکر میں حدیث اور فقہ کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف میں "موطا امام مالک" معروف تصنیف ہیں۔

مدینہ منورہ میں رہنے کی وجہ سے اپنے زمانے میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محبت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس حد تک سرشار تھے کہ ساری عمر مدینہ منورہ میں احتیاط و ادب کی وجہ سے ننگے پاؤں رہ کر گزار دی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مدینہ منورہ سے شدید محبت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہی ہو۔ یہ خواہش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں ایسا گھر کر چکی تھی کہ آپ کبھی مدینہ منورہ سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو مالکی فقہ کہتے ہیں۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ہے:
(a) ابو محمد **(b)** ابو عبداللہ (c) ابو احمد (d) علی

2- حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(a) پچاس ہجری میں (b) ساٹھ ہجری میں
(c) ستر ہجری میں **(d)** اسی ہجری میں

3- حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث کے حصول کے لیے مقامات کا بطور خاص سفر کیا:
(a) دو **(b)** تین (c) چار (d) پانچ

4- سب سے زیادہ شاگردوں کی تعداد ہے:
(a) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
(b) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
(c) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے
(d) حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

5- حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا:
(a) 110 ہجری میں (b) 115 ہجری میں
(c) 125 ہجری میں **(d)** 150 ہجری میں

6- حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(a) 91 ہجری میں (b) 92 ہجری میں
(c) 93 ہجری میں (d) 94 ہجری میں

7- حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدینہ منورہ میں درس و تدریس کی مسند سنبھالی:
(a) سترہ برس کی عمر میں (b) اٹھارہ برس کی عمر میں
(c) انیس برس کی عمر میں (d) بیس برس کی عمر میں

8- حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری عمر ننگے پاؤں رہ کر گزاری:
(a) مدینہ منورہ میں (b) مکہ مکرمہ میں (c) بغداد میں (d) کوفہ میں

9- حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے: (Final Term 25)
(a) کربلا میں **(b)** کوفہ میں (c) بغداد میں (d) بصرہ میں

10- حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ہے: (Final Term 25)
(a) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (b) امام سجاد رحمۃ اللہ علیہ
(c) امام باقر رحمۃ اللہ علیہ (d) امام علی اوسط رحمۃ اللہ علیہ

11- امام مدینہ لقب ہے: (Final Term 25)

(a) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا (b) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
(c) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا (d) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا

12- نعمان بن ثابت اصل نام ہے: (Final Term 25)

(a) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا **(b)** حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
(c) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا (d) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کس کے پڑپوتے تھے؟
جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔

(b) بچپن میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کن سے ملاقات فرمائی؟
جواب: بچپن میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات فرمائی۔

(c) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو شاگردوں کے نام بتائیں۔
جواب: حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

2-(a) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ کی تعلیم کس سے حاصل کی؟
جواب: حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ کی تعلیم عظیم محدث اور عالم حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔

(b) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم حدیث کن تین مقامات سے حاصل کیا؟
جواب: حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم حدیث کوفہ، حرمین شریفین اور بصرہ سے حاصل کیا۔

(c) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ کتنی بار پڑھائی گئی؟
جواب: حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ چھے بار پڑھائی گئی۔

3-(a) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لکھیں۔
جواب: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام مالک بن انس ہے۔

(b) مالکی فقہ کسے کہتے ہیں؟
جواب: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو مالکی فقہ کہتے ہیں۔

(ز) فاتحین

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ)

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے قبیلے کا نام ہے:
(i) بنو بکر (ii) بنو مخزوم (iii) بنو خزاعہ (iv) بنو اوس

ب۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کا لقب ملا:
(i) جنگِ یرموک میں (ii) جنگِ تبوک میں (iii) جنگ موتہ میں (iv) غزوۂ حنین میں

ج۔ اسلام کی طرف سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی پہلی جنگ ہے:
(i) جنگِ موتہ (ii) جنگِ یرموک (iii) جنگِ تبوک (iv) غزوۂ خندق

د۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے لشکر کو شکست دی:
(i) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں (ii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں
(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں (iv) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں

ہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا:
(i) 20 ہجری (ii) 21 ہجری (iii) 22 ہجری (iv) 23 ہجری

جوابات: (الف) بنو مخزوم (ب) جنگِ موتہ میں (ج) جنگِ موتہ (د) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں (ہ) 21 ہجری

3- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔
ب۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ولید بن مغیرہ ہے۔
ج۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہجری میں اسلام قبول کیا۔
د۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں رکھے۔
ہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک سو پچیس کے قریب جنگوں میں حصہ لیا۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ مسلمان فاتحین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: اسلامی تاریخ میں ایسے بہت سے بہادر مجاہد و سپاہی گزرے ہیں، جنھوں نے جنگ کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا، ان مجاہدین نے اسلام کو دنیا کے طول و عرض تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی ظلم و ستم کا دور دورا تھا، مسلمان مجاہدین نے فساد کو ختم کیا اور امن کا بول بالا کیا۔ اسلامی تاریخ ایسے سربکف مجاہدین اور فاتحین کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔

ب۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟
جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں (یعنی اپنے بہترین لوگوں) کو ہماری طرف پھینک دیا ہے"۔

ج۔ جنگِ موتہ میں مسلمانوں کے کون سے سپہ سالار شہید ہو گئے؟
جواب: اس جنگ میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔

د۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے محبت کا کوئی واقعہ لکھیں۔
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے بہت محبت تھی۔ جب رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سرِ مبارک کا حلق کروایا تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے کچھ موئے مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تبرک کے طور پر اپنی ٹوپی میں رکھ لیے تھے۔ اسی کی برکت تھی کہ جس دشمن نے آپ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا شکست سے دوچار ہوا۔

ہ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اکیس (21) ہجری میں شام کے شہر حمص میں وفات پائی۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تعارف تحریر کریں۔
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام ولید بن مغیرہ اور والدہ کا نام لبابہ ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بنو مخزوم سے تھا۔ بنو مخزوم عرب کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ عربوں کے دستور کے مطابق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں گھڑ سواری، تلوار بازی اور دیگر جنگی مہارتیں سیکھ لی تھیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے جانثار سپاہی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلمان فوج کے سپہ سالار بھی رہے اور آپ نے بہت سے علاقوں کو فتح کر کے اسلامی سلطنت کا حصہ بنایا۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے آپ کو "سیف اللہ" یعنی اللہ کی تلوار کا لقب دیا۔

ب۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یکم صفر المظفر آٹھ (08) ہجری کو اسلام قبول کیا اور جنگِ موتہ میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے۔ ان تینوں کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کو سنبھالا۔ اس روز آپ رضی اللہ عنہ نے دشمنوں کے ساتھ ایسی شدید جنگ کی جس کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اس دن آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ اسی جنگ کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کا لقب ملا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک سو پچیس (125) کے قریب جنگوں میں حصہ لیا اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔ آپ پیدائشی جنگجو اور سپاہی تھے۔ آپ کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جس پر تلوار یا تیر کے زخم کا نشان نہ ہو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے بڑے لشکر کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے شکست دی۔ عراق کی جنگ میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں ہے۔ جنگِ یرموک میں بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہادری اور کامیاب جنگی حکمتِ عملی کی وجہ سے مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس فتح نے مسلمانوں کے لیے رومی سلطنت کے دروازے کھول دیے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے:
(a) مکہ مکرمہ میں (b) مدینہ منورہ میں (c) شام میں (d) مصر میں

2- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے:
(a) آنسہ (b) زرینہ **(c)** لبابہ (d) جمیلہ

3- "سیف اللہ" لقب ہے:
(a) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا (b) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا
(c) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا (d) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

4- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا:
(a) یکم محرم الحرام کو **(b)** یکم صفر المظفر
(c) یکم رجب المرجب کو (d) یکم شعبان المعظم کو

5- جنگِ موتہ میں مسلمانوں کے سپہ سالار شہید ہوئے:
(a) دو **(b)** تین (c) چار (d) پانچ

6- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگوں میں حصہ لیا:
(a) ایک سو دس کے قریب (b) ایک سو پندرہ کے قریب
(c) ایک سو بیس کے قریب **(d)** ایک سو پچیس کے قریب

7- جنگِ یرموک نے مسلمانوں کے لیے دروازے کھول دیے:
(a) رومی سلطنت کے (b) شامی سلطنت کے
(c) ایرانی سلطنت کے (d) مصری سلطنت کے

8- غزوات کی روشنی میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہمارے اندر شوق پیدا کرتی ہے: (Final Term 25)
(a) بہادری کا (b) سخاوت کا (c) صداقت کا (d) دیانت کا

9- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو جس سے ہمیں تحریک ملتی ہے: (Final Term 25)
(a) جہاد کی (b) صدقہ کی (c) تبلیغ کی (d) سخاوت کی

10- غزوات کے حوالے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کو اپناتے ہوئے نوجوانوں کو خصوصی توجہ دینی چاہیے: (Final Term 25)
(a) زراعت پر (b) تجارت پر **(c)** قوتِ فیصلہ پر (d) دولت پر

11- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی زندگی سے خصوصی طور پر سیکھنا چاہیے: (Final Term 25)
(a) حکمرانوں کو **(b)** سپہ سالاروں کو (c) تاجروں کو (d) قاضیوں کو

12- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو "سیف اللہ" کا لقب ملنے کی وجہ ہے: (Second Term 23)
(a) دیانت (b) صداقت (c) شرافت **(d)** شجاعت

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بچپن میں کون سی مہارتیں سیکھیں؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بچپن میں گھڑ سواری، تلوار بازی اور دیگر جنگی مہارتیں سیکھیں۔

(b) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھائی کا کیا نام تھا؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھائی کا نام ولید بن ولید رضی اللہ عنہ تھا۔

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بھائی سے قبولِ اسلام کے وقت کیا فرمایا؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
"خالد کہاں ہیں؟ خالد جیسا آدمی اب تک اسلام سے ناواقف ہے، اگر وہ اپنی ساری قوت اور محنت مسلمانوں کے ساتھ لگا دیتے تو ان کے لیے زیادہ بہتر تھا"۔

2-(a) اسلام قبول کرنے کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کن کے ہمراہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے ہمراہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

(b) جنگِ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کتنی تلواریں ٹوٹ گئیں؟
جواب: جنگِ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔

(c) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے موئے مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہاں رکھے؟
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے موئے مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں رکھے۔

3-(a) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنے انتقال کے وقت کس بات کا افسوس تھا؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنے انتقال کے وقت اس بات کا افسوس تھا کہ وہ میدانِ جنگ کے بجائے بستر پر جان دے رہے ہیں۔

(b) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کس جامع مسجد میں ہے؟
جواب: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک حمص کی جامع مسجد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میں ہے۔

باب ہفتم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

(الف) انسانی زندگی میں ماحول کی اہمیت

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے:
(i) روزے کے لیے (ii) زکوٰۃ کے لیے
(iii) نماز کے لیے (iv) تجارت کے لیے

ب۔ قرآن مجید میں اونچی آواز کو تشبیہ دی گئی ہے:
(i) گدھے کی آواز سے (ii) کوے کی آواز سے
(iii) شیر کی آواز سے (iv) گیدڑ کی آواز سے

ج۔ پانی کو آلودگی سے بچانے کا ایک بڑا مقصد ہے:
(i) پرندوں کی حفاظت (ii) پودوں کی صحت
(iii) آبی مخلوقات کی بقا (iv) درجہ حرارت میں کمی

د۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے درخت لگانے کو قرار دیا ہے:
(i) فرض عبادت (ii) صدقہ جاریہ
(iii) جنت کی کنجی (iv) گناہوں کے مقابلے میں اعمال

ہ۔ انسانوں، جانوروں اور پرندوں کے رہنے کے قابل نہیں رہتی:
(i) سایہ دار جگہ (ii) دھوپ والی جگہ
(iii) آلودہ جگہ (iv) گیلی جگہ

جوابات: (الف) نماز کے لیے (ب) گدھے کی آواز سے
(ج) آبی مخلوقات کی بقا (د) صدقہ جاریہ (ہ) آلودہ جگہ

2- مختصر جواب دیں۔

الف۔ ماحول کسے کہتے ہیں؟ (Final Term 25)
جواب: دنیا میں انسانوں، جانوروں اور پودوں کی زندگیاں ایک زنجیر کی صورت میں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ماحول ان سب کے مجموعے کا نام ہے، جسے صاف رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ب۔ صفائی ستھرائی کے بارے میں ایک آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے
ترجمہ: "اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔" (سورۃ التوبۃ: 108)

ج۔ صفائی ستھرائی کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:
ترجمہ: "پاکیزگی نصف ایمان ہے۔" (صحیح مسلم: 223)

د۔ شجرکاری کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔
جواب: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے، پھر اس سے انسان یا جانور فائدہ اٹھاتے ہیں تو اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1552)

ہ۔ ماحول کو صاف رکھنے کے دو فائدے تحریر کریں۔
جواب: ماحول کی صفائی ہمیں بہت سی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ اگر ماحول صاف ہو تو انسان کا مزاج اور رویہ بھی خوش گوار رہتا ہے۔

3- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ ماحول کو آلودگی سے بچانے کی فضیلت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحریر کریں۔
جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پاک صاف رہنے والے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے اور انھیں اپنا محبوب قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (سورۃ التوبۃ: 108)

ترجمہ: "اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے"۔

اسلام صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے۔ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم: 223)

ترجمہ: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

اسلام میں صفائی ستھرائی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں سب سے اہم عبادت نماز ہے اور اس عبادت کو ادا کرنے کے لیے جسم، لباس اور جگہ کا پاک صاف ہونا لازمی ہے۔

ماحول اور معاشرے کو صاف ستھرا رکھنے کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے۔ گھروں کی صفائی کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
ترجمہ: "اپنے صحنوں کو صاف رکھو۔" (جامع ترمذی: 2799)

آلودہ اور تکلیف دہ ماحول سے بچنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ایمان کے ستر سے زیادہ حصے بیان فرمائے جن میں سے ایک تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹانا بھی ہے۔ (صحیح مسلم: 35)

وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک علاقے کو چھوڑ کر دوسرے علاقے میں نہ جایا جائے۔ لوگوں سے میل جول کم سے کم رکھا جائے اور علاج معالجے کے ذریعہ وبا کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسلامی تعلیمات میں بیماریوں سے بچانے کے لیے کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کا حکم ہے۔ نیز کھانے پینے کی گرم چیزوں میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ فضا کو بیماریوں کے جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لیے کھانستے اور چھینکتے وقت ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

شور بھی ماحول کی آلودگی کا باعث ہے۔ جس سے لوگ بہت سی نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں آواز کو دھیما رکھنے کا حکم دیا گیا اور اونچی آواز کو گدھے کی آواز سے تشبیہ دی گئی ہے۔

آبی مخلوقات کی بقا کے لیے پانی کو آلودگی سے بچانا بھی ضروری ہے۔ چناں چہ اسلام نے گندگی اور غلاظت کو نہروں، دریاؤں اور چشموں میں بہانے سے سختی منع کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غسل اور وضو کے لیے پاک اور صاف پانی استعمال کریں۔

ب۔ شجرکاری کے بارے میں ہمارا دین ہمیں کیا تلقین کرتا ہے؟ (Final Term 25)
جواب: شجرکاری یعنی درخت لگانا ماحول کو آلودگی سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جنگلات آکسیجن پیدا کرنے، پانی کا بہاؤ روکنے، زمین کو کٹاؤ سے بچانے اور موسموں کو اعتدال پر رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درخت اور پودے ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار

دیا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے شجرکاری میں خود حصہ لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر کھجوروں کے پودے لگائے۔ جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو ہدایات دی جاتی تھیں کہ وہ دشمنوں کے درختوں، پودوں اور فصلوں کو ہرگز نقصان نہ پہنچائیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیتی باڑی کرتا ہے، پھر اس سے انسان یا جانور فائدہ اٹھاتے ہیں تو اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1552)

ج۔ ماحول کو آلودگی سے بچانے کے فائدے لکھیں۔
جواب: ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ ماحول کی صفائی ہمیں بہت سی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ اگر ماحول صاف ہو تو انسان کا مزاج اور رویہ بھی خوش گوار رہتا ہے۔

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- ماحول کا گندا، آلودہ اور خراب ہونا کہلاتا ہے:
(a) ماحول سے آگہی (b) ماحول کی رعنائی
(c) ماحول کی صفائی **(d)** ماحول کی آلودگی

2- اللہ تعالیٰ نے پاک صاف رہنے والوں کو قرار دیا ہے:
(a) محبوب (b) دوست (c) پیارا (d) مخلص

3- اسلام صفائی کو ایمان قرار دیتا ہے:
(a) ایک چوتھائی (b) ایک تہائی **(c)** نصف (d) مکمل

4- اسلام میں سب سے اہم عبادت ہے:
(a) نماز (b) روزہ (c) زکوٰۃ (d) حج

5- ماحول اور معاشرے کو صاف ستھرا رکھنے کی ابتدا ہوتی ہے:
(a) گھر سے (b) مدرسے سے (c) سکول سے (d) ہسپتال سے

6- لوگ نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں:
(a) شور کی آلودگی سے (b) فضائی آلودگی سے
(c) آبی آلودگی سے (d) زمینی آلودگی سے

7- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر پودے لگائے:
(a) آم کے (b) امرود کے (c) جامن کے **(d)** کھجوروں کے

8- ایک عالمگیر مسئلہ ہے:
(a) پانی کی آلودگی (b) بجلی کا بحران **(c)** ماحول کی آلودگی (d) کھانے کی قلت

9- آبی آلودگی سے بچنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ: (Final Term 25)
(a) پانی ذخیرہ کریں (b) پانی میں کیمیکل ملائیں
(c) پانی کو صاف رکھیں (d) پانی کو خشک رکھیں

10- زمین کا کٹاؤ روکنے کے لیے چاہیے: (Final Term 25)
(a) کھیتی باڑی کرنا **(b)** زیادہ درخت لگانا (c) سڑکیں بنانا (d) پختہ گھر بنانا

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) گھروں کی صفائی کے متعلق حدیث مبارک لکھیں۔
جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے۔
ترجمہ: "اپنے صحنوں کو صاف رکھو"۔ (جامع ترمذی: 2799)

(b) وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں اسلام کی کیا تعلیم ہے؟
جواب: وبائی امراض کے پھوٹ پڑنے کی صورت میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایک علاقے کو چھوڑ کر دوسرے علاقے میں نہ جایا جائے۔ لوگوں سے میل جول کم سے کم رکھا جائے اور علاج معالجے کے ذریعہ وبا کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

(c) مخلوق کی بقا کے لیے کیا ضروری ہے؟
جواب: مخلوق کی بقا کے لیے پانی کو آلودگی سے بچانا ضروری ہے۔

2-(a) ماحول کی آلودگی ایک عالمگیر مسئلہ ہے بیان کریں۔
جواب: ماحول کی آلودگی ایک عالمگیر مسئلہ ہے اور اس کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آلودہ ہوا، جراثیم زدہ پانی، گندگی کے ڈھیر، بے ہنگم آوازوں کا شور اور ملاوٹ شدہ خوراک نے انسان کو مریض بنا دیا ہے۔ ٹریفک کے شور اور صنعتوں کے پھیلاؤ نے انسان کی صلاحیتوں کو شدید متاثر کیا ہے۔ آلودگی نے انسانوں، جانوروں اور پودوں کو متاثر کیا ہے۔

(b) شجرکاری کے ذریعے ہم کس طرح ماحولیاتی آلودگی ختم کر سکتے ہیں؟ (Second Term 23)
جواب: دورِ حاضر میں ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کے طریقے:
☆ شجرکاری کی جائے۔ ☆ پلاسٹک کا استعمال بند کیا جائے۔
☆ فیکٹریوں کا گندا مال پانی میں نہ پھینکا جائے۔
☆ پانی کی نکاسی کا انتظام قائم کیا جائے۔
☆ بارش کے پانی کو زیرِ زمین محفوظ بنانے کے طریقے استعمال کیے جائیں۔
☆ جنگلات کے کٹاؤ کو روکا جائے۔
☆ بسوں، گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں کو ہوا میں شامل ہونے سے روکنے کے طریقے اپنائے جائیں۔

(c) ماحول کی آلودگی سے کیا مراد ہے؟ (Final Term 25)
جواب: ماحول کا گندا، آلودہ اور خراب ہونا ماحول کی آلودگی کہلاتا ہے۔

3-(a) شجرکاری کے چار فوائد تحریر کریں؟ (Final Term 25)
جواب: شجرکاری یعنی درخت لگانا ماحول کی آلودگی سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جنگلات آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ پانی کا بہاؤ روکتے ہیں۔ زمین کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں۔ موسموں کو اعتدال پر رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(b) ماحول کو صاف رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ چار نکات لکھیں۔ (Final Term 25)
جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر، محلے، سکول اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وغیرہ اس کی مقررہ جگہ پر ڈالیں۔ مناسب آواز میں بات کریں۔ درختوں، پودوں اور پھولوں کی حفاظت کریں اور کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے کسی دوسرے کو تکلیف ہو۔

(c) روزمرہ زندگی میں ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لیے کوئی سی چار تدابیر لکھیں۔ (Final Term 25)
جواب: ہمارے ماحول کی حفاظت کے لیے چار طریقے درج ذیل ہیں۔
طریقہ 1: کم کریں، دوبارہ استعمال کریں، ری سائیکل کریں۔
کھپت کو کم کریں: صرف وہی خریدیں جو ضروری ہو۔
اشیاء کو دوبارہ استعمال کریں: تھیلے، کنٹینرز اور پانی کی بوتلیں دوبارہ استعمال کریں۔
ری سائیکل مواد: کاغذ، پلاسٹک، شیشہ اور دھات۔
طریقہ 2: قدرتی وسائل کو محفوظ کریں۔
پانی بچائیں: مختصر شاور لیں اور لیک کو ٹھیک کریں۔ توانائی کی کھپت کو کم کریں: ایل ای ڈی بلب استعمال کریں اور آلات بند کریں۔ قابل تجدید توانائی استعمال کریں: شمسی، ہوا، اور جیوتھرمل۔
طریقہ 3: فضلہ اور آلودگی کو کم سے کم کریں۔
ایک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک سے پرہیز کریں۔ خطرناک فضلہ (مثلاً،

پرزیاں، الیکٹرانکس) کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگائیں۔ آلودگی کو کم کرنے والے اقدامات کی حمایت کریں (مثلاً صاف توانائی، گرین ٹرانسپورٹ)

طریقہ 4: ماحولیاتی نظام اور حیاتیاتی تنوع کو محفوظ رکھیں۔

درخت لگائیں اور جنگلات کی بحالی میں مدد کریں۔ جنگلی حیات کی رہائش گاہوں کی حفاظت کریں اور تحفظ کی حمایت کریں۔ پائیدار زراعت کو فروغ دیں اور کیڑے مار ادویات کو کم کریں۔

4-(a) صوتی آلودگی سے کیا مراد ہے؟ (Final Term 25)

جواب: صوتی آلودگی سے مراد بلند آواز سے پیدا ہونے والا شور ہے۔ جیسا کہ گاڑیوں کے بلند آواز ہارنز کا شور، انسانوں کا بلند آواز میں بولنا وغیرہ۔ یہ تمام بلند آوازیں انسانی سماعت کو متاثر کرتی ہیں اور سننے میں ناگوار محسوس ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے ایسی آوازوں کو صوتی آلودگی کہا جاتا ہے۔

(b) اسلام میں اُونچا بولنے کی ممانعت کیوں ہے؟ مختصر نوٹ لکھیں۔ (Final Term 25)

جواب: صوتی آلودگی سے مریض اور سوئے ہوئے افراد تنگ ہوتے ہیں۔ زیادہ اونچی آواز نفسیاتی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ یہ طبیعت پر گراں گزرتی ہے۔ زیادہ اُونچی آواز مسلسل سنتے رہیں تو کان کے پردے یا تو پتلے ہو جاتے ہیں یا پھر پھٹ جاتے ہیں جس سے سماعت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بھی اُونچا بولنے کو ناپسند کیا گیا ہے اور ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(c) ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے کوئی سے چار اقدامات لکھیں۔ (Final Term 25)

جواب: انسانی زندگی اور زمین کا صحت مند وجود دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ اگر ہم اس زمین پر صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

اُس کے لیے چند ضروری اقدامات درج ذیل ہیں۔

اپنے ارد گرد کوڑا نہ پھینکیں۔ بلکہ اُسے کوڑے کی ٹوکری میں ڈالیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ گھر، گلی محلّہ میں جگہ جگہ کوڑے کی ٹوکریاں رکھی جائیں۔

ماحول کو صاف رکھنے کے لیے درخت لگائے جائیں اور بے جا درختوں کو نہ کاٹا جائے۔

فیکٹریوں میں سے زہریلے دھویں کے اخراج اور پلاسٹک کے استعمال میں کمی سے ماحول کو آلودہ ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

آبی آلودگی کے لیے زہریلا پانی سیدھا ندی نالوں میں نہ پھینکا جائے۔ بلکہ اسے صاف کرنے کا بندوبست ہونا چاہیے تاکہ آبی حیات کو محفوظ رکھا جا سکے۔

(ب) جانوروں کی اہمیت اور ان کے حقوق

حل مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف۔ گھونسلے میں سے نکالے گئے بچوں کو رکھ دیا گیا:

(i) پنجرے میں (ii) زمین میں (iii) جھاڑی میں (iv) گھونسلے میں

ب۔ قرآن مجید کی سب سے طویل سورت، سورۃ البقرۃ میں تذکرہ ہے:

(i) گائے کا (ii) ہاتھی کا (iii) چیونٹی کا (iv) ہدہد کا

ج۔ کتے کو پانی پلانے والے آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے معاملہ فرمایا:

(i) اسے پانی پلایا (ii) اس کو بخش دیا

(iii) اسے سزا دی (iv) اسے مال و دولت سے نوازا

د۔ اللہ تعالیٰ اچھا سلوک کرنے پر اجر عطا فرماتے ہیں:

(i) ہر جاندار کے ساتھ (ii) انسان کے ساتھ

(iii) جانوروں کے ساتھ (iv) مسلمانوں کے ساتھ

ہ۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حسن سلوک کی تعلیم فرمائی ہے:

(i) پالتو جانوروں کے ساتھ (ii) جنگلی جانوروں کے ساتھ

(iii) حلال جانوروں کے ساتھ (iv) ہر طرح کے جانوروں کے ساتھ

جوابات: (الف) گھونسلے میں (ب) گائے کا (ج) اس کو بخش دیا (د) ہر جاندار کے ساتھ (ہ) ہر طرح کے جانوروں کے ساتھ

2- خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ جانوروں کو تنگ کرنا اور انھیں تکلیف پہنچانا <u>گناہ</u> کی بات ہے۔

ب۔ بعض جانوروں سے ہمیں گرم لباس اور <u>گوشت</u> حاصل ہوتا ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ نے پیاسے <u>کتے</u> کو پانی پلانے والے شخص کو معاف فرما دیا۔

د۔ <u>ہر جاندار</u> کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتے ہیں۔

ہ۔ کسی جانور کو <u>باندھ</u> کر اس پر نشانہ لگانا جائز نہیں۔

3- مختصر جواب دیں۔

الف۔ کیا ہر جانور کا کوئی فائدہ ہے یا کچھ جانوروں کا؟

جواب: ہر جانور کا کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہے۔

ب۔ پرندے کی پریشانی دیکھ کر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ نے پرندے کی بے چینی دیکھی تو فرمایا:

''کس نے اس کے بچے پکڑ کر اسے پریشان کیا ہے؟'' پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اس کے بچے واپس رکھ کر آؤ'' اپنے بچوں کو دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی اور وہ خوش ہو گئی''۔ (سنن ابی داؤد: 2675)

ج۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے چیونٹیوں کے بل میں آگ لگانے والوں سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایسا کرنے والوں کو ڈانٹا اور فرمایا:

''کسی جاندار کو آگ میں جلانے کا تمھیں کوئی حق نہیں ہے''۔ (سنن ابی داؤد: 2675)

د۔ پیاسے کتے کو پانی پلانے والے کو کیا انعام ملا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا اور جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

ہ۔ ہمیں پالتو جانوروں کا خیال کیسے رکھنا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ پالتو جانوروں کے کھانے پینے کا خیال رکھیں اور ان کو موسموں کے اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔

4- تفصیلی جواب دیں۔

الف۔ قرآن مجید اور حدیثِ نبوی کی روشنی میں جانوروں کے حقوق تحریر کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ہمارے فائدے کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ہر جاندار کی پیدائش میں کوئی نہ کوئی حکمت ضروری ہے، خواہ ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو۔ جانور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، ان سے فائدہ اٹھانا تو درست ہے لیکن انھیں تکلیف پہنچانا، مارنا یا پریشان کرنا گناہ کی بات ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ہمیں جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

قرآن مجید میں بہت سے جانوروں کا تذکرہ ہوا ہے، کئی ایک سورتیں جانوروں کے نام سے موسوم ہیں، جیسے اَلْبَقَرَۃُ (گائے)، اَلْاَنْعَامُ (چوپائے)، اَلنَّحْلُ (شہد کی مکھی)، اَلنَّمْلُ (چیونٹی)، اَلْعَنْکَبُوْتُ (مکڑی) اور اَلْفِیْلُ (ہاتھی) وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور اسی نے چوپائے پیدا فرمائے اُن میں تمھارے لیے گرم لباس ہے اور بھی بہت

سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور تمھارے لیے ان میں ایک رونق بھی ہے جب تم شام کو (چرا کر) لاتے ہو اور جب صبح چرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمھارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جسمانی مشقت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے یقیناً آپ کا رب بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔'' (سورۃ النحل: 5-7)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

''ہر جاندار کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتے ہیں''۔ (صحیح بخاری: 2363)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندہ یا مرغی کو باندھ کر اس پر نشانہ لگا رہے تھے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو وہ وہاں سے بھاگ گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے''۔ (صحیح مسلم: 1957)

سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے قدم بقدم جانوروں کے ساتھ رحم و کرم کا حکم دیا ہے، نہ صرف گھریلو اور پالتو جانوروں بلکہ جنگلی جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تاکید کی ہے، نقصان دہ اور ضرر رساں جانوروں کو بھی کم سے کم تکلیف میں مارنے کا حکم دیا ہے، جن جانوروں کو ذبح کیا جا رہا ہو ان کے ساتھ بھی بے رحمانہ سلوک سے منع کیا ہے۔ جانوروں پر بوجھ لادنے اور سفر کے دوران میں ان کے چارہ پانی کی تاکید کی ہے اور زیادہ بوجھ لادنے اور زیادہ افراد کے سوار ہونے سے منع کیا ہے۔

ب۔ سیرت طیبہ سے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات تحریر کریں۔

جواب: ایک مرتبہ حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ نے سفر کے دوران ایک جگہ قیام فرمایا۔ وہاں ایک درخت پر پرندے کا گھونسلا تھا۔ کسی نے پرندے کے بچے گھونسلے میں سے نکال لیے، جب ان کی ماں آئی تو بچوں کو گم شدہ پا کر بے قرار ہو گئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے چڑیا کی بے چینی دیکھی تو فرمایا:

''کس نے اس کے بچے پکڑ کر اسے پریشان کیا ہے؟'' پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اس کے بچے واپس رکھ کر آؤ'' اپنے بچوں کو دیکھ کر چڑیا کی جان میں جان آئی اور وہ خوش ہو گئی''۔ (سنن ابی داؤد: 2675)

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے چیونٹیوں کے بل میں آگ لگا دی، جس کی وجہ سے ان کا بل جل کر راکھ ہو گیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایسا کرنے والوں کو ڈانٹا اور فرمایا:

''کسی جاندار کو آگ میں جلانے کا تمھیں کوئی حق نہیں ہے''۔ (سنن ابی داؤد: 2675)

معروضی سوالات

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

☆ درست جواب کا انتخاب کریں:

1- اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو پیدا فرمایا ہے:
(a) زمین کے لیے **(b)** ہمارے فائدے کے لیے (c) ہمارے کام کے لیے (d) جنگل کی رونق کے لیے

2- جانور کو تکلیف پہنچانا، مارنا یا پریشان کرنا بات ہے:
(a) اچھی (b) مناسب (c) غیر مناسب **(d)** گناہ کی

3- قرآن مجید کی سورت جانور کے نام سے موسوم ہے:
(a) البقرۃ (b) النساء (c) والضحیٰ (d) کہف

4- نمل کا معنی ہے:
(a) ہاتھی (b) شہد کی مکھی **(c)** چیونٹی (d) مکڑی

5- لوگوں نے آگ لگا دی:
(a) چوہے کے بل میں (b) مرغیوں کے ڈربے میں **(c)** چیونٹیوں کے بل میں (d) اصطبل میں

6- جانوروں کے کھانے پینے کا خیال رکھیں:
(a) جنگلی **(b)** پالتو (c) آوارہ (d) کوئی نہیں

7- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکوں کو باندھ کر نشانہ لگاتے ہوئے دیکھا: (Final Term 25)
(a) گائے کو (b) بلی کو **(c)** مرغی کو (d) ہرن کو

8- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے جاندار کو باندھ کر نشانہ لگانے والے شخص پر: (Final Term 25)
(a) لعنت کی (b) سزا دی (c) نرمی کی (d) افسوس کیا

9- اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں فرمایا ''اور اسی نے چوپائے پیدا فرمائے ان میں تمہارے لیے لباس ہے'': (Final Term 25)
(a) ٹھنڈا **(b)** گرم (c) نرم (d) سخت

سابقہ بورڈ پیپرز کے لیے گئے مختصر جوابی سوالات (SRQ's)

☆ دیے گئے سوالات کے مختصر جواب دیں:

1-(a) جانوروں کے نام پر رکھی گئی سورتوں کے نام لکھیں۔

جواب: البقرۃ (گائے)، الانعام (چوپائے)، النحل (شہد کی مکھی)، النمل (چیونٹی)، العنکبوت (مکڑی)، الفیل (ہاتھی)

(b) سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے فوائد کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

''اور اسی نے چوپائے پیدا فرمائے اُن میں تمھارے لیے گرم لباس ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور تمھارے لیے اُن میں ایک رونق بھی ہے جب تم شام کو (چرا کر) لاتے ہو اور جب صبح چرانے لے جاتے ہو۔ اور وہ تمھارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہروں تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جسمانی مشقت کے بغیر پہنچ نہیں سکتے یقیناً آپ کا رب بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم والا ہے''۔ (النحل: 5-8)

(c) آدمی نے کسے پانی پلایا؟

جواب: آدمی نے کتے کو پانی پلایا۔

2-(a) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر کن لوگوں سے ہوا اور وہ لوگ کیا کر رہے تھے؟

جواب: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندہ یا مرغی کو باندھ کر اس پر نشانہ لگا رہے تھے۔

(b) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس شخص پر لعنت فرمائی ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے۔ (صحیح مسلم: 1957)

3-(a) سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں کیا معلوم ہوتا ہے؟

جواب: سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے قدم بقدم جانوروں کے ساتھ رحم و کرم کا حکم دیا ہے۔

(b) ہمیں جانوروں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم جانوروں کا خیال رکھیں، انھیں تکلیف نہ پہنچائیں۔ نہ انھیں ماریں اور نہ انھیں چھیڑیں۔ اگر گھر میں پالتو جانور ہوں تو ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں اور ان کو موسم کے اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔